Postal Reg. No.L/P/GDP-1,DEC 2009

بسم اللہ الرحمن الرحیم　　نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم　　وعلی عبدہ المسیح الموعود

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

جلد
57

-: ایڈیٹر :-
منیر احمد خادم

-: نائبین :-
قریشی محمد فضل اللہ
محمد ابراہیم سرور

ہفت روزہ
بدر
قادیان
The Weekly
BADR Qadian

شمارہ
1-2

شرح چندہ
سالانہ 300 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی جہاز
20 پاؤنڈ یا 40 ڈالر امریکن
بذریعہ بحری ڈاک
10 پاؤنڈ یا 20 ڈالر امریکن

23 ذوالحجہ یکم محرم 29-1428 ہجری 10-3 صلح 1387 ہش 10-3 جنوری 2008ء

اخبار احمدیہ

قادیان دارالامان: (ایم ٹی اے) سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے خیر و عافیت سے ہیں۔ الحمد للہ۔ احباب حضور پُرنور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت و سلامتی درازئ عمر مقاصد عالیہ میں فائز المرامی اور خصوصی حفاظت کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

اللھم اید امامنا بروح القدس وبارك لنا فی عمرہ و امرہ

مرکز احمدیت قادیان دار الامان میں

جماعت احمدیہ عالمگیر کا ۱۱۶واں جلسہ سالانہ افضالِ الٰہیہ و برکاتِ روحانیہ کے ماحول میں منعقد ہوا

☆ امام جماعت احمدیہ عالمگیر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا لندن سے اختتامی خطاب مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ کے ذریعہ براہِ راست نشر ہوا۔ ☆ نماز تہجد با جماعت کا اہتمام، درس القرآن و علماء سلسلہ کی پُر مغز تقاریر ☆ غیر مسلم معززین و اہم سیاسی راہنماؤں کی شرکت ☆ ۶ زبانوں میں جلسہ سالانہ کی کاروائی کا رواں ترجمہ ☆ کثیر الاشاعت اخبارات اور الیکٹرانک میڈیا پر جلسہ سالانہ کی وسیع پیمانے پر تشہیر ☆ ایم ٹی اے انٹرنیشنل پر جلسہ کی کاروائی براہِ راست قادیان دارالامان سے ٹیلی کاسٹ ☆ الاسلام ویب سائٹ پر جلسہ سالانہ کے لائیو پروگرام ☆ پاکستان سے کثیر تعداد میں احمدیوں کی شرکت ☆ ۳۰ ممالک کے ۱۷ہزار شمع احمدیت کے پروانوں کا روحانی اجتماع

الحمد للہ، ثم الحمد للہ، جماعت احمدیہ عالمگیر کا ۱۱۶واں جلسہ سالانہ قادیان دار الامان میں مورخہ ۲۹، ۳۰، ۳۱ دسمبر ۲۰۰۷ء کو نہایت کامیابی کے ساتھ ذکر الٰہی، پُرسوز دعاؤں اور فلک بوس اسلامی نعروں کے ماحول میں اختتام پذیر ہوا۔ اس جلسہ کی خصوصیت یہ رہی کہ جہاں سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اختتامی خطاب لندن سے براہِ راست مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ سے ارشاد فرمایا اور حضور کے خطاب کو قادیان کے جلسہ گاہ میں براہِ راست سُنا اور دیکھا جا رہا تھا وہیں جلسہ سالانہ قادیان کی تین روزہ کاروائی قادیان سے ایم ٹی اے کے ذریعہ پوری دُنیا میں براہِ راست نشر کی گئی۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ یہ جلسہ خلافت احمدیہ کی پہلی صدی کا آخری جلسہ سالانہ تھا۔ جلسہ سالانہ قادیان کی تاریخیں جوں جوں قریب آتی گئیں اندرون ملک اور بیرون ملک سے شمع احمدیت کے پروانوں کے قافلوں کی آمد شروع ہوگئی۔ جلسہ سالانہ کے ایام میں موسم نہایت ہی خوشگوار رہا۔ جلسہ سے چند روز قبل سردی کی شدید لہر چل رہی تھی لیکن جلسہ جوں جوں قریب آتا گیا سردی کی شدت میں کافی کمی ہوگئی جس کی وجہ سے تینوں دن آسمان کے نیچے کھلی فضاء میں سامعین نے دھوپ میں جلسے کی کاروائی سماعت فرمائی۔ امسال پاکستان سے بڑی تعداد میں احمدیوں نے جلسہ میں شمولیت کی۔

معائنہ کارکنان:

مورخہ ۲۳ تاریخ کو محترم حافظ صالح محمد الہ دین صاحب صدر، صدر انجمن احمدیہ قادیان نمائندہ حضور انور نے معائنہ کارکنان کیا اور اپنی زرّیں نصائح سے کارکنان جلسہ کو نوازا۔ اپنی تقریر میں آپ نے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشادات بھی پیش فرمائے اور جلسہ کی کامیابی کے لئے اجتماعی دعا کروائی۔

۲۹ دسمبر ۲۰۰۷ بروز ہفتہ:

پرچم کشائی: صبح ۹:۵۰ پر محترم ڈاکٹر حافظ صالح محمد الہ دین صاحب صدر صدر انجمن احمدیہ قادیان نے لوائے احمدیت لہرایا اور اجتماعی دعا کروائی۔ لوائے احمدیت لہرانے کے دوران قادیان کی فضاء نعرہائے تکبیر اللہ اکبر اور اسلامی نعروں سے گونج اُٹھی۔

افتتاحی اجلاس: محترم ڈاکٹر حافظ صالح محمد الہ دین صاحب صدر صدر انجمن احمدیہ قادیان کی زیر صدارت جلسہ سالانہ کے افتتاحی اجلاس کی کاروائی شروع ہوئی۔ تلاوت قرآن کریم مکرم بلال احمد طاہر آف ربوہ نے سورہ حشر کے آخری رکوع کی تلاوت کی اور اس کا ترجمہ پڑھ کر سنایا۔ اس کے بعد مکرم ناصر علی عثمان صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام:

لوگو سُنو کہ زندہ خدا وہ خُدا نہیں
جس میں ہمیشہ عادتِ قدرت نُما نہیں

نہایت خوش الحانی سے پڑھ کر سُنایا۔ اس کے بعد صدر اجلاس نے افتتاحی خطاب فرمایا۔ آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشادات کی روشنی میں جلسہ سالانہ کے فیوض و برکات پر روشنی ڈالی اور آخر پر حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب مرحوم سابق ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان کا ذکر خیر کرتے ہوئے بتایا کہ وہ ہمیشہ جلسہ سالانہ قادیان کی افتتاحی تقریر کیا کرتے تھے لیکن آج وہ ہم میں نہیں ہیں ہمیں دُعا کرنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ ان کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے آخر میں آپ نے اجتماعی دعا کرائی۔

جلسہ سالانہ کی پہلی تقریر محترم مولانا محمد عمر صاحب ناظر اصلاح و ارشاد قادیان نے "توحید باری تعالیٰ، مختلف مذاہب کی تعلیم کی روشنی میں" کی آپ نے قرآن مجید، ہندو دھرم، عیسائیت، گورو گرنتھ صاحب سے توحید باری تعالیٰ کی حسین تعلیم پر روشنی ڈالی اور بتایا کہ ہر مذہب میں توحید کی تعلیم پائی جاتی ہے۔ اس کے بعد حضرت میر محمد اسحٰق صاحب رضی اللہ عنہ کا نعتیہ منظوم کلام:

بدرگاہِ ذی شان خیر الانام
شفیع الوریٰ مرجعِ خاص و عام

مولانا مغفور احمد صاحب قمر ربوہ اور ان کے ساتھیوں نے خوش الحانی سے پڑھا۔

اجلاس کی دوسری تقریر محترم مولانا محمد کریم الدین صاحب شاہد ایڈیشنل ناظم وقفِ جدید بیرون قادیان نے "سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حقوق انسانیت بالخصوص مخالفین سے حُسن سلوک" کے موضوع پر کی۔ آپ نے حقوقِ انسانیت کے قیام کی خاطر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حسین تعلیم کا تذکرہ فرمایا اور مخالفین سے حُسن سلوک کے نہایت دلچسپ اور ایمان افروز واقعات کا ذکر فرمایا۔ تقریر کے بعد مختلف اعلانات پڑھ کر سنائے گئے بعدہٗ مکرم سفیر احمد صاحب آف سیالکوٹ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام:

ہر طرف فکر کو دوڑا کے تھکایا ہم نے
کوئی دیں دینِ محمد سا نہ پایا ہم نے

پڑھ کر سنایا۔

تعارفی تقاریر: مکرم مولانا سی شمس الدین صاحب مبلغ فلسطین نے خلافت خامسہ کے

باقی صفحہ 13 پر ملاحظہ فرمائیں

منیر احمد حافظ آبادی ایم اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

وقفِ جدید کے سالِ نَو کا بابرکت اعلان

مَیں نَو مبائعین سے بھی اور نَو مبائعین کو سنبھالنے والوں سے بھی یہ کہنا چاہتا ہوں کہ نومبائعین کی جماعتوں میں مضبوطی تب ہی پیدا ہوگی جب وہ مالی قربانی میں حصہ لیں گے

ہم چند ماہ میں نئی صدی میں داخل ہونے والے ہیں، جماعتی نظام اور ذیلی تنظیمیں ایسے پروگرام بنائیں جس سے ہماری قربانیوں کے معیار بڑھیں

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 4رجنوری 2008 بمقام مسجد بیت الفتوح لندن

تشہد وتعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آیتِ قرآنی اَلَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَھُمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ ثُمَّ لَا یُتْبِعُوْنَ مَآ اَنْفَقُوْا مَنًّا وَّلَآ اَذًی لَّھُمْ اَجْرُھُمْ عِنْدَ رَبِّھِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ ○ (بقرہ:263) کی تلاوت کی اور ترجمہ بیان فرمایا ترجمہ: وہ لوگ جو اپنے اموال اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں، پھر جو وہ خرچ کرتے ہیں اُس کا احسان جتاتے ہوئے یا تکلیف دیتے ہوئے پیچھا نہیں کرتے، اُن کا اجر اُن کے ربّ کے پاس ہے اور اُن پر کوئی خوف نہیں ہوگا اور نہ وہ غم کریں گے۔

پھر فرمایا: یہاں پر اُن لوگوں کا ذکر ہے جو محض اللہ کی خاطر اور اس کے اجر کے حصول کے لئے نیکی کرتے ہیں اور اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کے متعلق فرماتا ہے وَمَا تُنْفِقُوْنَ اِلَّا ابْتِغَآءَ وَجْہِ اللّٰہِ (بقرہ:۲۷۳) کہ تم اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی کے سوا کبھی نہیں خرچ کرتے۔ پس یہ مومن کی شان ہے، اور ہونی چاہئے کہ وہ اپنا ہر فعل خدا کی رضا حاصل کرنے کے لئے کرتا ہے۔ یہاں مومن کی یہ نشانی بتائی ہے کہ لَا یُتْبِعُوْنَ مَآ اَنْفَقُوْا مَنًّا وَّلَآ اَذًی یعنی وہ جو بھی خرچ کرتے ہیں اس کی وجہ سے نہ تو احسان جتاتے ہیں اور نہ دوسروں کو تکلیف دیتے ہیں جبکہ غیر مومن کے متعلق فرمایا کہ: یُنْفِقُ مَالَہٗ رِئَآءَ النَّاسِ کہ یہ لوگ اپنے اموال دکھاوے کی خاطر خرچ کرتے ہیں نہ تو اللہ پر ایمان لاتے ہیں اور نہ یوم آخرت پر۔ پس وہ شیطان کے ساتھی ہیں۔ پس ایک مومن جو شیطان سے دُور بھاگتا اور اللہ سے تعلق جوڑتا اور جوڑنا چاہتا ہے وہ کبھی دکھاوے کے لئے خرچ نہیں کرتا اور جو لوگ خالص طور پر اللہ کے لئے خرچ کرتے ہیں ان کے متعلق فرمایا: لَھُمْ اَجْرُھُمْ عِنْدَ رَبِّھِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ یعنی ان کے لئے ان کے رب کے حضور میں اجر ہوگا نہ ان کو کوئی خوف ہوگا اور نہ وہ غمگین ہونگے۔ پس کتنے خوش قسمت ہیں وہ لوگ جو اللہ کی رضا چاہتے ہوئے اپنے اموال خرچ کرتے ہیں اور خرچ کر کے بھول جاتے ہیں اور کبھی احسان نہیں جتاتے کہ ہم نے فلاں وقت اتنا چندہ دیا اور فلاں وقت اتنا چندہ دیا۔ حضور پُر نُور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اگر آج ہم جائزہ لیں تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت میں ہی ایسے لوگ نظر آتے ہیں جو ایک کے بعد دوسری قربانی دیتے چلے جاتے ہیں لیکن کبھی یہ نہیں کہتے کہ ہم نے جماعت پر احسان کیا ہے۔ اور اگر کہیں اِکّا دُکّا ایسا ہے بھی تو ایسے بیمار ذہن کے لوگ خود ہی الگ ہو جاتے ہیں اور درندوں کا شکار ہو جاتے ہیں۔ جب بھی کوئی عافیت کے حصار سے نکلتا ہے تو اس کا یہی حال ہوتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کی خاطر خرچ کرنے والوں کے متعلق اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ ان کے لئے اجر کبیر یعنی بہت بڑا اجر ہے۔ پس کتنے خوش قسمت ہیں احمدی جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت میں آتے ہیں۔ آپؑ نے ہمارے اندر یہ رُوح پیدا کی اور اسلام کی صحیح تعلیم کی حسن وخوبی سے ہمیں آگاہ کیا اللہ تعالیٰ سے تعلق پیدا کرنے کے راستے ہمیں سکھائے اللہ کے احکامات کے حُسن کو کھول کھول کر ہم پر ظاہر فرمایا۔ آپؑ فرماتے ہیں: مال کے ساتھ محبت نہیں چاہئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰی تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ یعنی تم ہرگز نیکی کو نہیں پا سکتے جب تک کہ تم ان چیزوں میں سے اللہ کی راہ میں خرچ نہ کرو جن سے تم پیار کرتے ہو۔ اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے کے ساتھ آج کل کے حالات کا مقابلہ کیا جاوے تو اِس زمانے کی حالت پر افسوس آتا ہے کیونکہ جان سے پیاری کوئی شے نہیں اور اُس زمانے میں اللہ تعالیٰ کی راہ میں جان ہی دینی پڑتی تھی۔ تمہاری طرح وہ بھی بیوی اور بچے رکھتے تھے جان سب کو پیاری لگتی ہے مگر وہ ہمیشہ اس بات پر حریص رہتے تھے کہ موقع ملے اور اللہ کی راہ میں جان قربان کر دیں۔ خدا کی خاطر قربانی کرنے سے ہی ہم ایک چھوٹے بچے کی طرح خدا کی گود میں بیٹھ سکتے ہیں اور ہم اُن راستبازوں کے وارث بن سکتے ہیں جو ہم سے پہلے گزرے، تب ہی ہمارے گھر بابرکت ہوتے ہیں اور ہمارے درودیوار پر خدا کی برکتیں نازل ہوتی ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ اس نے اپنے مسیح کے ذریعہ ہمیں قرآن کریم کی خوبصورت تعلیم کا فہم وادراک بخشا۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعد آپ کے خلفاء بھی اس طرف جماعت کو توجہ دلاتے رہے اور توجہ دلاتے رہیں گے۔

فرمایا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ جن کا عرصہ خلافت باون سال پر پھیلا ہوا ہے۔ جماعت کے نظام کو مضبوط اور مربوط کرنے کے لئے آپؓ نے کئی تبلیغی اور تربیتی منصوبے جماعت کو دیئے جن میں سے ایک وقف جدید بھی ہے جسکے لئے آپؓ نے مالی قربانی کی تحریک فرمائی تاکہ بر صغیر پاک و ہند میں تیزی سے اللہ کا پیغام پہنچے 27دسمبر 1957ء کو آپ نے اس مبارک تحریک کا اعلان فرمایا تھا گویا آج اس تحریک کو 50 سال پورے ہوگئے ہیں اور اکاونواں سال شروع ہو چکا ہے۔ شروع میں یہ تحریک صرف پاکستان ہندوستان اور بنگلہ دیش کے لئے تھی اور انہی ملکوں کے لوگ اس میں حصہ لیتے تھے پھر 1985ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے اس تحریک کو پوری دنیا میں پھیلا دیا اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے پوری دُنیا کے احمدی اس مبارک تحریک میں حصہ لے رہے ہیں اس کے اخراجات خاص طور پر ہندوستان اور افریقن ممالک پر خرچ ہوتے ہیں ہر سال کے پہلے خطبہ میں اس تحریک کے نئے سال کا اعلان کیا جاتا ہے چنانچہ میں بھی وقف جدید کے اس نئے سال کا اعلان کر رہا ہوں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ نے پاکستان کے احمدی بچوں کو فرمایا تھا کہ وقف جدید کا بوجھ اٹھائیں چنانچہ پاکستان کے بچے اور بچیاں خدا تعالیٰ کے فضل سے اس تحریک میں حصہ لے رہے ہیں اور دیگر ممالک میں بھی چندہ اطفال اور ناصرات کے نام سے یہ تحریک جاری ہے۔ پاکستان میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے بچوں کی جو شمولیت ہے وہ بڑوں کی شمولیت کا تقریبا نصف ہے گو کہ اس میں ابھی بہت گنجائش ہے فرمایا جن کو بچپن میں ھی مالی قربانی کی عادت پڑ جائے ان کے لئے بڑی عمر میں اللہ کی راہ میں قربانی کرنا آسان ہو جاتا ہے تمام دنیا میں بچوں اور ان کے ماں باپ کو اور ذیلی تنظیموں کو توجہ کرنی چاہئے کہ زیادہ سے زیادہ بچے وقف جدید کے چندے میں شامل کریں۔ قربانی کی روح ان میں پیدا کریں۔ بچپن کی قربانی ان کے روشن مستقبل کی ضمانت ہے مالی قربانی اس زمانے میں بہت بڑا اجہاد ہے۔ فرمایا مَیں نو مبائعین سے بھی کہنا چاہتا ہوں اور نَو مبائعین کو سنبھالنے والوں سے بھی یہ کہنا چاہتا ہوں کہ نومبائعین کی جماعتوں میں مضبوطی تب ہی پیدا ہوگی جب وہ مالی قربانی میں حصہ لیں گے۔ جو نومبائعین اس بات کو سمجھ گئے ہیں وہ جماعت سے اخلاص وفا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عشق کے منازل دوڑتے ہوئے طے کر رہے ہیں۔ یہ وہ موتی اور ہیرے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو عطا فرمائے ہیں اور عطا فرما رہا ہے۔ پس انتظامیہ کا فرض ہے کہ وہ احباب جماعت کو سمجھائیں اور اس چندہ کی اہمیت اُن کو بتائیں۔ عہدے داران کو بھی چاہئے کہ وہ اپنے قربانی کے معیار کو بھی بڑھائیں۔ جب تک عہدیدار قربانی کے معیار نہیں بڑھائیں گے قربانی کا حق ادا نہیں ہوتا اب جبکہ ہم چند ماہ میں نئی صدی میں داخل ہونے والے ہیں تو جماعتی نظام اور ذیلی تنظیمیں ایسے پروگرام بنائیں جس سے ہماری قربانیوں کے معیار بڑھیں۔ میں نے نومبائعین سے رابطے بحال کرنے کے لئے کہا تھا اور جو رابطے بحال ہوتے ہیں انہیں مالی قربانی کی طرف بھی لائیں۔ دعاؤں اور مالی قربانی سے خلافت کی نئی صدی کا استقبال کریں۔

فرمایا: اب میں حسب روایت وقف جدید کے تعلق سے اعداد وشمار پیش کرتا ہوں۔ الحمد للہ کہ سال 2007 میں اس تحریک میں چوبیس لاکھ ستائیس ہزار (24,27000) پاؤنڈ کی مالی قربانی ہوئی ہے جو سال 2006 کی نسبت دولاکھ پاؤنڈ زیادہ ہے۔ دنیا بھر میں سرِفہرست پہلے دس ممالک علی الترتیب اس طرح ہیں۔

پاکستان، امریکہ، برطانیہ، جرمنی، کینیڈا، ہندوستان، انڈونیشیا، بیلجیم، آسٹریلیا، فرانس، جب کہ فی کس قربانی کے لحاظ سے امریکہ برطانیہ فرانس کینیڈا بیلجیم پہلے پانچ ممالک ہیں۔ افریقن ممالک میں سرِ فہرست ممالک یہ ہیں۔ غانا، نائیجیریا، بینن، بورکینافاسو، تنزانیہ۔ تمام دنیا میں وقف جدید میں شامل افراد کی تعداد پانچ لاکھ دس ہزار ہے جس میں ہندوستان کی تعداد سوا لاکھ کے قریب ہے۔ اللہ تعالیٰ تمام مخلصین کی مدد فرمائے اور ان کے اموال ونفوس میں برکت عطا فرمائے۔ آمین۔ ☆☆

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کے دو مقاصد تھے ایک قیامِ توحید دوسرے شفقت علیٰ خلقِ اللہ

ہر احمدی جو اس جلسہ میں شامل ہے

اُسے یاد رکھنا چاہئے کہ ہم نے اس مقصد کو پُورا کرنے والا بننا ہے

نومبائعین، پیدائشی احمدی، قادیان کے رہنے والے

یہ عہد کر کے اُٹھیں کہ ہم اپنی زندگیوں میں رُوحانی انقلاب لانے والے بنیں گے

خلاصہ اختتامی خطاب سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز برائے جلسہ سالانہ قادیان فرمودہ 31 دسمبر 2007 بمقام محمود ہال لندن

سیدنا حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ سالانہ قادیان کے تیسرے روز لندن سے ایم ٹی اے کے ذریعہ براہِ راست خطاب فرمایا اس کے لئے باقاعدہ محمود ہال میں جلسہ کا انتظام کیا گیا تھا۔ ہندوستانی وقت کے مطابق 3:30 بجے یہ اجلاس شروع ہوا۔ مکرم فیروز عالم صاحب نے قرآن مجید کی تلاوت کی اور مکرم نسیم باجوہ صاحب نے نظم پڑھی اس کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز منبر پر تشریف لائے تو قادیان اور لندن ہر دو جگہوں سے نعرہائے تکبیر کی صدا بلند ہوئی۔ یہ نہایت ایمان افروز نظارہ تھا کہ قادیان کے سامعین لندن سے حضور کا خطاب سننے کے لئے ہمہ تن گوش تھے تو دوسری طرف لندن کے سامعین قادیان دار الامان سے بلند ہونے والے نعرہائے تکبیر کو سن رہے تھے اور اس کا جواب دے رہے تھے۔

حضور انور نے تشہد، تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت پر اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور رحمتوں کی بارش ہم ہر روز برستے دیکھتے ہیں اور یہ اِس بات کی دلیل ہے کہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وہی عاشقِ صادق و مسیح و مہدی ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے اس زمانہ کی اصلاح کے لئے مبعوث کرنا تھا اگر آپ خدا تعالیٰ کی طرف سے نہ ہوتے تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے تائید و نصرت کی بارش یوں نظر نہ آتی۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپؑ پر نازل ہونے والے انعامات و احسانات میں سے ایک احسان اور فضل ایم ٹی اے کی صورت میں بھی ہے۔ قادیان کی بستی جس میں ہزاروں احمدی ہندوستان کے مختلف شہروں اور دُنیا کے مختلف علاقوں سے آئے ہیں جلسہ سے فیضیاب ہو رہے ہیں۔ یہ سب اس تائید کا زندہ نشان ہے۔ اِس بستی کو دعویٰ سے پہلے تک کوئی جانتا بھی نہ تھا جس کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خود اظہار فرمایا ہے۔ یہ نظم جو آپ نے ابھی سُنی ہے اِس میں ان باتوں کا ذکر موجود ہے لیکن آج اس بستی میں شامل ہونے والوں اور تقاریر کرنے والوں کو ہر ملک میں دیکھا جا رہا ہے۔ پس دیکھیں یہ نشانات کس شان سے اس زمانے میں پورے ہو رہے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے آپ کو فرمایا تھا کہ باہر نکل اور میرے پیغام کو دنیا میں پھیلا میں تیرے ساتھ ہوں تو میری مدد کو ہر وقت اپنے پر برستا دیکھے گا۔ کسی قسم کی فکر مت کر۔ آج سے ایک سو بیس سال پہلے یہ الہامات ہوئے۔ اُن دنوں قادیان ایک گمنامی کی حالت میں تھا اور آج بھی دنیا کی نظر میں ہندوستان کا ایک قصبہ ہے اور اس قصبے میں آج دُنیا یہ نظارہ دیکھ رہی ہے کہ دو طرفہ جلسوں کو سنا اور دیکھا جا رہا ہے۔ یقیناً یہ اس سچے وعدوں والے خدا کے جو اس نے سچے مسیح و مہدی کے حق میں کئے تھے زبردست تائید و نصرت کا اظہار ہے۔ (جب حضور نے یہ کلمات ارشاد فرمائے تو قادیان سے جلسہ سالانہ سے نعرہ ہائے تکبیر اور دوسرے اسلامی نعرے فضا میں گونجنے لگے اور لندن کے سامعین نے بھی ان نعروں کا جواب دیا) پس اس زمانے کا امام آچکا ہے اس پر ایمان لاؤ۔ انکار کرتے ہوئے تمہارے آباء و اجداد چلے گئے تم بھی چلے جاؤ گے لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس عاشق صادق کے مقام پر اب کوئی نہیں آئے گا۔ فرمایا ہم جو خود کو آپ کی جماعت میں شامل کرتے ہیں ہم پر بڑی بھاری ذمہ داریاں ہیں۔ ہم میں سے ہر ایک اُسی وقت فیضیاب ہوگا جب اللہ تعالیٰ کے احسانات یاد کرتے ہوئے کہ اس نے ہم کو اس مسیح آخر الزمان کی جماعت میں شامل ہونے کی توفیق دی اس مقصد کو مدنظر رکھے گا جس کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بھیجا گیا تھا اور وہ دو مقصد تھے ایک قیام توحید اور دوسرے شفقت علیٰ خلق اللہ۔ قیام توحید کا ذکر کرتے ہوئے حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حوالے کی روشنی میں فرمایا کہ سچے موحد وہی ہوتے ہیں جو خدا کے سوا کسی دوسرے وجود کو کوئی شے خیال نہیں کرتے۔ اللہ تعالیٰ نے مومنوں کی شان میں یہ صفت بیان فرمائی ہے کہ لَا یَخَافُوْنَ لَوْمَةَ لَائِمٍ کہ وہ کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہیں ڈرتے اور صرف اپنے مولیٰ کی رضامندی کو مقدم کرتے ہیں مومن کو صرف خدا کی رضامندی کی ضرورت ہوتی ہے اور اس کی اطاعت کو وہ مدنظر رکھتا ہے پس جب معاملہ خدا سے ہے تو پھر کسی دوسرے کا کیا خوف ہے۔ جب بندہ اللہ کا خوف اختیار کرتا ہے تو عُجب اور تکبر اُسے چھوڑ دیتا ہے۔ حقیقی توحید یہ ہے کہ جب انسان لا الٰہ پڑھے تو یہ خیال کرے کہ میں اس خدا کو ماننے والا ہوں جس کے مقابلے میں ہر چیز ہیچ ہے۔ اگر خدا کے علاوہ کوئی اور چیز بھی اثر ڈال رہی ہے تو ہم حقیقی لا الٰہ کہنے والے نہیں ہو سکتے۔

دوسرے نمبر پر حقوق العباد ہے یعنی اللہ کے بندوں پر کسی طرح کا ظلم اور خیانت نہ کی جائے۔ اللہ کا بڑا ہی فضل کسی انسان پر ہو تو وہ ان دونوں حقوق کو ادا کرسکتا ہے۔ پس قیام توحید کے لئے ہر آن کوشش کرتے رہو اور اپنے بھائیوں کے لئے سچی ہمدردی پیدا کرو۔ مخلوق کی ہمدردی ایسی شئے ہے کہ انسان اس کو چھوڑ دے تو رفتہ رفتہ درندہ ہو جاتا ہے۔ یاد رکھو ہمدردی کا دائرہ بہت وسیع ہے کسی قوم کو اس سے الگ نہ کرو تم اپنی ہمدردی کو صرف مسلمانوں سے مخصوص نہ کرو بلکہ ہر ایک سے ہمدردی سے پیش آؤ چاہے وہ ہندو ہو یا مسلمان یا پھر کوئی اور ہو یاد رکھو اخلاق ہی ساری ترقیات کی زینہ ہے۔ پس یہ ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم جس پر چل کر ہم اپنی دُنیا و عاقبت سنوار سکتے ہیں۔ جب تک حقیقی تقویٰ نہ ہو اس وقت تک نہ تو انسان خدا تعالیٰ کا حقیقی شکر ادا کرسکتا ہے اور نہ اس کے بندوں کے حقوق ادا کرسکتا ہے۔ حقیقی تقویٰ کے حصول کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی کتب میں جابجا ذکر فرمایا ہے۔ آپ چاہتے تھے کہ جماعت میں حقیقی تقویٰ شعار لوگ پیدا ہوں اور اسی کے لئے آپ نے جلسہ کو قائم فرمایا۔ پس اپنی ذمہ داری کو سمجھیں۔ ہر احمدی جو اس جلسہ میں شامل ہے اسے یاد رکھنا چاہئے کہ ہم نے وہ مقصد پورا کرنے والا بننا ہے جس کے لئے جلسوں کا انعقاد ہوتا ہے۔ آپ نے جلسہ میں بہت سی تقاریر سنی ہیں یہ سارے پروگرام اس لئے نہیں تھے کہ سنیں اور بھول جائیں۔ اس جلسہ میں شمولیت کا تبھی فائدہ ہوگا جب آپ نے جو باتیں سُنی ہیں ان کو یاد رکھیں گے اور ان پر عمل کریں گے ایسا نہ ہو کہ تقریریں ایمان میں صرف وقتی اضافے کا باعث ہوں۔ بلکہ یہ ہماری زندگیوں میں انقلاب لانے والی ہوں، ہمیں یہ دیکھنا چاہئے کہ جلسہ کے اس ماحول نے ہم میں وہ روح پھونک دی ہو جس کو ہم اپنے اندر محسوس کریں اس کے نتیجہ میں ہم تقویٰ کے اعلیٰ معیار پر قائم ہوتے ہوئے حقوق اللہ اور حقوق العباد ادا کرنے والے ہوں۔ جب ہم حقیقت میں یہ مقام حاصل کرلیں گے تو اللہ تعالیٰ ہم کو مبائعین میں شامل کرتا ہے اور ہم وہ لوگ بن جاتے ہیں جو بیعت کے بعد اس بستی میں آکر خالص روحانی ماحول میں جلسہ کا انعقاد کرنے والے ہوتے ہیں اگر بیعت کے بعد آپ کے اندر تبدیلی پیدا نہیں ہوتی تو پھر اس بیعت کا کیا فائدہ۔ اپنے عزیزوں کی مخالفت بھی مول لی اور مقصود بھی حاصل نہ ہوا پس اگر تو بیعت کے بعد آپ کو اپنے اندر انقلاب نظر آتا ہے تو آپ خوش قسمت ہیں اور اگر نہیں تو آج یہ عہد کر کے اُٹھیں کہ ہم اپنی زندگیوں میں روحانی انقلاب لانے والے بنیں گے وہ انقلاب جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام لانا چاہتے تھے۔

جو پیدائشی احمدی ہیں جن کے آباء و اجداد پر اللہ تعالیٰ نے احسان کیا اور انہوں نے زمانے کے امام کو مانا یاد رکھیں کہ پہلوں کی قربانیاں اور ان کی نیکیاں تب ہی فائدہ دینگی جب ہم ان کے نقشِ قدم پر چلنے والے ہونگے۔ جب ہم اپنے ہر لمحہ کو توحید کے قیام اور حقوق العباد کی ادائیگی میں صرف کرنے والے ہونگے تب ہی پہلوں کی ہمارے لئے دعائیں ہماری روحانی ترقی کے لئے دراوازے کھولیں گی۔ یہ نہ سمجھیں کہ پرانے احمدی ہونا ہی ہمارے کام آئے گا۔ پرانے احمدیوں کے لئے بہت فکر کا مقام ہے۔ پاکستان سے چند سال سے احمدی جلسہ سالانہ میں شامل ہو رہے ہیں اس سال بھی آئے ہوئے ہیں۔ پاکستان سے آنے والوں میں سے بعض کے لئے یہ جلسہ ایک نیا تجربہ ہوگا۔ اور مسیح کی بستی میں اس روحانی ماحول سے لطف اٹھانا ان کے لئے ایک نیا احساس ہوگا۔ پس جو یہ تجربات حاصل ہو رہے ہیں اللہ کے حضور جھکتے ہوئے ہمیشہ اپنے اندر جاری رکھنے کی کوشش کریں۔ اس تبدیلی کو اب کبھی ختم نہ ہونے دیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے کئے گئے وعدوں کو نبھانے کی کوشش کریں۔ احمدیت ہم پر اللہ تعالیٰ کا ایک انعام ہے اس کی قدر تبھی ممکن ہے جب ہم مسلسل جدو جہد کے ساتھ اپنے عہدوں کو پورا کریں گے۔

قادیان میں رہنے والوں سے بھی میں کہتا ہوں کہ آپ میں سے وہ لوگ اب آہستہ آہستہ رخصت ہو رہے ہیں جنہوں نے درویشی کی زندگیاں گزاریں۔ اور قربانیاں دیں اور اپنے عہد کو نبھایا۔ اب نئی نسل پر ذمہ داری ڈالی گئی ہے کہ وہ یہ حق کس طرح ادا کرتے ہیں۔ پس اس عہد سے سُرخرو ہو کر نکلیں اور دُنیا کو بتادیں کہ آپ زندہ قوم ہیں۔ زندہ قومیں ہر جانے والے کے بعد نئے عہد کرتی ہیں جو خدا کی خاطر اپنی زندگیاں گزارنے کا عزم لیکر دیارِ مسیح میں بیٹھے ہیں ان کے تقویٰ کے معیار بڑھتے چلے جانے چاہئیں۔ آپ کی ترقی کا دار و مدار تقویٰ میں ترقی کرنے والے افراد پر ہے۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے:

باقی صفحہ 11 پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ جمعہ

جمعہ کی نماز ایک ایسا فرض ہے جس کی ادائیگی اس کا حق ادا کرتے ہوئے اس کے مقررہ وقت پر کی جائے ورنہ ادائیگی نہ کرنے کی صورت میں مسلمان اللہ تعالیٰ کی پکڑ میں آئے گا، قابل ملامت ہوگا۔

اس زمانے میں جب دنیاداری بہت زیادہ آچکی ہے مسلمانوں کی اکثریت صرف عید کی نمازیں پڑھتی ہے یا پھر جیسا کہ غلط تصور پیدا ہو چکا ہے جمعۃ الوداع کی نماز پڑھتی ہے۔

اس زمانے میں ہر احمدی کو عبادتوں اور دعاؤں کے معیار کو سمجھنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ صرف رمضان اور رمضان کا آخری جمعہ نہیں بلکہ جیسا کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا پانچوں نمازیں اور جمعہ سے جمعہ اور رمضان سے رمضان ہمارے اندر پاکیزگی پیدا کرنے والا ہو۔

(جماعت احمدیہ UK کے ایک فدائی احمدی مکرم ملک خلیل الرحمن صاحب (مرحوم) کا ذکر خیر)

خطبہ جمعہ سیدنا امیرالمومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز - فرمودہ 12/ اکتوبر 2007ء بمطابق 12/ اخاء 1386 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، لندن

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر الفضل انٹرنیشنل کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَ رَسُوْلُهُ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ إِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

يٰٓأَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا إِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا إِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ وَ ذَرُوا الْبَيْعَ ۔ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ۔ فَإِذَا قُضِيَتِ الصَّلٰوةُ فَانْتَشِرُوْا فِي الْأَرْضِ وَ ابْتَغُوْا مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ۔ وَإِذَا رَأَوْا تِجَارَةً أَوْ لَهْوًا انْفَضُّوْا إِلَيْهَا وَتَرَكُوْكَ قَآئِمًا۔ قُلْ مَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ مِّنَ اللَّهْوِ وَمِنَ التِّجَارَةِ۔ وَاللّٰهُ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ۔

(سورة الجمعة:10-12)

آج ہم اس رمضان کے آخری دن سے گزر رہے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے ہمیں پھر اپنی رحمت سے اس سال اپنے گناہوں کی بخشش کے سامان پیدا کرنے، نیکیوں کو احسن رنگ میں بجالانے اور ان پر دوام اختیار کرنے اور اپنی رضا کے حصول کے لئے عطا فرمایا۔ پس خوش قسمت ہیں ہم میں سے وہ سب جنہوں نے اللہ تعالیٰ کے انعامات اور احسانات کے نزول کے ان خاص دنوں سے فیض پایا۔

آج یہ جو جمعہ کا دن ہے، اس دن کی اپنی بھی ایک خاص اہمیت ہے اور اس دن کی اہمیت کا رمضان کے ہونے یا نہ ہونے سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ اس کی اہمیت کے بارہ میں قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے ہمیں ارشاد فرمایا ہے اور احادیث میں بھی آنحضرت ﷺ نے اس ارشاد کی مختلف رنگ میں وضاحت فرمائی ہے۔ گو کہ عامۃ المسلمین کی اکثریت اور بعض احمدی بھی سمجھتے ہیں کہ یہ رمضان کا جو آخری جمعہ ہے اس کی خاص اہمیت ہے اور ایک مومن قبولیت دعا کے نظارے بھی اس جمعہ میں عام جمعوں سے زیادہ دیکھتا ہے۔ اس لئے عموماً ہم دیکھتے ہیں کہ اخباروں میں اس آخری جمعہ کے حوالے سے جسے ایک غلط نام دے کر جمعۃ الوداع بھی کہا جاتا ہے، بڑی خاص اہمیت کے ساتھ مسلمان ممالک میں، مساجد میں جمعہ کی حاضری کی تصاویر اور اماموں کے خطبات کے حوالے سے خبریں شائع کی جاتی ہیں۔ بعض اخبار تو سپیشل ایڈیشن بھی شائع کرتے ہیں۔ میڈیا کے اس غلط انداز نے رمضان کے اس آخری جمعہ کے بارہ میں یہ غلط تصور پیدا کر دیا ہے کہ چاہے سارا سال نمازیں بھی نہ پڑھو، جمعہ بھی نہ پڑھو، صرف جمعۃ الوداع پر جا کر جمعہ پڑھ لو تو تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ انہی غلط قسم کی بدعات نے قضاء عمری کا تصور بھی پیدا کیا ہوا ہے۔ یہ انتہائی غلط تصور ہے۔ اللہ تعالیٰ کا بہت شکر اور احسان ہے کہ ہم جو احمدی ہیں ہم اس بدعت سے عموماً بچے ہوئے ہیں۔

اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ نے تو ہمیں نیکیوں پر قائم رہنے کی، ان میں دوام اختیار کرنے کی، ان میں ایک باقاعدگی اور تسلسل رکھنے کی تلقین فرمائی اور فرمایا کہ یہ تسلسل اگر رہے گا تو اللہ تعالیٰ غلطیوں اور کوتاہیوں سے صرف نظر فرماتا رہے گا اور ایسے انسان کے گناہ معاف ہوتے رہیں گے جس کا یہ عمل ہوگا۔

اس بارہ میں ایک حدیث میں آتا ہے، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر انسان کبائر گناہ سے بچے تو پانچ نمازیں، ایک جمعہ سے دوسرا جمعہ اور رمضان سے اگلا رمضان ان دونوں کے درمیان ہونے والی لغزشوں کا کفارہ بن جاتا ہے۔

(الترغیب والترھیب جلد اول ۔کتاب الجمعة ۔ الترغیب فی صلوة الجمعة والسعی إلیھا)

یعنی پہلی بات تو یہ یاد رکھو اور ہمیشہ یاد رکھو اور ذہن سے اس چیز کو نکال دو کہ سارا سال جو چاہے انسان کرتا رہے، جانتے بوجھتے ہوئے گناہوں میں ملوث رہے، حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی نہ کرے، ان سے بے اعتنائی برتتے تو پھر بھی جمعۃ الوداع کے دن اللہ تعالیٰ تمام گناہ معاف کر دے گا یا جمعۃ الوداع گناہوں کی معافی کا ذریعہ بن جائے گا۔

یا بعض سمجھتے ہیں کہ ایک حج کر لیا تو پاک ہو گئے اور اب پھر سے وہی دھوکے اور فتنے اور فساد کی اجازت مل گئی ہے۔ حکم ہے کہ کبائر سے بچیں۔ بڑے بڑے گناہوں کی بہت سی مثالیں ہیں۔ دوسرے کے مال میں ناجائز تصرف، یتیموں کا مال کھانا بھی کبائر میں ہے۔ جو کام انسان خود نہیں کرتا دوسروں کو کہنا کہ یہ کرو یہ بھی غلط ہے۔ آپس میں دو گروہوں کو لڑا دینا، دو آدمیوں کے تعلقات خراب کر کے فتنہ پیدا کرنا بھی کبائر میں سے ہے۔ بلکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ فتنہ قتل سے بھی زیادہ بڑا گناہ ہے۔ تو ایک مومن جس کو اللہ کا خوف ہو، صرف یہ نہیں سمجھتا کہ چوری نہیں کی، زنا نہیں کیا، ڈاکہ نہیں ڈالا، قتل نہیں کیا تو یہی بڑے گناہ ہیں، ان سے بچ گیا تو گویا میرا معاملہ صاف ہو گیا۔ نہیں، بلکہ دھوکے سے کسی کا مال کھانا، چاہے وہ کسی شخص کا کھا رہا ہو یا حکومت کا کھا رہا ہو، پھر آپس میں دو دوستوں میں پھوٹ ڈلوانا، تعلقات خراب کرنا یہ سب باتیں اور اسی قسم کی اور باتیں بھی کبائر گناہ ہیں۔ پس جب انسان ایک کوشش کے ساتھ ان برائیوں سے بچے گا، اگر غلطی سے کوئی حرکت ہو جاتی ہے تو استغفار کرے گا تو فرمایا کہ پھر پانچ نمازیں جو سنوار کر ادا کی ہوئی نمازیں ہیں، ایک جمعہ سے دوسرے جمعہ اور رمضان سے اگلے رمضان کے درمیان جو چھوٹی موٹی لغزشیں تمہارے سے ہو جائیں گی، انسان کمزور ہے، کمزوروں سے ہو جاتی ہیں، ایسی باتیں جو جان بوجھ کر کسی کو نقصان پہنچانے کے لئے نہ کی گئی ہوں، ان سے اللہ تعالیٰ درگزر فرمائے گا، ان کو معاف فرمائے گا اور یہ نمازیں اور یہ جمعہ اور یہ رمضان جنہیں نیکیوں کے حصول کے

لئے اور برائیوں سے بچتے ہوئے ایک انسان ادا کرے گا یا ادا کرنے کی کوشش کی جائے گی تو پھر یہ چھوٹی موٹی لغزشوں کا کفارہ بن جائیں گی۔

تو دیکھیں آنحضرت ﷺ نے کہیں نہیں فرمایا کہ جمعۃ الوداع معافی کے سامان پیدا کرے گا۔ بلکہ پہلے نیک اعمال کی کوشش، اللہ سے اس کی مغفرت طلب کرنا اور جو عبادات مقرر کی گئی ہیں ان کو ادا کرنا ہے اور یہی ہے جو چھوٹی موٹی برائیوں کا کفارہ بن سکتا ہے۔

جو آیات مَیں نے تلاوت کی ہیں ان میں بھی اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا ہے۔ اللہ فرماتا ہے، ترجمہ اس کا یہ ہے اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! جب جمعہ کے دن ایک حصّہ میں نماز کے لئے بلایا جائے تو اللہ کے ذکر کی طرف جلدی کرتے ہوئے بڑھا کرو اور تجارت چھوڑ دیا کرو۔ یہ تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم علم رکھتے ہو۔ پس جب نماز ادا کی جا چکی ہو تو زمین میں منتشر ہو جاؤ اور اللہ کے فضل میں سے کچھ تلاش کرو اور اللہ کو بکثرت یاد کرو تا کہ تم کامیاب ہو جاؤ۔ اور جب وہ کوئی تجارت یا دل بہلاوا دیکھیں گے تو اس کی طرف دوڑ پڑیں گے اور تجھے اکیلا کھڑا ہوا چھوڑ دیں گے۔ تو کہہ دے کہ جو اللہ کے پاس ہے وہ دل بہلاوے اور تجارت سے بہت بہتر ہے اور اللہ رزق عطا کرنے والوں میں سب سے بہتر ہے۔

تو اللہ تعالیٰ نے واضح فرمادیا کہ جمعہ کے دن جب تمہیں نماز کے لئے بلایا جائے تو فَاسْعَوْا اِلٰی ذِکْرِ اللّٰہِ۔ اللہ کے ذکر کی طرف جلدی کرتے ہوئے بڑھو۔ تمہارے لئے سب سے مقدم جمعہ ہونا چاہئے کیونکہ یہی عبادت ہے جس سے تمہارے گناہوں کی بخشش ہونی ہے۔

ایک حدیث میں آتا ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے جمعہ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ: جمعہ کے دن ایک ایسی گھڑی آتی ہے جس میں ایک مسلمان اللہ تعالیٰ سے نماز پڑھتے ہوئے جو بھی بھلائی مانگتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کو وہ عطا کر دیتا ہے اور اپنے دست مبارک سے اشارہ کرتے ہوئے فرمایا کہ وہ گھڑی اور وقت بہت مختصر ہے۔

(بخاری۔ کتاب الجمعۃ۔ باب الساعۃ التی فی یوم الجمعۃ)

جیسا کہ ہم نے دیکھا، اس سے مراد جمعہ کی نماز ہے اور خطبہ بھی نماز کا حصہ ہے۔ تو یہ جمعہ کا مقام ہے کہ دعا کی قبولیت کی ایک گھڑی ہے جس میں تم جو خیر اللہ سے طلب کرو، اللہ عطا فرماتا ہے۔ پس تم یہ نہ سمجھو کہ تمہاری تجارتیں تمہیں فائدہ پہنچا رہی ہیں۔ تمہیں کیا ضمانت ہے کہ اگر تم تجارت کی خاطر جمعہ کی نماز چھوڑ دو تو ضرور تمہیں اس میں تمہاری توقعات کے مطابق فائدہ ہوگا اور نفع ہوگا۔ لیکن اللہ کا رسول ﷺ اس بات کی تمہیں اطلاع دیتے ہیں کہ اگر اس دن ان اوقات میں تم اللہ سے خیر اور بھلائی طلب کر رہے ہو تو وہ تمہیں ضرور ملے گی بشرطیکہ تم کبائر سے بچنے کی شرط بھی پوری کر رہے ہو۔ پس یہاں بھی اللہ تعالیٰ نے یہی فرمایا ہے کہ جب ایک مسلمان کو، ایک مومن کو، جمعہ کی نماز پر بلایا جائے تو جلدی کرو اور تجارتیں چھوڑ دو، یہی تمہارے لئے بہتر ہے۔ کہیں نہیں فرمایا کہ رمضان کے آخری جمعہ کے لئے تو تجارتیں چھوڑ دو کیونکہ اس میں خاص طور پر دعائیں قبول ہوں گی اور باقی جمعوں کو تجارتوں کی خاطر چھوڑ بھی دیا تو کوئی فرق نہیں پڑتا۔

آنحضرت ﷺ نے ہمیں جمعہ کی اہمیت بلکہ اس کے فرض ہونے کی طرف توجہ دلاتے ہوئے یہ ضرور فرمایا ہے کہ ہر مسلمان پر جماعت کے ساتھ جمعہ ادا کرنا ایسا حق ہے جو واجب ہے، سوائے غلام، عورت، بچے اور مریض کے۔ (سنن دارقطنی ، کتاب الجمعۃ ۔باب من تجب علیہ الجمعۃ)۔ یہ سب لوگ معذور ہیں، مجبور ہیں اور مجبوری کے زمرے میں آتے ہیں۔ پس اللہ تعالیٰ ظالم نہیں ہے۔ جہاں جائز عذر ہے وہاں چھوٹ بھی دی ہوئی ہے لیکن دنیاداری کو خدا کے مقابلے پر کھڑا نہیں کیا اور نہ ہی برداشت ہو سکتا ہے۔

حدیث کے الفاظ ہیں کہ اَلْجُمُعَۃُ حَقٌّ وَاجِبٌ عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ۔ لغت والے حق جب اللہ تعالیٰ کے احکام کے بارہ میں ہو تو اس کا یہ مطلب بیان کرتے ہیں کہ ایسا قول یا عمل جو اس طرح ہو کہ جس طرح پر اس کا ہونا ضروری ہے اور جس وقت اس کا ہونا ضروری ہے۔ اور واجب یہاں ان معنوں میں آئے گا کہ یہ ایسا فرض ہے کہ جس کے نہ کرنے سے انسان قابل ملامت سمجھا جائے۔ پس یہ الفاظ جو آنحضرت ﷺ نے بیان فرمائے بڑی اہمیت کے حامل ہیں۔ یعنی جمعہ کی نماز ایک ایسا فرض ہے جس کی ادائیگی اس کا حق ادا کرتے ہوئے اس کے مقررہ وقت پر کی جائے ورنہ ادائیگی نہ کرنے کی صورت میں مسلمان اللہ تعالیٰ کی پکڑ میں آئے گا، قابل ملامت ہوگا۔ پس جمعہ کا چھوڑنا یا اس کو کوئی اہمیت نہ دینا، بڑا ہی فکر کا مقام ہے۔

پھر اللہ تعالیٰ دوسری آیت میں فرماتا ہے کہ جب تم نے اپنی تجارت پر، اپنے کاروبار پر جمعہ کو اہمیت دی، جب تم نے میرے اس مقرر کردہ فریضے کی ادائیگی میں اپنے مادی مفاد کی کچھ پرواہ نہیں کی، تو یہ نہ سمجھو کہ مَیں نے تمہارا یہ عمل بغیر کسی انعام کے چھوڑا ہے۔ نہیں، بلکہ اب جبکہ تم نے یہ فریضہ ادا کر دیا ہے تو اپنے کاروبار دن میں، اپنی تجارتوں میں بیشک مصروف ہو جاؤ۔ اب ان کاموں میں تمہاری اس عبادت اور اللہ تعالیٰ کے حکم کی تعمیل کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے اپنا فضل رکھ دیا ہے۔ اب تم دنیا کی منفعتیں حاصل کرو اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس میں برکت پاؤ گے۔ لیکن ان کاروباروں کے دوران بھی تم اللہ کا ذکر کرتے رہنا، اسے بھول نہ جانا۔ اللہ تعالیٰ کے شکر گزار بندے بنے رہنا۔ تمہاری توجہ اس طرف رہے کہ اللہ تعالیٰ نے میرے کاروبار پر فضل فرمایا ہے تو مَیں اس کے احکامات کی تعمیل پہلے سے بڑھ کر کروں گا۔ کاروباروں کو ہوشیاریوں، چالاکیوں سے ناجائز منافعوں کا ذریعہ نہ بناؤ۔ اللہ کا جب حقیقی ذکر ہوگا تو خدا کا خوف بھی ہمیشہ رہے گا اور جب خدا کا خوف رہے گا، اس کے ذکر سے زبان تر رہے گی تو یہی چیز پھر تمہاری آئندہ کامیابیوں کا پیش خیمہ ہوگی۔ پھر تمہارے پر اس کی طرف سے مزید کامیابیوں اور فلاح کے دروازے کھلیں گے۔

آگے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے لیکن جو لوگ میرے اس حکم کو سن کر بھی جمعہ کو اہمیت نہیں دیتے، میری اس بات کو توجہ سے نہیں سنتے کہ اللہ کا ذکر کرنا ہی دراصل ہمیشہ کی فلاح کا باعث ہے بلکہ ان کے دل دنیا کی تجارتوں اور لہو و لعب میں ہی گرفتار ہیں اور اے نبی! ﷺ اللہ کے اس حکم کی طرف بلانے پر تیری آواز پر کان نہیں دھرتے تو ایسے لوگ منافق ہیں۔ اس بارے میں آنحضرت ﷺ نے بڑا انذار فرمایا ہوا ہے۔

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ جس کسی نے بلاوجہ جمعہ چھوڑا وہ اعمال نامے میں منافق لکھا جائے گا جسے نہ تو مٹایا جا سکے گا اور نہ ہی تبدیل کیا جا سکے گا۔

(مشکوٰۃ کتاب الصلوٰۃ۔ باب وجوبہا۔ الفصل الثالث صفحہ121)

پس اللہ تعالیٰ نے جو یہ فرمایا ہے کہ جب وہ کوئی تجارت دیکھتے ہیں، دل بہلاوا دیکھتے ہیں اور اس کی طرف توجہ کرتے ہوئے دوڑ پڑتے ہیں اور تَرَکُوکَ قَآئِمًا تجھے اکیلا چھوڑ دیتے ہیں یعنی تیری بات پر کان نہیں دھرتے یہ ان منافقین کے بارہ میں ہے۔ ورنہ آنحضرت ﷺ کے تو ایسے جانثار صحابہؓ تھے جنہوں نے سخت سے سخت حالات اور جنگوں میں بھی آپؐ کو اکیلا نہیں چھوڑا۔

دوسری اس بات کی اہمیت اِس زمانے کے لئے ہے جب مسلمان دنیاداری میں ملوث ہیں۔ یہ زمانہ جس میں لہو و لعب کے بھی قسم ہا قسم کے سامان میسر ہیں اور تجارتیں اور کاروبار بھی ایک خاص کشش لئے ہوئے ہیں اور عملاً مسلمانوں کی ایک بہت بڑی تعداد جمعہ کی نماز کی طرف کم توجہ دیتی ہے۔ آنحضرت ﷺ کے زمانے میں منافقین کے آپؐ کی آواز پر کان نہ دھرنے سے آپ اکیلے نہیں تھے، گو منافقین یہی تصور کرتے تھے کہ ہم نے اکیلا چھوڑ دیا، اس وقت صحابہؓ کا ایک گروہِ کثیر آپؐ کے ساتھ تھا۔ لیکن اس زمانہ میں جب دنیاداری بہت زیادہ آ چکی ہے اور مسلمانوں کی اکثریت صرف عید کی نمازیں پڑھتی ہے یا پھر جیسا کہ غلط تصور پیدا ہو چکا ہے جمعۃ الوداع کی نماز پڑھتے ہیں تو یہ اس زمانے کے مسلمانوں کے لئے خاص طور پر قابل توجہ ہے۔ آنحضرت ﷺ اس بارہ میں انذار فرما چکے ہیں۔

ایک حدیث میں آتا ہے۔ حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ہر وہ شخص جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے اس پر جمعہ کے دن جمعہ پڑھنا فرض کیا گیا ہے۔ سوائے مریض، مسافر، عورت، بچے اور غلام کے۔ جس شخص نے لہو و لعب اور تجارت کی وجہ سے جمعہ سے لاپرواہی برتی، اللہ تعالیٰ بھی اس سے بے پرواہی کا سلوک کرے گا۔ یقیناً اللہ تعالیٰ بے نیاز اور حمد والا ہے۔

(سنن دارقطنی ۔کتاب الجمعۃ ۔ باب من تجب علیہ الجمعۃ)

پس اللہ تعالیٰ کی لاپرواہی کوئی معمولی چیز نہیں ہے بلکہ ہر ذی شعور جس میں اللہ کا خوف ہے، خوب سمجھتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی لاپرواہی سے مراد تباہی اور بربادی ہے۔ نہ دین ملتا ہے اور نہ دنیا ملتی ہے۔

من حیث الجماعت اگر آج مسلمانوں کی حالت دیکھیں تو صاف پتہ چلتا ہے کہ آنحضرت ﷺ کے احکامات کی بجا آوری نہ کرکے، اللہ تعالیٰ کے حکموں کو پس پشت ڈال کر یہ حالت ہے۔ اور آخرت کا نقشہ کہ وہاں سلوک کیا ہوگا؟ ایک روایت میں یوں کھینچا گیا ہے۔

حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نماز جمعہ پڑھنے آیا کرو اور امام کے قریب ہو کر بیٹھا کرو اور ایک شخص جمعہ سے پیچھے رہتے رہتے جنت سے پیچھے رہ جاتا ہے حالانکہ وہ جنت کا اہل ہوتا ہے۔ (مسند احمد بن حنبل۔ مسند سمرہ بن جندب)

نونیت جیولرز
NAVNEET JEWELLERS
الیس اللّٰہ بکافٍ عبدہٗ
Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments
الیس اللّٰہ بکافٍ عبدہ' کی دیدہ زیب انگوٹھیاں اور لاکٹ وغیرہ
احمدی احباب کیلئے خاص
خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

شریف جیولرز ربوہ
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
پروپرائیٹر حنیف احمد کامران۔ حاجی شریف احمد ربوہ
00-92-476214750 فون ریلوے روڈ
00-92-476212515 فون اقصیٰ روڈ ربوہ پاکستان

ایک دوسری روایت میں یہ بھی ہے کہ اللہ کے حضور جمعوں کے حساب سے بیٹھے ہوں گے۔ پس کس قدر بد نصیبی ہے کہ بعض اعمال کی وجہ سے جنت کا اہل ہوتے ہوئے بھی صرف جمعہ نہ پڑھنے کی وجہ سے جنت سے دور کر دیا جاتا ہے۔

پھر آنحضرت ﷺ جمعہ چھوڑنے والوں سے خود کس قدر ناراضگی کا اظہار فرماتے ہیں۔ ایک روایت میں آتا ہے۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ وہ لوگ جو جمعہ چھوڑتے ہیں ان کے متعلق میرا دل چاہتا ہے کہ مَیں کسی اور شخص کو حکم دوں کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائے اور مَیں جمعہ سے پیچھے رہنے والوں کے گھروں کو آگ لگادوں۔ (مسلم۔ کتاب المساجد ومواضع الصلوٰۃ۔ باب فضل للصلوٰۃ الجمعۃ وبیان التشدید فی التخلف عنہا)

پس اس انذار کو ہر ایک کو اپنے سامنے رکھنا چاہئے۔ آنحضرت ﷺ کی اس کیفیت کو ہمیں اپنے سامنے رکھنا چاہئے۔ آپ ؐتو رحمۃ للعالمین ہیں۔ آپؐ کا دل تو جانوروں اور پرندوں کے لئے بھی پیار، محبت اور رحمت سے بھرا ہوا ہے۔ لیکن جب اللہ تعالیٰ کے احکامات سے کسی کو ہٹا ہوا دیکھتے ہیں تو فرماتے ہیں کہ مَیں جمعہ نہ پڑھنے والوں کے گھروں کو آگ لگادوں۔

یہ اظہار بھی اس ہمدردی کی وجہ سے ہے جو آپؐ کے دل میں اپنی قوم کے لئے تھی کہ اللہ تعالیٰ تمہارے اتنا قریب آیا ہوا ہے، تمہاری دنیاوی تجارتوں اور مفادات اور رونقوں کے مقابلے میں ہزاروں لاکھوں گنا زیادہ تمہارے مفادات کے سامان کر رہا ہے پھر بھی تم نہیں لے رہے۔ یہ اظہار اس لئے نہیں کہ مَیں کر دوں گا۔ یہ اظہار اس لئے ہے کہ ایسے نافرمانوں کو جمعہ کی اہمیت کا اندازہ ہو۔ اللہ اپنی رحمتیں بانٹ رہا ہے اور تم لے نہیں رہے۔ سمجھ رہے ہو کہ گھر کے آرام یا تجارتیں یا دنیاوی فائدے جمعہ کے اجر سے زیادہ فائدہ دے رہے ہیں۔ آپ کیا فرما رہے ہیں کہ اگر میرے سے پوچھو تو پھر مَیں تمہیں بتاؤں کہ اس دنیاوی آرام و آسائش، کھیل کود اور تجارتوں کو اگر تمہیں آگ لگا کر، ان سے چھٹکارا پاتے ہوئے بھی جمعہ کے لئے آنا پڑے تو آؤ اور ان سے بچو اور جمعہ کی برکات سے فائدہ اٹھاؤ تاکہ روحانیت میں ترقی کرو، تاکہ قبولیت دعا کے نظارے دیکھو، تاکہ خدا تعالیٰ کا قرب اور اس کی رضا حاصل کرو اور دائمی تجارتوں کے وارث بن جاؤ جن میں کبھی کوئی خسارہ نہیں۔

آج ہمیں غیر قوموں کی، مذہب سے بھٹکے ہوؤں کی رونقیں اور تجارتیں اور دولتیں اپنی طرف کھینچ رہی ہیں اور نتیجۃً اپنے اس مقصد کو بھول رہے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے آگے جھکنے میں ہی سب برکات ہیں اور اس کے بلانے پر آنے پر ہی تمام تجارتیں ہیں، ایسی تجارتیں ہیں جو ہمیشہ کے لئے فائدہ دینے والی ہیں۔ تو یہ واضح کیا جا رہا ہے کہ سن لو یہ دنیا کی رونقیں اور تجارتیں اللہ تعالیٰ کی رضا کی جنتوں کے مقابلے میں کچھ بھی نہیں ہیں۔ پس ہم میں آج اگر تھوڑی تعداد بھی دوسروں کی نقل میں صرف جمعۃ الوداع کو اس لئے اہمیت دے رہی ہے کہ آج گناہ بخشوا لئے، اب اگلے سال دیکھی جائے گی تو ایسے سب لوگ انتہائی غلطی پر ہیں۔ ہاں اگر اس لئے آئے ہیں کہ آج کے جمعہ سے فیضیاب ہوتے ہوئے، اس کی برکات سے فیضیاب ہوتے ہوئے اب جمعوں کی حاضری میں باقاعدگی اختیار کرنی ہے تو یہ بہترین اور بابرکت ترین دن ہے ایسے شخص کی زندگی میں جس میں ایسا انقلاب پیدا ہوا۔ اس زمانے میں جیسا کہ مَیں نے کہا، جمعوں کی خاص اہمیت ہے کیونکہ سامان لہو و لعب بھی بہت ہے اور تجارتوں کی لالچیں بھی بہت ہیں۔ اس لئے ان سے بچنا بھی اللہ تعالیٰ کے نزدیک بہت بڑے اجر کا باعث ہے، اس کا ثواب بھی بہت بڑا ہے۔

لیکن ایک احمدی کو اس لحاظ سے بھی اس جمعہ کی اہمیت کو مدنظر رکھنا چاہئے اور اس پیغام کو پھیلانا چاہئے کہ یہ زمانہ جس میں سے ہم گزر رہے ہیں آنحضرت ﷺ کی پیشگوئی کے مطابق اور اللہ تعالیٰ کی اس سورۃ یعنی سورۃ الجمعہ میں اترے ہوئے احکامات کے مطابق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا زمانہ ہے۔ اس سورۃ میں وَآخَرِیْنَ مِنْهُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِهِمْ (الجمعۃ:4) کا اعلان بھی ہے کہ ایک دوسری قوم بھی ہے جن میں وہ اسے بھیجے گا جو ابھی تک ان سے ملی نہیں۔ پس اس میں آنحضرت ﷺ کے عاشق صادق کے بھیجنے کی خوشخبری اور اعلان تھا جس نے ایک جماعت بنانے کے لئے، مسلمانوں کو جمع کرنے کے لئے، انہیں جمعہ کی اہمیت کا احساس دلانے کے لئے آواز دینی تھی۔ جو مبعوث ہوا اور اس نے آواز دی اور ہم خوش قسمت ہیں کہ ہم نے اس کو مانا کہ ہم آواز پر لبیک کہتے ہوئے فلاح کے راستوں کی تلاش کی غرض سے اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل کرنے والے ہیں۔ ہم وہ نہیں جو صرف سال کے سال جمعہ پڑھنے والے ہیں بلکہ ہم وہ ہیں جنہوں نے اصل کو پالیا۔ اس اصل کو پالیا ہے کہ مَا عِنْدَ اللّٰهِ خَیْرٌ مِّنَ اللَّهْوِ وَمِنَ التِّجَارَةِ یعنی جو اللہ کے پاس ہے وہ اس دل بہلاوے اور تجارت سے بہتر ہے۔ اور ہم گواہی دیتے ہیں کہ اے اللہ! ہم نے تیرے اس اعلان کو خوب سمجھا ہے جو تُو نے اپنے پیارے رسول ﷺ کے ذریعہ سے کرایا تھا اور جس کا فہم و ادراک ہمیں حقیقت میں اس افضل الرسلؐ کے عاشق صادق نے کروایا کہ وَاللّٰهُ خَیْرُ الرّٰزِقِیْنَ کہ اللہ تعالیٰ رزق عطا کرنے والوں میں سب سے بہتر ہے۔ اور ایسی ایسی جگہوں سے رزق دیتا ہے جہاں سے بندے کو گمان بھی نہیں ہوتا۔ پس ہم کس طرح رسول کو اکیلا چھوڑ کر لہو و لعب اور کھیل کود میں مبتلا ہو سکتے ہیں۔ یہ ہے وہ فہم و ادراک جو کم از کم ہر احمدی میں جمعہ کی اہمیت کے بارہ میں ہونا چاہئے۔ پس ہمیشہ یاد رکھو کہ احمدی یہ کبھی نہ بھولے کہ زمانہ کے امام کو مان کر، مسیح موعود کو مان کر ہماری ذمہ داریاں بہت بڑھ گئی ہیں۔ ہمارے جمعے اب عام جمعے نہیں رہے۔ ہماری اللہ تعالیٰ کے حکموں پر عمل کی کوشش اب سطحی نہیں رہی کہ عمل کر لیا، کر لیا، نہ کیا تو کوئی حرج نہیں۔ ہم نے تو اپنے جمعوں کی بھی حفاظت کرنی ہے۔ اپنی نسلوں کے جمعوں کی بھی حفاظت کرنی ہے اور جو تمام مسلمانوں اور تمام قوموں کو دین واحد پر جمع کرنے کا کام ہمارے سپرد ہوا ہے اس کی بجا آوری بھی کرنی ہے۔ اگر ہمارے جمعوں میں باقاعدگی نہیں، اگر ہمارے جمعوں میں ایک خاص توجہ نہیں تو ہماری بیعت کا دعویٰ بھی بے فائدہ ہے۔ ہمارا قول و فعل کا تضاد بھی قابل فکر ہے۔

مَیں نے نسلوں کی تربیت کی بات کی ہے تو یہ بھی ذکر کر دوں کہ بعض بیویاں، بعض عورتیں اپنے خاوندوں کے بارہ میں دعا کے لئے لکھتی ہیں کہ دعا کریں کہ انہیں نمازوں میں باقاعدگی کی طرف توجہ پیدا ہو جائے، انہیں جمعوں میں باقاعدگی کی طرف توجہ پیدا ہو جائے۔ اس بات سے خوشی بھی ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ایسی عابدات عطا کی ہوئی ہیں جن کو اپنی نمازوں کے ساتھ اپنے خاوندوں اور بچوں کی بھی فکر ہے۔ لیکن اس بات سے خوشی کے ساتھ ایک فکر بھی گھیر لیتی ہے کہ اگر ان خاوندوں کی، ان باپوں کی اصلاح نہ ہوئی جو دین کی طرف پوری توجہ نہیں دیتے تو ان کے بچے بھی ان کی دیکھا دیکھی وہی عمل نہ شروع کر دیں۔ آج کے زمانے میں جیسا کہ مَیں نے بتایا کھیل کود، لہو و لعب کی قسمیں بھی بے انتہا ہیں، دین سے بے توجہگی کہیں ان نئی نسلوں کو بھی لہو و لعب میں مبتلا نہ کر دے۔ جماعت کے بچے اللہ نہ کرے، اللہ نہ کرے، دین سے اور خدا سے اتنے دور نہ چلے جائیں جہاں سے واپسی مشکل ہو جائے۔

پس اس زمانے میں ایک احمدی کی ذمہ داریاں بہت بڑھی ہوئی ہیں۔ ایک امانت جو ہمارے سپرد ہے، ایک عہد جو ہم نے کیا ہے اس کا حق ادا کرنا ہے اور یہ حق دعا اور اللہ تعالیٰ کے فضل کے بغیر ادا نہیں ہو سکتا اور اللہ تعالیٰ نے ہم پر احسان کرتے ہوئے جمعے میں وہ گھڑی رکھی ہے جس میں وہ اپنے سے مانگی ہوئی ہر خیر کی دعا قبول فرماتا ہے۔ اور اس سے بڑی خیر کی دعا کیا ہوگی کہ ہم اللہ سے اپنی نسلوں کے اس سے مضبوط تعلق کی دعا مانگیں تاکہ وہ دین جو اللہ تعالیٰ کا آخری دین ہے اس پر قائم رہنے، اس پر اپنی نسلوں کو قائم رکھنے اور اس کے پھیلانے میں ہمارا بھی کردار ہو اور ہم حقیقت میں جمعہ کا حق ادا کرنے والے ہوں۔ ہم حقیقت میں اُس مقصد کو پورا کرنے والے ہوں جس کے لئے اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مبعوث فرمایا تھا۔ اور آپؑ نے آخرین میں بھی ایک جماعت پیدا کر دی جو پہلوں سے ملے اور وہ مقام حاصل کیا اور انقلاب پیدا کرنے کی کوشش کی جو پہلوں نے کیا تھا۔ انہوں نے اپنی عبادتوں کے معیار بھی حاصل کئے، اپنے تعلق باللہ کے بھی مقام حاصل کئے۔ ہم میں سے بہت ہیں جن کو اس بات پر فخر ہے کہ ہم ان صحابہؓ کی اولادیں ہیں جن کو پہلوں سے ملنے کا مقام ملا۔ یہ فخر کسی کام نہیں آئے گا اگر ہم نے اپنے اعمال میں بھی ان بزرگوں کے نقش قدم پر چلتے ہوئے پاک تبدیلیاں پیدا نہ کیں۔ پس فکر کا مقام ہے اور بہت فکر کا مقام ہے۔ اس طرف بہت توجہ کی ضرورت ہے۔

آنحضرت ﷺ کے جھنڈے تلے آنے کا انقلاب تو اب آنا ہے۔ تمام دنیا نے آپؐ کے جھنڈے تلے آنا ہے، انشاء اللہ، کہ یہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے۔ ہمیں اپنی کمزوریوں پر نظر رکھتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے ہوئے، شعائر اللہ کی حفاظت کرتے ہوئے اس انقلاب کا حصہ بننا ہے تبھی ہم اس زمانے اور ان جمعوں کی برکات سے فیضیاب ہونے والے کہلا سکیں گے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک ارشاد پیش کرتا ہوں۔ آپؑ فرماتے ہیں کہ:

''خدا تعالیٰ نے جو اتمام نعمت کی ہے وہ یہی دین ہے جس کا نام اسلام رکھا ہے۔ پھر نعمت میں جمعہ کا دن بھی ہے جس روز اتمام نعمت ہوا۔ یہ اس طرف اشارہ تھا کہ پھر اتمام نعمت جو لِیُظْهِرَهٗ عَلَی الدِّیْنِ کُلِّهٖ (الصف:10) کی صورت میں ہوگا، وہ بھی ایک عظیم الشان جمعہ ہوگا۔ وہ جمعہ اب آ گیا ہے کیونکہ خدا تعالیٰ نے

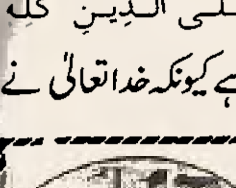
Syed Bashir Ahmed
Proprietor
Aliaa Earth Movers
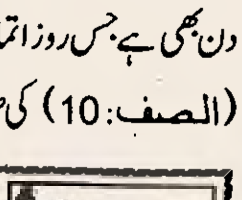
(Earth Moving Contractor)
Available :
Tata Hitachi, Ex 200, Ex 70, JCB, Dozer, etc. on Hire basis
Kusambi, Sungra, Salipur, Cuttack - 754221
Tel.: 0671 - 2378266 (R). (M) 9437078266, 9437276659, 9337271174, 9437378063

محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں
خالص سونے کے زیورات کا مرکز
الفضل جیولرز | اَلَیْسَ اللّٰهُ بِکَافٍ عَبْدَهٗ | کاشف جیولرز
چوک یادگار حضرت اماں جان ربوہ
فون 047-6213649
گولبازار ربوہ
047-6215747

وہ جمعہ مسیح موعودؑ کے ساتھ مخصوص رکھا ہے۔ اس لئے کہ اتمام نعمت کی صورتیں دراصل دو ہیں اوّل تکمیل ہدایت، دوم تکمیل اشاعت ہدایت۔ اب تم غور کر کے دیکھو تکمیل ہدایت تو آنحضرت ﷺ کے زمانہ میں کامل طور پر ہو چکی لیکن اللہ تعالیٰ نے مقدر کیا تھا کہ تکمیل اشاعت ہدایت کا زمانہ دوسرا زمانہ ہو، جبکہ آنحضرت ﷺ بروزی رنگ میں ظہور فرماویں اور وہ زمانہ مسیح موعود اور مہدی کا زمانہ ہے۔ یہی وجہ ہے کہ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ اس شان میں فرمایا گیا ہے۔ تمام مفسرین نے بالاتفاق اس امر کو تسلیم کرلیا ہے کہ یہ آیت مسیح موعودؑ کے زمانہ سے متعلق ہے۔ درحقیقت اظہار دین اسی وقت ہوسکتا ہے جبکہ کل مذاہب میدان میں نکل آویں اور اشاعت مذہب کے ہر قسم کے مفید ذریعے پیدا ہو جائیں اور وہ زمانہ خدا کے فضل سے آگیا ہے۔ چنانچہ اس وقت پریس کی طاقت سے کتابوں کی اشاعت اور طبع میں جو جو سہولتیں میسر آئی ہیں وہ سب کو معلوم ہیں۔ ڈاکخانوں کے ذریعہ سے کل دنیا میں تبلیغ ہوسکتی ہے۔ اخباروں کے ذریعہ سے تمام دنیا کے حالات پر اطلاع ملتی ہے۔ ریلوں کے ذریعہ سے سفر آسان کردئے گئے ہیں۔ غرض جس قدر آئے دن نئی ایجادیں ہوتی جاتی ہیں اسی قدر عظمت کے ساتھ مسیح موعودؑ کے زمانہ کی تصدیق ہوتی جاتی ہے اور اظہار دین کی صورتیں نکلتی آتی ہیں۔ اس لئے یہ وقت وہی وقت ہے جس کی پیشگوئی اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کے ذریعہ سے لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ کہہ کر فرمائی تھی۔ یہ وہی زمانہ ہے جو اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ (المائدہ:4) کی شان کو بلند کرنے والا اور تکمیل اشاعت ہدایت کی صورت میں دوبارہ اتمام نعمت کا زمانہ ہے۔ اور پھر یہ وہی وقت اور جمعہ ہے جس میں وَآخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ کی پیشگوئی پوری ہوتی ہے۔ اس وقت رسول اللہ ﷺ کا ظہور بروزی رنگ میں ہوا ہے اور ایک جماعت صحابہؓ کی پھر قائم ہوئی ہے۔ اتمامِ نعمت کا وقت آ پہنچا ہے لیکن تھوڑے ہیں جو اس سے آگاہ ہیں اور بہت ہیں جو ہنسی کرتے اور ٹھٹھوں میں اڑاتے ہیں۔ مگر وہ وقت قریب ہے کہ خدا تعالیٰ اپنے وعدہ کے موافق تجلّی فرمائے گا اور اپنے زور آور حملوں سے دکھا دے گا کہ اس کا نذیر سچا ہے"۔ (ملفوظات حضرت مسیح موعودؑ جلد دوم صفحہ 134-135 جدید ایڈیشن)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ بھی فرمایا کہ یہ جو زمانہ ہے جس میں سے ہم گزر رہے ہیں، اس میں تمام دینوں نے جمع ہونا ہے اور اس میں اشاعت ہدایت کا کام تکمیل کو پہنچنا ہے۔ یہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ہی زمانہ ہے۔ یہی وہ زمانہ ہے جس میں تمام دین میدان میں نکلے ہوئے ہیں بلکہ وہ بھی جو خدا کو نہیں مانتے ان اشاعت کے سامانوں سے فائدہ اٹھاتے ہوئے ایک دنیا کو ورغلانے میں لگے ہوئے ہیں، ہدایت سے دُور لے جانے میں لگے ہوئے ہیں۔ اس وقت تمام دوسرے فرقے اور مذاہب بشمول عیسائیت اور دوسرے بھی احمدیت کو چیلنج کر رہے ہیں لیکن انشاء اللہ تعالیٰ غلبہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ہی مقدر ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے وقت کی چند ایجادات کا ذکر فرمایا ہے اور فرمایا کہ 'جس قدر آئے دن نئی ایجادیں ہوتی جاتی ہیں اُسی قدر عظمت کے ساتھ مسیح موعودؑ کے زمانہ کی تصدیق ہوتی جاتی ہے اور اظہار دین کی صورتیں نکلتی آتی ہیں"۔ آج دیکھیں سیٹلائٹ، ٹیلی ویژن اور انٹرنیٹ نے اس میں مزید وسعت پیدا کردی ہے اور اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تائیدات کے طور پر ایم ٹی اے اور انٹرنیٹ بھی آپ کو مہیا فرمادیا ہے جس کے ذریعہ سے تبلیغ کا کام ہو رہا ہے۔ یہ سب دین واحد پر جمع کرنے کے سامان ہیں جیسا کہ آپؑ نے فرمایا۔ پس اللہ تعالیٰ تو یہ انتظامات فرما رہا ہے لیکن ہمیں بھی اس کے حکموں پر چلتے ہوئے اس زمانہ میں اپنی سوچوں کو وسعت دیتے ہوئے دعاؤں کے ساتھ اپنی اور اپنی نسل کی فکر کرتے ہوئے اس انقلاب میں شامل ہونے کی کوشش کرنی چاہئے جہاں ہم اَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ کے نظارے دیکھتے ہوئے فیض پانے والے ہوں۔

پس اس زمانے میں ہر احمدی کو عبادتوں اور دعاؤں کے معیار کو سمجھنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ صرف رمضان اور رمضان کا آخری جمعہ نہیں بلکہ جیسا کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا پانچوں نمازیں اور جمعہ سے جمعہ اور رمضان سے رمضان ہمارے اندر پاکیزگی پیدا کرنے والا ہو۔ اللہ ہماری لغزشوں کو معاف فرمائے اور ہمیں بھی ان لوگوں میں شامل فرمائے جو فتح اور کامرانی کے نظارے دیکھنے والے ہوں گے۔ پس آج ہمیں اس جمعہ میں یہ عہد کرنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں روزے کے ساتھ اس جمعہ کی عبادت کی توفیق عطا فرمائی ہے تو ہم اس مقصد کو سب سے پہلے اپنے اوپر لاگو کرنے والے بنیں جس کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام آئے تھے اور اس کے لئے اپنی تمام برائیوں اور بدیوں کو نیکیوں میں بدلنے کی کوشش کریں۔ تمام ناپاکیوں کو پاکیوں میں بدلنے کی کوشش کریں۔

پس یہ تھوڑا سا وقت جو روزے کے اختتام اور رمضان کے اختتام میں اور جمعہ کے اختتام میں رہ گیا ہے اس میں ذکر الٰہی سے اپنی زبانیں تر رکھیں۔ بقیہ وقت اس بات کو ذہن میں رکھ کر اس کی جگالی کریں کہ ہم نے رمضان میں جو نیکیوں کی کوشش اور عبادات کی کوشش، اللہ کے بندوں کے حقوق ادا کرنے کی کوشش کی ہے، مالی قربانیوں کی کوشش کی ہے۔ تحریک جدید اور وقف جدید کے وعدے پورے کرنے کی ان دنوں احمدی بہت کوشش کرتے ہیں تو ان تمام اعمال اور ان نیکیوں کو اس جمعہ کی برکت سے اللہ تعالیٰ قبول فرمالے۔ اے اللہ! ہمیں اب ان عبادتوں، ان دعاؤں، ان نیکیوں، ان حقوق کی ادائیگیوں میں ہمیشہ قائم رہنے کی توفیق عطا فرما۔ ہمار آئندہ ہر کام اور ہر عمل تیری رضا کا حصول ہو جائے جس کی برکات سے تُو ہمیشہ ہمیں متمتع فرماتا رہے۔ ہمیں ان انقلابات کے نظارے دکھانا جن کا وعدہ تُو نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کیا ہے۔ اپنے پیار کرنے والے اللہ سے ہم امید رکھتے ہیں کہ یہ دعائیں جب ہر ایک احمدی کے دل سے آج کے دن یکجائی صورت میں اُبل کر نکلیں گی تو ہر دل سے نکلی ہوئی دعا کا یہ سَوتا لاکھوں کروڑوں سَوتوں کی صورت میں جمع ہو کر اس تیز بہاؤ والے دریا کی صورت اختیار کرلے گا جس کے سامنے آیا ہوا ہر گند صاف ہو جاتا ہے۔ ایک دوسرے کی دعاؤں کی مدد سے ہمارے دلوں کے میل اسی طرح دھلتے چلے جائیں۔ پس آج کی دعاؤں کو اس شفاف پانی کے دھارے کی صورت بنادیں، یہ شفاف پانی کا دھارا جو اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے بنایا گیا ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں سے ہی بنتا ہے اور بنے گا اللہ تعالیٰ کے فضلوں سے فیض پاتے ہوئے ہمارے دلوں کی کدورتوں اور میلوں کو مزید دھوتا چلا جائے گا اور ہم نیکیوں پر دوام اختیار کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی مزید رضا اور اس کا قرب پانے والے بنتے چلے جائیں اور قبولیت دعا کے نظاروں کو دیکھنے والے ہوں۔ دلوں کی پاکیزگیوں کو دیکھنے والے ہوں۔ اللہ تعالیٰ کے پیار کو دیکھنے والے ہوں۔ دشمن سے اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آنے والے ہوں اور اپنے آخری مقصد یعنی اللہ تعالیٰ کی حکومت اپنے دلوں میں بھی اور دنیا کے دلوں میں بھی قائم کرنے والے ہوں۔ اللہ کے پیارے رسول ﷺ کے دین کا جھنڈا جو اس زمانے میں مسیح موعودؑ کے سپرد کیا گیا ہے اسے اس جمعہ کی برکات سے تمام دنیا میں لہراتا ہوا دیکھنے والے ہوں۔ اللہ تعالیٰ کے اس وعدے کو پورا ہوتا ہوا دیکھیں کہ دینِ واحد پر اس مسیح موعودؑ نے اب جمع کرنا ہے۔

پس یہ جمعہ جو دائمی برکات کا حامل ہے اور برکات سے فیضیاب کرنے والا ہے اللہ تعالیٰ ہمیں اسے دیکھنے اور پانے کی توفیق عطا فرمائے۔ بعید نہیں کہ ہماری دعاؤں کے دوران اس وقت بھی ہمیں وہ گھڑی میسر آ گئی ہو جو قبولیت دعا کی گھڑی ہوتی ہے۔ خدا کرے ایسا ہی ہو۔ رمضان کے آخری دن میں خاص طور پر ہر بیمار، مجبور، ضرورتمند کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔ تمام دین کی خدمت کرنے والوں کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔ تمام واقفین زندگی کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔ وہ بچے جن کے والدین نے، بچوں نے خود اپنے آپ کو وقف کیا ہے ان کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں اللہ تعالیٰ انہیں اپنے عہد نبھانے کی توفیق عطا فرمائے۔ مالی قربانی کرنے والوں کو دعاؤں میں یاد رکھیں۔ امتِ مسلمہ کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔ تمام انسانیت کو دعاؤں میں یاد رکھیں کہ اللہ تعالیٰ ہر تکلیف اور تباہی سے ان سب کو بچائے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے خطبہ ثانیہ کے دوران فرمایا:

اس وقت مَیں ایک ذکر کرنا چاہتا ہوں جیسا کہ ہمارے میں سے اکثریت کو پتہ ہے کہ ہمارے ایک فدائی کارکن، بڑے فدائی احمدی مکرم ملک خلیل الرحمٰن صاحب 5 / اکتوبر کو گزشتہ جمعہ وفات پا گئے تھے۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ۔ بڑے پرانے جماعت کے خدمت کرنے والے کارکنوں میں سے تھے۔ جب ایم ٹی اے شروع ہوا ہے اس وقت حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے خطبات، تقریروں اور درسوں کا انگریزی میں ترجمہ کرتے رہے۔ پھر میرے بھی خطبات اور تقریروں کے ترجمے انہوں نے کئے۔ اور گزشتہ جمعہ کو بھی جمعہ پر جانے کے لئے تیار ہو کر بیٹھے تھے کہ مسجد جا کر ترجمہ کا فرض ادا کرنا ہے لیکن اسی دوران ان کو ہارٹ اٹیک ہوا اور جانبر نہ ہو سکے۔ پہلے تو پتہ بھی نہیں لگ رہا تھا کہ تکلیف کیا ہے۔ شام کے وقت پتہ لگا کیونکہ اس وقت وہ گھر میں اکیلے تھے۔ اکثر اعتکاف بیٹھا کرتے تھے۔ بڑے دعا گو تھے اور اعتکاف میں جو بڑا اہتمام کیا جاتا ہے، عام طور پر لوگ بڑے بڑے بستر لے کر آتے ہیں، وہ ایک رضائی یا لحاف لے آتے تھے اور بغیر تکیہ کے اس کو آدھے کو نیچے بچھا لیا کرتے تھے اور آدھے کو اوپر۔ یہ ان کے بعض ساتھیوں نے بتایا۔ بستر کا کوئی خاص اہتمام نہیں ہوتا تھا کہ مسجد میں اگر آئے ہیں اور دعا کے لئے آئے ہیں تو زیادہ وقت دعاؤں میں ہی گزرے اور درود شریف بڑی کثرت سے پڑھا کرتے تھے۔ یہ ان کے ساتھ بیٹھے ہوئے اعتکاف میں ان کے ایک دوست نے بتایا۔ پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جو نظم ہے کہ "اے خداوند من گناہم بخش" ہر وقت ترنم سے پڑھتے رہتے تھے، گنگناتے تھے۔ ان کے ایک دوست نے لکھا ہے کہ انہوں نے کہا جب حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے نفس مطمئنہ پر ایک خطبہ دیا تھا یا درس میں بیان فرمایا تھا تو جب سے مَیں نے سنا ہے مَیں تو اس وقت سے اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کرتا ہوں کہ نفس مطمئنہ نصیب ہو جائے۔ اور علاوہ ترجمہ کی خدمت کے شروع میں قائد خدام الاحمدیہ بھی رہے اور اس کے علاوہ نیشنل سیکرٹری سمعی بصری تھے۔ سیکرٹری تعلیم تھے۔ ریجنل ناظم انصار اللہ بھی رہے۔ ریڈنگ جماعت کے صدر کے طور پر خدمات ادا کرتے رہے۔ اور گزشتہ سال ان کو یہاں یوکے میں جماعت احمدیہ کے پریس سیکرٹری کا کام بھی مَیں نے سپرد کیا تھا۔ بڑی خوش اسلوبی سے انہوں نے اس کو نبھایا اور ان کے ساتھ کام کرنے والے ایک نوجوان نے مجھے لکھا کہ باوجود اس کے کہ مَیں ناتجربہ کار تھا، نوجوان تھا لیکن جب بھی مَیں نے ان کو کوئی مشورہ دیا تو بڑی عاجزی سے اس کو سنتے تھے۔ کبھی یہ نہیں کہا کہ تم کون ہو مشورہ دینے والے۔ اگر بہتر ہوتا تھا تو قبول کر لیتے تھے نہیں تو بڑی حکمت سے سمجھا دیا کرتے تھے کہ اس میں یہ یہ نقصانات ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو غریق رحمت کرے، ان کے درجات بلند فرمائے۔ ان کی اولاد کو بھی ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے اور سب کو صبر عطا فرمائے۔

انفاق فی سبیل اللہ کی اہمیت و برکات

(الحاج کریم ظفر ملک ابن مولوی ظہور حسین صاحب مجاہد بخارا وروس) (قسط:1)

تاریخ اسلام سے واقف لوگ بخوبی جانتے ہیں کہ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ نے قرآنی ارشادات یعنی زکوٰۃ وصدقات کے علاوہ بھی وقتاً فوقتاً حسب حالات وضرورت مالی تحریکات صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کے سامنے رکھی ہیں اور یہی طریق خلفائے راشدین کا بھی رہا ہے اور یہی ارشادات وتحریکات اسلام کے مالی ومعاشی نظام کا حصہ بن گئیں اور اس طرح نظام بیت المال رائج ہوا۔ چنانچہ سنت نبوی ﷺ کے تابع حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی مبائعین کو اس بات کا پابند بنا دیا ہے کہ وہ دین اسلام کی اشاعت کے لیے مالی قربانیوں میں حسب مقدور حصہ لیں۔

چنانچہ آپ کا ارشاد ہے:

''ہر ایک شخص جو اپنے تئیں بیعت شدوں میں داخل کرتا ہے اس کے لیے اب وقت ہے کہ اپنے مال سے بھی اس سلسلہ کی خدمت کرے۔ جو شخص ایک پیسہ کی حیثیت رکھتا ہے وہ سلسلہ کے مصارف کے لیے ماہ بہ ماہ ایک پیسہ دیوے اور جو شخص ایک روپیہ ماہوار دے سکتا ہے وہ ایک روپیہ ماہوار ادا کرے...... ہر ایک بیعت کنندہ کو بقدر وسعت مدد دینی چاہیے تا خدا تعالیٰ بھی انہیں مدد دے...... عزیزو یہ دین کے لیے اور دین کے اغراض کے لیے خدمت کا وقت ہے۔ اس وقت کو غنیمت سمجھو کہ پھر کبھی ہاتھ نہیں آئے گا۔'' (کشتی نوح)

اس کے علاوہ آپ نے تقسیم دولت کے نظریے کو عمدہ، مناسب اور اعلیٰ طریق پر لانے کے لیے ''نظام الوصیت'' کو جاری فرمایا۔ اس نظام کے تحت ہر وصیت کنندہ کو اپنی آمد اور جائیداد کا کم از کم 1/10 حصہ اور زیادہ سے زیادہ 1/3 حصہ اشاعت اسلام کے لیے دینا لازمی ہے۔ نیز جزوقتی تحریکات جو آپ کی طرف سے اور آپ کے خلفائے کرام کی طرف سے ہوئیں اور آئندہ بھی ہوتی رہیں گی ہمارے مالی نظام کا حصہ ہیں اور حصہ بنتی رہیں گی۔ انشاء اللہ۔ پس جماعت احمدیہ کا مالی نظام دراصل اسلامی مالی نظام کی ہی تجدید ہے۔ مبارک ہیں وہ لوگ جو اس نظام کو مضبوط کر رہے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں صدق دل سے خرچ کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ایسے ہی لوگوں کے بارہ میں فرمایا ہے کہ **وممارزقنھم ینفقون**. کہ میرے مخلص بندے میرے دیئے ہوئے رزق سے گن گن کر نہیں بلکہ بے دریغ خرچ کرتے ہیں۔

حضرت نبی کریم ﷺ نے ایک دفعہ اپنی نسبتی ہمشیرہ حضرت اسماءؓ بنت ابوبکر کو نصیحت فرمائی کہ اللہ کی راہ میں گن گن کر خرچ نہ کیا کرو۔ ورنہ اللہ تعالیٰ بھی تمہیں گن گن کر ہی دے گا۔ اپنی روپوؤں کی تھیلی کا منہ (بخل سے) بند کر کے نہ بیٹھ جانا ورنہ پھر اس کا منہ بند ہی رکھا جائے گا (یعنی اگر کوئی روپیہ اس سے نکلے گا نہیں تو آئے گا کہاں سے؟) جتنی طاقت ہے دل کھول کر خرچ کیا کرو۔ (بخاری)

اللہ تعالیٰ نے قرآن حکیم میں متقیوں کی جو علامات بیان فرمائی ہیں اُن میں نماز اور انفاق فی سبیل اللہ کو بنیادی حیثیت حاصل ہے۔ فرمایا:

يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ O (البقرۃ:4)

یعنی حقیقی اور کامل متقیوں کی علامت یہ ہے کہ وہ نماز بھی پڑھتے ہیں اور خداداد رزق سے خرچ بھی کرتے ہیں۔ نماز جماعت کا تقاضا کرتی ہے جبکہ انفاق فی سبیل اللہ نظام جماعت کے قیام کے لیے مالی سرمایہ فراہم کرنے کی ترغیب دیتا ہے۔ نظام جماعت کے اہتمام و انصرام کے لیے مالی قربانی ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتی ہے۔ کوئی بھی تحریک دینی ہو یا دنیوی مالی قربانی کے بغیر چل نہیں سکتی۔ یہ بات عیاں ہے کہ ''جماعت'' افراد کی شیرازہ بندی کے لیے اُس کے قیام کے لیے مالی قربانی بہت ہی اہم ہے۔ یہی وجہ ہے کہ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے انفاق فی سبیل اللہ کو مومنین محسنین، متقیوں اور نیکوکاروں کے اوصاف میں گردانا ہے۔ جبکہ ادا نہ کرنے والوں کو مشرکین اور منافقین کے زمرہ میں داخل بتایا ہے۔ یہی ایمان کی کسوٹی اور اخلاص کی برہان ہے جیسا کہ صحیح بخاری میں وارد ہے اَلصَّدَقَةُ بُرْهَانٌ کہ اللہ تعالیٰ کے راستے میں خرچ کرنا برہان ہے۔ قرآن کریم کے پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تقاضائے وقت کے تحت مختلف پیرایوں میں مومنین کو انفاق فی سبیل اللہ کی تحریک دہرائی ہے اور یہی بات حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ کی سنت سے بھی عیاں ہے۔ زکوٰۃ، صدقات، عُشر یا خُمس یہ سب اسلامی نظام مالی کے ذرائع ہیں جو اسلامی نظام حیات کے نفاذ کے لیے ضروری ہیں اور اُن کی ادائیگی ایمان کی تکمیل کا ثبوت بھی ہیں۔ قرآن حکیم کو بغور دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ نماز اور زکوٰۃ کے درمیان گہرا ربط ہے۔ دونوں ایک دوسرے کے لیے لازم و ملزوم ہیں۔ شاید اسی وجہ سے قرآن حکیم میں بیس مقامات پر ان دونوں کا اتصال ہے۔ جہاں نماز کا ذکر ہے وہاں ادائیگی زکوٰۃ کا بھی اعادہ ہے۔ دراصل نماز اسلام کا ستون ہے۔ جس نے اس کو قائم کیا اُس نے دین کو قائم کیا۔ جس نے اس کو گرایا اُس نے گویا دین کی پوری عمارت منہدم کر دی اور جہاں تک زکوٰۃ یا انفاق فی سبیل اللہ کا تعلق ہے، یہ اسلام کا پُل ہے جو اس پُل سے پار گزر گیا وہ نجات پا گیا اور جو اِدھر اُدھر ہوا وہ ہلاکت میں جا پڑا۔ چنانچہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ تمہیں نماز ادا کرنے اور زکوٰۃ دینے کا حکم دیا گیا ہے۔ پس جو زکوٰۃ ادا نہیں کرتا اُس کی نماز ہی نہیں ہوتی۔

نماز اور انفاق فی سبیل اللہ کے باہمی ارتباط یعنی اکٹھا بیان کرنے میں یہ راز بھی پنہاں ہے کہ اسلام کی تنظیمی زندگی دو بنیادوں پر قائم ہے۔ ایک روحانی یعنی نماز باجماعت کا ادا کرنا جو کسی مسجد میں امام کے پیچھے ادا کی جاتی ہے۔ دوسرا ''مادی'' یعنی انفاق فی سبیل اللہ جو کسی بیت المال میں جمع ہو کر تقسیم ہو۔ اِن دونوں کی انفرادی حیثیت بھی ہے۔ مثلاً نماز جماعت اور مسجد کے بغیر بھی ادا ہو سکتی ہے لیکن اپنی فرضیت کے بعض مقاصد سے دور ہو جاتی ہے۔ اسی طرح زکوٰۃ بیت المال کے بغیر بھی ادا کی جا سکتی ہے لیکن اس کے وسیع تر مفاد فوت ہو جاتے ہیں اور اس طرح نظام کے درہم برہم ہو جانے کا اندیشہ ہے۔ چنانچہ یہی وجہ تھی کہ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں جب بعض قبیلوں نے یہ کہا کہ وہ زکوٰۃ بیت المال میں جمع نہیں کرائیں گے بلکہ خود تقسیم کریں گے تو آپؓ نے ان کی یہ تجویز قبول نہیں کی بلکہ بزور طاقت اُن کو بیت المال میں زکوٰۃ داخل کرنے پر مجبور کیا۔ اگر وہ اُن کو اجازت دیتے تو مسلمانوں کی امامت یعنی خلافت اور جماعت کا سارا نظام پارہ پارہ ہو جاتا۔

بیت المال کی ضرورت واہمیت

اسلام کا منتہائے مقصود خدا کی بندگی کے ساتھ ساتھ مخلوق خدا کی ہمدردی اور غمگساری بھی ہے۔ جس کو عرف عام میں مذہب کی اصطلاح میں حقوق اللہ اور حقوق العباد کے ناموں سے جانا جاتا ہے۔ ایک مسلمان جدھر خدا کے حضور عاجزانہ طور نماز ادا کرنے کے لیے کھڑا ہو جاتا ہے اُدھر اُس کو اپنے غریب بے سہارا، مظلوم و مقہور، بیوگان اور یتامیٰ کی دستگیری، چارہ گری، خبرگیری اور امداد کے لیے ہمہ وقت کمربستہ رہنا چاہیے۔ یہی سنت ہے ہمارے آقائے مکی و مدنی ﷺ کی۔ آپؐ بعثت سے پہلے جدھر غارِ حرا میں چھپ کر یادِ خدا میں محو رہتے تھے اُدھر بیکس ولاچار انسانوں کی دستگیری بھی فرمایا کرتے تھے۔ چنانچہ بعثت کے وقت حضرت خدیجۃ الکبریٰؓ نے آپ کو اطمینان دلاتے ہوئے کہا کہ خدا کی قسم وہ آپؐ کو کبھی ضائع نہیں کرے گا کیوں کہ آپ قرابت داروں کا حق ادا کرتے ہیں، قرض داروں کا قرض ادا کرتے ہیں، غریبوں اور بے سہاروں کی مدد کرتے ہیں، مہمانوں کی مہمانی کرتے اور حق بات کی تائید کرتے ہیں۔

پس آج بھی یہی چیز ہماری کامیابی اور نجات کے لیے ضمانت ہے کہ اللہ تعالیٰ کے راستے میں حسب استطاعت پورے شرح وبسط کے ساتھ خرچ کریں۔ ایسے ہی لوگوں کو اللہ تعالیٰ ضائع نہیں کرتا۔

غرض زکوٰۃ اور مالی خیرات کسی نہ کسی رنگ میں اسلام میں ابتداء سے ہی جاری ہے اور وقت کی مناسبت کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ نے قرآن حکیم میں احکامات اس بارہ میں نازل کیے اور حامل شرع سیدنا حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ اُن احکامات کو اپنے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کو سناتے رہے اور صحابہ کرام نے بھی وفا کا ایسا نمونہ دکھایا جو رہتی دنیا تک ہمارے لیے مشعل راہ ہے۔ ایسے بھی بعض صحابہؓ تھے جو نان شبینہ کے محتاج گزرے ہیں لیکن انہوں نے آنحضور ﷺ سے اس رنگ میں وفا کی کہ بازاروں میں جا جا کر بوجھ اٹھایا اور جو کچھ میسر آیا سارے کا سارا آپ کے قدموں میں لا ڈالا۔ حضور انور ﷺ کی پکار سے جب سرزمین عرب گونج اٹھی تو سعید روحیں آگے بڑھیں۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا آگے بڑھیں، حضرت ابوبکر صدیقؓ آگے بڑھے، حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ آگے بڑھے، حضرت زید بن حارثہ آگے بڑھے، حضرت بلال، صہیب رومی، خباب، عمار، عمر وعثمان رضوان اللہ تعالیٰ علیہم آگے بڑھے۔ جنت کے خریداروں کی یہ قطار بہت لمبی ہو گئی اور اب تک اس کی لمبائی بڑھ رہی ہے۔ سچ فرمایا اللہ تعالیٰ نے اِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰى مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنْفُسَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ بِاَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ (التوبہ:111) کہ اللہ تعالیٰ نے مومنوں سے اُن کی جانیں اور اموال جنت کے بدلے میں خرید لیے ہیں۔

آنحضور ﷺ کا انفاق فی سبیل اللہ اور اس سلسلہ میں آپؐ کے ارشادات:

آنحضرت ﷺ کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ آپؐ نے اسلامی تعلیم کے مطابق اللہ تعالیٰ کی راہ میں بے دریغ اپنے اموال خرچ کرنے کا بہترین نمونہ دیا ہے۔ ہمارے سید ومولیٰ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے اخلاق حضرت عائشہؓ کی روایت کے مطابق عین قرآن شریف کے مطابق تھے اور بلاشبہ آپؐ کی پاکیزہ سیرت انفاق فی سبیل اللہ کے بارہ میں قرآنی تعلیم کی بہترین عکاسی کرتی ہے۔ رسول کریم ﷺ نے تنگی اور فراخی کے دونوں زمانے دیکھے جن میں آپؐ کے اخلاق کھل کر دنیا کے سامنے آئے۔ دونوں زمانوں میں ہی ہمیشہ آپؐ کی کیفیت ایسے مسافر کی سی رہی جو کچھ دیر کسی درخت کے نیچے آرام کرنے اور ستانے کے لیے ٹھہرتا ہے اور پھر اسے چھوڑ کر آگے روانہ ہو جاتا ہے۔ عارضی

دنیا اور اس کے اموال سے آپؐ کو چنداں رغبت نہ تھی۔ (بخاری)

نبی کریم ﷺ اپنے اہل خانہ اور صحابہ کی بھی اسی انداز میں تربیت فرماتے تھے۔ ایک دفعہ صحابہؓ کی مجلس میں ان سے مخاطب ہو کر فرمایا تم میں کوئی ایسا بھی ہے جسے (اپنے بعد میں ہونے والے) وارث کا مال اپنے مال سے زیادہ عزیز اور پیارا ہو۔ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہؐ! ہم میں سے کوئی بھی ایسا نہیں جسے اپنا مال زیادہ پیارا نہ ہو۔ آپؐ نے فرمایا تو پھر یاد رکھو تمہارا اصل مال وہی ہے جو خدا کی راہ میں خرچ کر کے آگے بھجوا چکے ہو جو پیچھے باقی رہ گیا وہ وارثوں کا مال ہے۔ (بخاری)

ایک دفعہ نبی کریم ﷺ نے ایک بکری ذبح کروائی اور اس کا گوشت غرباء میں تقسیم کروایا اور بعد میں پوچھا کہ کیا اس گوشت میں سے کچھ باقی بچا ہے۔ گھر والوں نے جواب دیا کہ سارا تقسیم کر دیا گیا ہے۔ اپنے لیے تھوڑا سا بچا ہے۔ فرمایا جو تقسیم کر دیا دراصل وہ بچ گیا ہے۔ (کہ اس کا اجر محفوظ ہو گیا) اور جو بچ گیا ہے سمجھو کہ یہ ضائع ہو گیا۔ (ترمذی)

مدینہ میں رسول اللہؐ کے پاس بحرین سے مال آیا تو فجر کی نماز میں کثرت سے لوگ آئے۔ فرمایا میں تمہارے بارے میں فقر و غربت سے خائف نہیں ہوں بلکہ مجھے اندیشہ یہ ہے کہ دنیا تم پر فراخ کر دی جائے گی پھر تم کہیں پہلی قوموں کی طرح آپس میں مقابلے کرنے نہ لگ جاؤ اور اُن کی طرح تمہارا انجام نہ ہو۔ (بخاری)

مال سے بے رغبتی کے بارہ میں رسول کریم ﷺ کے رجحان اور قلبی کیفیت کا اندازہ اس بیان سے ہو سکتا ہے فرمایا:

''اگر میرے پاس اُحد کے برابر بھی سونا آجائے تو مجھے خوشی اس میں ہوگی کہ اس پر تیسرا دن چڑھنے سے پیشتر اللہ کی راہ میں اسے خرچ کر دوں اور ضرورت سے زائد ایک دینار بھی بچا کے نہ رکھوں اور سارا مال خدا کی راہ میں دل کھول کر یوں خرچ کر دوں اور لٹا دوں۔ آپؐ نے دائیں بائیں اور آگے پیچھے ہاتھوں کے اشارے کر کے بتایا۔ پھر فرمایا کہ جو لوگ زیادہ مالدار ہیں قیامت کے دن وہ گھاٹے میں ہوں گے۔ سوائے ان کے جو اس طرح دائیں بائیں آگے اور پیچھے خدا کی راہ میں خرچ کرتے ہیں مگر ایسے لوگ بہت تھوڑے ہیں۔ (بخاری)

رسول اللہ ﷺ اپنے صحابہ میں بھی یہی روح پیدا فرمانا چاہتے تھے۔ آپؐ فرماتے تھے کہ قابل رشک ہے وہ انسان جسے اللہ تعالیٰ نے مال عطا فرمایا اور پھر اس کے برمحل خرچ کرنے کی غیر معمولی توفیق اور ہمت بخشی۔ (بخاری)

صحابہ کرامؓ کی بے مثال قربانیاں:

جنت کے ان خریداروں میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی تھے۔ آپ تجارت کرتے تھے۔ جب مسلمان ہوئے تو اس وقت اُن کے پاس چالیس ہزار درہم تھے جو اس زمانے میں بہت بڑی رقم تھی لیکن مسلمان ہوئے تو یہ ساری رقم اللہ تعالیٰ کے راستے میں خرچ کر دی اور بعد میں تاحین حیات سب سے زیادہ قربانیاں کرنے والے تھے۔

ایک جنگ کے موقعہ پر سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے مالی قربانی کی تحریک فرمائی تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اپنے گھر کا سارا مال لے کر حاضر ہو گئے۔ آنحضور ﷺ نے دریافت فرمایا کہ ابوبکر گھر میں بھی کچھ چھوڑ آئے ہو تو انہوں نے عرض کی یا رسول اللہ گھر میں اللہ اور اللہ کے رسول کی محبت کے سوا کچھ نہیں چھوڑ کر آیا یعنی سارا مال محبت الٰہی اور محبت رسول کی وجہ سے حاضر خدمت کر دیا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اخلاص میں ان سے کم نہ تھے۔ انہوں نے یہ خیال کیا کہ آج قربانی کے معاملہ میں ابوبکر سے بازی لے جاؤں گا۔ وہ اپنے گھر کا نصف مال و متاع لے کر حاضر ہوئے اور خدمت رسول ﷺ میں پیش کر دیا مگر بعد میں ان کو معلوم ہوا کہ آج بھی ابوبکر ان پر بازی لے گئے ہیں۔ یہ وہ روح تھی خدا کی راہ میں قربانی کرنے کی جو حضرت محمد ﷺ نے اپنے صحابہ میں پیدا کر دی تھی۔

غریب صحابہؓ کا یہ حال تھا کہ ایک صحابی ایک یہودی کے کنوئیں پر پانی نکال نکال کر اس کی کھیتی کو دن بھر سیراب کرتے رہے۔ اس نے اجرت میں جو کھجوریں دیں وہ لاکر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پیش کر دیں اور اس مالی قربانی کے ذریعہ رضاء الٰہی حاصل کرنے کی کوشش کی۔

مفسرین حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضورؐ نے فرمایا جب آیت مَنْ ذَا الَّذِيْ يُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا فَيُضٰعِفَهٗ لَهٗ (البقرہ: 246) (یعنی ہے کوئی جو اللہ تعالیٰ کو قرض حسنہ دے اور اللہ تعالیٰ اس کو واپس بڑھا چڑھا کر دے) نازل ہوئی تو حضرت ابوالدرداء انصاریؓ نے کہا یا رسول اللہ ﷺ کیا اللہ تعالیٰ ہم سے قرض طلب فرماتا ہے؟ آپؐ نے فرمایا ہاں اے ابوالدرداء، انہوں نے جواباً کہا یا رسول اللہ اپنا ہاتھ دیجئے۔ چنانچہ انہوں نے آنحضور ﷺ کے دستِ مبارک کو ہاتھ میں لے کر عرض کیا حضور! میں نے اپنا باغ اللہ تعالیٰ کو قرض دیا۔ ابن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ باغ میں چھ صد درختان کھجور تھے اور اُن کے بیوی بچے اسی باغ میں رہائش پذیر تھے۔ وہ سیدھے باغ میں آئے اور آواز دی اے ابودرداء کی ماں! اُس نے جواباً لبیک کہا۔ انہوں نے کہا بچوں کو لے کر باغ سے نکل آؤ کیونکہ میں نے یہ باغ اللہ تعالیٰ کو قرض دے دیا ہے۔ یعنی راہ خدا میں صرف کیا ہے۔

(بحوالہ اسلام اور معاشی نظام)

سبحان اللہ! کیا شان تھی اصحاب رسول ﷺ کی۔ صحابہ کرام کی یہ دلکش ادائیں ایمانوں کو تازگی دینے اور دلوں کو گرما دینے والی ہیں۔ دیکھیں ایک طرف وہ ارشاد الٰہی وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ کے تحت اپنے پروردگار کی بڑائی کرتے نہ تھکتے تھے تو دوسری طرف خرچ کرنے کے راہ خدا میں نرالے طور طریق انہوں نے اپنا لیے تھے۔

حضرت ابوطلحہ انصاری رضی اللہ عنہ اپنے باغ میں نماز پڑھ رہے تھے کہ ایک خوبصورت چڑیا نے سامنے آکر چہچہانا شروع کیا۔ حضرت ابوطلحہ دیر تک ادھر اُدھر دیکھتے رہے۔ پھر جب نماز کا خیال آیا تو رکعت یاد نہ رہی۔ دل نے کہا کہ اس باغ نے فتنہ برپا کیا ہے۔ یہ سوچ کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور تمام واقعہ بیان کیا اور عرض کی کہ یا رسول اللہ ﷺ یہ باغ میں اللہ تعالیٰ کے راستے میں نذر کرتا ہوں۔ اس طرح انہوں نے اپنا باغ فی سبیل اللہ دے دیا۔

نظام بیت المال کا قیام:

۸ھ کی بات ہے کہ فتح مکہ کے ساتھ ہی تمام عرب مسلمان شیرازہ بند ہو گئے اور وہ الٰہی نظام جو اسلام کے پیش نظر تھا اس کے لیے راستہ ہموار ہو گیا۔ ایسے وقت میں اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب بندے سیدنا و مولانا حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا خُذْ مِنْ اَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيْهِمْ بِهَا (التوبہ: 103) یعنی اے میرے محبوب اُن کے اموال میں سے صدقہ (زکوٰۃ) وصول کر تا کہ اس طرح تو انہیں پاک کرے گا اور ان کا تزکیہ کرے گا۔

چنانچہ اگلے سال محرم ۹ھ کو زکوٰۃ کے تمام قواعد و ضوابط مرتب ہوئے اور تمام عرب میں محصلین اور عاملین مقرر کیے گئے۔ اس طرح باقاعدہ ایک بیت المال کی صورت پیدا ہوئی۔ صدقہ و خیرات کا حکم اسلام میں ابتداء سے ہی تھا لیکن بیت المال بننے کے بعد تمام اقسام خیرات جن میں زکوٰۃ، صدقات، عُشر نیز دیگر جزوقتی تحریکات کی رقوم سب بیت المال میں جمع ہوتیں اور منتظمین بیت المال اُن اموال کو حسب مشورہ حاکم یا امیر کمزوروں، ضرورت مندوں، یتامیٰ، غرباء، مفلسین، محاصلین، عاملین، شیرازہ بندی کے قیام اور اُس کے اصولوں کی آبیاری کے لیے۔ تعمیر و ترقی کے لیے اور دیگر علمی و تعلیمی ضروریات کی بجا آوری کے لیے خرچ کیے جاتے رہے۔

چنانچہ اس سلسلے میں آنحضرت ﷺ کا طریق مبارک حدیث ہذا سے واضح ہے کہ آپ نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو یمن بھیجتے وقت یہ فرمایا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں پر صدقہ یعنی زکوٰۃ فرض کیا ہے جو دولتمندوں سے لے کر فقراء و مساکین کو دیا جاتا ہے۔ پس تم دولت مندوں کو اس کے ادا کرنے کا حکم دینا۔'' اس حدیث سے واضح ہو جاتا ہے کہ وصول کرنے والا وصول کرے اور ایک تقسیم کرنے والا اُس مال کو مستحقین میں تقسیم کرے۔ شیخ الاسلام حافظ ابن حجر فتح الباری شرح بخاری میں مذکورہ بالا حدیث کی شرح کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اس حدیث سے استدلال کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ حاکم وقت ہی زکوٰۃ کی وصولی اور اس کی تقسیم کاری کا ذمہ دار ہوتا ہے۔ خواہ یہ کام خود کرے یا کسی کے ذریعہ کرائے اور جو شخص زکوٰۃ دینے سے انکار کرے اُس سے جبراً لے۔

اسوۂ صحابہ کرامؓ:

سہل ابن ابوصالح اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ میرے پاس کچھ مال جمع ہو گیا جو نصاب کو پہنچ گیا تھا۔ میں نے سعد ابن ابی وقاص، ابن عمر، ابوہریرہ اور ابوسعید خدری رضوان اللہ تعالیٰ علیہم سے دریافت کیا کہ کیا میں اسے خود تقسیم کردوں یا حاکم وقت کے حوالے کردوں۔ سب نے مجھے حکم دیا کہ حاکم وقت کے حوالے کردو۔ اور کسی نے بھی مختلف بات نہیں کی۔ ایک روایت میں ہے کہ میں نے اُن سے کہا یہ حاکم وقت جو کچھ کرتا ہے آپ جانتے ہیں۔ (یہ واقعہ بنوامیہ کے عزیز کا ہے) تو کیا میں ایسے لوگوں کو زکوٰۃ دے دوں۔ اُن سب نے کہا ہاں دے دو۔ اس حدیث کو سعید بن منصور نے اپنی مسند میں روایت کیا ہے۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اپنی زکوٰۃ اپنے اولی الامر کے حوالے کردو۔ اُن میں سے جو اُس کا صحیح استعمال کرے وہ اپنے ہی لیے بہتر کرے گا اور جو اس کا غلط استعمال کرے گا اس کا وبال اسی پر ہوگا۔

غرض آنحضرت ﷺ نے تکمیل بیت المال کے ساتھ اُس آسمانی نظام کی بھی تکمیل فرمائی جس کی پہلی اینٹ حضرت آدم علیہ السلام کے ہاتھوں رکھی گئی تھی اور آپؐ کے صحابہ کرام نے صدق و وفا کا ایسا اعلیٰ نمونہ دکھایا جس کی نظیر تاریخ مذاہب عالم پیش کرنے سے قاصر ہے۔ الٰہی نوشتوں کے مطابق دین اسلام پر آخری زمانہ میں ضعف کا آنا مقدر تھا اور یہی وہ زمانہ تھا جس میں مسیح موعود و مہدی مسعود علیہ السلام کا نزول بھی ہونا تھا تا کہ اُس آسمانی نظام جس کی تکمیل آنحضرت ﷺ کی بعثت اولیٰ میں ہوئی اُس کی کامل اشاعت آپ کی بعثت ثانیہ میں ہو۔ (جاری) ☆☆☆

اُذکروا موتاکم بالخیر

پیاری امی جان کا ذکر خیر

(امۃ الباسط ایاز لندن)

آج مجھے اپنی پیاری امی جان کی یاد میں کچھ لکھنے کے لئے بہت عزیزوں ، پیاروں اور سہیلیوں نے بار بار کہہ کر قلم ہاتھ میں تھما دیا ہے کہ ضرور کچھ نہ کچھ لکھوں ۔ مگر آج نہ جانے کیوں یہ قلم بھی ہاتھ میں بھاری اور لکھنے میں اٹک اٹک جاتا ہے ۔ دل پُر غم کا بوجھ اور آنکھوں سے برستا پانی لکھا ہؤا مٹا دیتا ہے مگر جب میں تلاوت کرتے ہوئے اس آیت پر پہنچی:

: اَلَا بِذِکْرِ اللّٰہِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوبُ:

تو میرے ذہن میں ایک جھٹکا سا محسوس ہؤا کہ تم کیوں غمگین ہوتی ہو اپنی پیاری امی جان کی زندگی پر غور کرو ان کی خوبیوں کو اپناؤ اور ان کے نیک اطوار اور تقویٰ کی باتیں یاد کرو اور اللہ کا شکر کرتے ہوئے ان کے بلند درجات کے لئے دعائیں کرو اور کثرت سے اللہ کے ان فضلوں کو یاد کرو جو خدا نے ان پر کئے اور تمہیں ان سے وافر حصہ ملا وہ دعاؤں کا خزانہ چھوڑ گئی ہیں تم اسے سنبھالو اور اپنے بچوں میں ان کی خوبیوں کو اجاگر کرنے کی کوشش کرو۔

امی جان ۴ر اپریل ۱۹۱۲ء کو سرگودھا میں پیدا ہوئیں اٹھارہ سال کی عمر میں ہمارے ابا جانؓ سے شادی ہوئی ۔ شادی کے چھ ماہ بعد ابا جانؓ بطور مبلغ انچارج بلاد عربیہ بھجوائے گئے ۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے عہد خلافت میں جبکہ سفر بحری جہاز میں ہوا کرتا تھا اور خطوط کے ذریعہ ہی پہنچنے کی اطلاع ہفتوں اور مہینوں کے بعد ملا کرتی تھی اس نئی نویلی دلہن (ہماری امی جان) کو سسرال میں ہماری دادی جان مرحومہ دو پھوپھو جان اور تین چچا جان کے علاوہ ہماری پہلی والدہ سے ہمارے تین بڑے بھائی بہن بھی دل بہلانے کے لئے موجود تھے ۔ امی جان بتایا کرتی تھیں کہ مَیں کبھی کبھی اکیلے میں بیٹھ کر تمہارے ابا جان کو یاد کرتی تھی اور خط بھی لکھا کرتی تھی حالانکہ جلد واپسی کا کوئی امکان نہ تھا گھر کے کام کاج میں مصروف رہتی اور اپنے میکے میں بھی بہت کم جاتی تھی ایسے کرتے کرتے آخر پانچ سال کے بعد ابا جان کی فلسطین سے واپسی ہوئی گویا اب نئے سرے سے گھر کی رونق بڑھی ۔ دادی جان اکثر بیمار رہنے لگیں گویا اب وہ واپسی کے سفر کی طرف مائل ہوتی دکھائی دے رہی تھیں کہ اللہ نے ان کو ایک اور پوتے سے نوازا یعنی بھائی جان عطاء الکریم شاہد پیدا ہوئے بھائی جان ابھی چھ ماہ کے ہی تھے کہ دادی جان اس جہان سے رخصت ہوگئیں ۔ امی جان بتاتی تھیں کہ اب تو گھر کی تمام تر ذمہ داری ان پر ہی آن پڑی ۔ بڑ گھرانہ اور محدود اخراجات، گزارہ بڑی مشکل سے ہوتا تھا مگر صبر و شکر کا دامن تھامے زندگی کی گاڑی چلتی رہی دو چچا جان مبلغ بن گئے ایک چچا عنایت اللہ سنگاپور چلے گئے اور دوسرے چچا جان عبد الغفور جاپان بھجوائے گئے دونوں پھوپھوؤں کی شادیاں اور چچاؤں کی بھی ہماری امی جان نے ہی کیں ۔ بتایا کرتی تھیں کہ ان کو خدا نے کسی قسم کا لالچ یا حسد والا نہیں بنایا تھا ۔ طبیعت میں قناعت اور سادگی اور طبیعت میں حلیمی اور نرمی تھی اپنا حق چھوڑ کر خوش ہوتی تھیں کبھی گلا شکوہ دل میں نہ لاتی تھیں پھر بھی جب جوں جوں ہم آنے لگے یعنی امی جان کے اپنے بچے مجھ سے بڑے دو بھائی اور ایک چھوٹے عطاء المجیب راشد اور ایک بہن چھوٹی تھی اور جبکہ پارٹیشن کا واقعہ ہوا تب سے مجھے کچھ کچھ یادیں اپنی یاد سے آرہی ہیں جو میں نے اپنی پیاری امی جان کی خوبیوں اور صلاحیتوں کو ابھرتے دیکھا اور اس صبر و رضا کی پتلی کے اعلیٰ نمونہ سے حصہ پایا ۔ اس کو تحریر میں لانے کی کوشش کروں گی ۔ پارٹیشن ایک بڑا المیہ تھا احمدیوں کے لئے بالخصوص اور مسلمانوں کے لئے بالعموم ۔ قادیان دار الامان کی حفاظت کے لئے مردوں اور جوان لڑکوں کو دار المسیح کی حفاظت کے لئے رہنے کو کہا گیا تھا لہذا مجھے یہ یاد ہے کہ ہمیں ٹرکوں میں بھر دیا گیا کہ گویا ہم زندہ انسان نہیں ۔ گرمی اور جگہ کی قلت کے باعث سانس لینا دشوار تھا اور ہماری امی جان کے ساتھ ہم پانچ بچے تھے اور چھٹا متوقع تھا ۔ پانی پینے کے لئے ایک گلاس بھی پاس نہ تھا کوئی مشکیزے والا پانی لاتا تو دونوں ہاتھ جوڑ کر پانی بغیر گرائے پینے کو کہا جاتا ۔ چند گھونٹ کے بعد اگلے بچے کو پانی دیا جاتا یوں یہ کٹھن سفر قادیان سے پشاور تک کا تھا وہاں آکر ہم کو بتایا گیا کہ تمہاری ایک بہن آگئی ہے مگر جو بہن میں ساتھ لائی تھی وہ ابا جان کو یاد کر کر کے روتی تھی اور بیمار پڑ گئی اس دوران میں ابا جان کی تقرری احمد نگر میں ہوئی جہاں پر جامعہ احمدیہ قائم کیا گیا تھا اور ہمارے ابا جان اس کے پرنسپل تھے ۔ لئیقہ ہماری بہن جو بیمار تو تھی ہجرت کے بعد کے حالات میں پوری طرح دوا اور خوراک نہ ملنے کے باعث مزید بیمار ہوتی گئی اور چھوٹی سی جان کو آخر ایک دن مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ گھر کے صحن میں امی جان مرحومہ نے خود ہی اس کو غسل دے کر اپنے ہاتھوں میں ایسے اٹھا کر جیسے ایک ماں صحت مند بچے کو نہلا کر باپ سے کہتی ہے کہ ذرا اس کو پکڑنا میں ذرا اٹھ کر آتی ہوں اور اس کو کپڑے پہناتی ہوں یہ کہا کہ ”لیں اللہ میاں کی امانت اس کے سپرد کر آئیں ۔ نہ آنکھوں میں آنسو نہ آواز نہ چیخ و پکار بلکہ صبر و رضا کی اس دیوی نے مجھے بھی گلے لگا لیا کہ تم مت رو ؤ اللہ تمہیں اور بہن دے گا اور ادھر ابا جان اس کو لے کر گھر سے باہر چلے گئے جہاں اور بھی بہت سے احباب جنازہ کے لئے ساتھ ہو لئے یہ بہن اڑھائی سال کی تھی۔

ہماری امی جان کو بہت ہی زیادہ قناعت اور شکر کی عادت تھی اور کفایت شعار ہونے کے ساتھ ساتھ بے حد سلیقہ شعار تھیں ۔ صاف دل صاف گو اور ہرگز کسی قسم کا لالچ نہ تھا بلکہ اپنی ضرورت کی چیز اور حتیٰ کہ کھانا بھی بالکل آخر میں کھا لیتی تھیں اور سب کو کھلا کر بہت خوش ہوتیں تھیں ۔ بہت محنت اور مشقت کے کام لیا کرتی تھیں اب جبکہ چند سالوں سے کچن کے کام یا گھر کے کسی کام میں مدد نہ کرسکتی تھیں تو اس بات کو مجھ سے کئی بار اس طرح ذکر کیا کہ باسط اب میں بہت نکمی ہوگئی ہوں کچھ نہیں کرسکتی میرے ہاتھوں سے چیزیں گر جاتی ہیں کیا کروں مگر مجھے محسوس ہوتا ہے میں نے کہا امی جان آپ ایسے کیوں سوچتی ہیں آپ نے تو اتنے بڑے بڑے کام کئے ہیں اور پھر میں نے ان کو یاد کرایا کہ آپ نے ہم سب بہن بھائیوں کو پیدا کیا پالا پوسا ہمارے کپڑے ڈھیروں کی تعداد میں اپنے ہاتھوں سے دھوئے ہمیں کھانا کھلایا دودھ پلایا پھر آپ نے ہمارے ابا جان کی بہت خدمت کی ہے۔ ان کی خدمت میں ایک مثال کے طور پر بات لکھ دیتی ہوں کہ ابا جان کو گرمیوں میں اکثر ہیٹ اسٹروک ہو جایا کرتا تھا جبکہ وہ ظہر اور عصر کی نماز پڑھنے مسجد جایا کرتے تھے خواہ گرمی کی کسقدر شدت کیوں نہ ہو اس کے لئے کسی نے علاج بتایا کہ گاجروں کے ستو باہر سے گھر آنے پر برف میں ڈال کر شہد ملا کر پلایا کریں تو امی جان گاجروں کو بڑی مقدار میں خرید کر ہم بچوں کو ان گاجروں کو کدو کش کرنے کے لئے بڑی بڑی پراتوں میں ڈال کر دیتیں کہ تم کدو کش کرو پھر ان کو تیز دھوپ میں رکھ کر مکھیوں سے بچانے کے لئے ململ کے باریک اور صاف کپڑوں سے ڈھانک کر رکھتیں رات کو اندر لے جاتیں اور صبح کو پھر باہر رکھ کر مسلسل کئی کئی دن کی تیز دھوپ میں سوکھنے کے بعد اس کو مسل کر باریک پاؤڈر کو بوتلوں میں بند کر کے رکھ لیتیں اور اس نسخہ کو بہت مفید پایا ۔ یہ تو تھی چھوٹی مگر آج کل کے لئے بہت بڑی خدمت ہے جو محنت اور جذبہ کے بعد تیار کی جاتی تھی ۔ گھر کو صاف رکھنا ، سنوارنا اور وقت پر کھانا پکا کر کھلانا ان کی پسند کا کھانا ہمارے ابا جان کو کھلانا گویا ان کا فرض اولین تھا ۔ سادہ طبیعت تھی مزاج میں ذرا سختی نہ تھی البتہ غلط بات اگر ہم کرتے تو ابا جان سے شکایت کر کے گویا ہائی کورٹ سے حکم صادر فرما دیا کرتی تھیں ۔ بچوں سے بے حد پیار تھا مگر ایسا نہیں کہ ہم بگڑ جائیں ہمیں بھی ہر حال میں گزارہ کرنا خوش رہنا اور اللہ کا شکر ادا کرنے کی تلقین کرتیں بلکہ اپنے عمل سے اور نمونہ سے کئی چھوٹی چھوٹی باتیں جو مجھے اب بھی یاد آتی ہیں تو میں بچوں کو بھی بتاتی ہوں ۔ مثلاً ابا جان جب کبھی ایک ہفتہ یا زیادہ دن کے لئے سفر پر جاتے تو کچھ رقم گھر کے خرچ کے لئے دے جاتے اور کہہ کر جاتے کہ اللہ برکت ڈالے گا کمی نہ ہوگی سب ٹھیک ٹھیک رہنا اور خدا حافظ کہہ کر چلے جاتے کبھی ہم میں سے کوئی بہن بھائی بیمار اور بخار میں بے ہوش بھی پڑا ہوتا مگر اللہ کے حوالے کر کے چلے جاتے جبکہ گھر میں نہ کوئی فون یا نوکر یا قریبی ڈاکٹر یا حکیم ہی ہوتا تھا ۔ لیکن اللہ پر توکل کرنے والوں پر اللہ کا فضل اور پھر دعائیں جو ساتھ ہوتی تھیں ۔ اس لئے میں نے اپنے والدین کے پاس رہ کر جو سیکھا ، دیکھا اور پایا وہ ایک نعمت عظمیٰ سے کم نہیں ہے ۔ ہماری امی جان کی خوبیوں کو لکھنا ایک چھوٹے سے مضمون میں اور اتنی جلدی لکھنا بہت مشکل اور ناممکن ہے ۔ ایک سادہ مگر روزانہ تربیت اور صفائی کی اہم بات کہ کھانا تازہ پکاؤ اور پہلے مردوں کو دو آخر میں خود کھاؤ اگر کبھی بچ بھی گیا ہے تو دوسرے دن خود بھی وہ کھاتیں اور ہمیں بھی یہ عادت ڈالنے کے لئے کہ بچا ہوا کھانا پہلے ختم کرو پھر تازہ پکا ہوا کھاؤ تا کہ کھانا ضائع نہ ہو جائے ۔ گھر کی صفائی کے لئے جھاڑو پونچھا ، نالیوں میں چونا ڈلوانا اور سفیدی کروانا ، پانی پینے کے لئے مٹکے صراحی اور گھڑے پرانے چھوڑ کر نئے اور صاف ہر سال خریدنے اور ہمیں برتن بھی اتنے اچھی طرح مانجنے سکھائے کہ چمک آجاتی حتیٰ کہ شوز پالش کرنے کے لئے بھی الگ کپڑے رکھواتیں اور پالش کر کے کہتیں کہ اب ان کو دھوپ میں رکھو چمک آجائے گی ۔ سردیوں میں لحاف اور رلائیاں خود اپنے ہاتھ سے سیتیں روئی دھنکوا کر خود نگندے لگاتیں ۔ غرضیکہ گھر کے اخراجات کو بڑے سلیقہ سے چلاتیں اور بوقتِ ضرورت ابا جان کو اپنی بچت کی ہوئی رقم جب لا کر دیتیں تو ہم حیران ہو جاتے اور ہمارے ابا جان یہ کہتے ہوئے ان کو دعا بھی دیتے اور ہمیں کہتے کہ دیکھو تمہاری امی کے ہاتھ میں کتنی برکت ہے جبکہ میں نے تو کبھی ان کو زائد رقم نہیں دی تھی ۔ امی جان کی بے شمار خوبیوں کے علاوہ تقویٰ میں جو امتیاز تھا وہ ان کا پردہ تھا ایک مثالی ماں کے ناطے ایک مثالی باپردہ وجود تھا ان کا ایک مرتبہ کا دلچسپ مگر سبق آموز واقعہ بتاتی چلوں لندن میں محمود ہال میں ایک سالانہ اجتماع کے موقع پر حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ سٹیج پر تشریف فرما تھے اور ہم سب حضور کا آخری خطاب سننے کے لئے جمع تھے ۔ امی جان بھی میرے پاس بیٹھی تھیں ۔ حضور نے ہاتھ کے اشارہ سے میری بیٹی فرزانہ ایاز کو جو میرے پاس ہی بیٹھی تھی بلایا جس نے اجتماع میں تقریر میں بھی حصہ لیا تھا اور حضور کے ہاتھ سے انعام بھی لیا تھا جب حضور نے اس کو سٹیج پر بلایا تو سب حیران ہوئے کہ کیا بات ہے جو حضور اس سے کر رہے ہیں اور عزیزہ بات سننے کے بعد کھچا کھچ بھرے ہال میں چاروں طرف دیکھنے لگی اور کچھ جواباً عرض کیا اور واپس آنے لگی تو حضور نے اس کو روک کر ہاتھ کے اشارہ سے کچھ دکھایا اور عزیزہ مسکراتی ہوئی سٹیج سے اُتر آئی ۔ جب اجتماع ختم ہوا اور ہم گھر آئے امی جان نے عزیزہ فرزانہ کو پاس بلا کر پوچھا کہ بتاؤ حضور تمہیں کیا کہہ رہے تھے ۔ عزیزہ

سنے بتایا کہ حضور نے مجھ سے کہا کہ تم سارے ہال میں دیکھو اور بتاؤ کہ سب سے اچھا پردہ کس کا ہے؟۔ میں نے کہا کہ حضور مجھے تو پتہ نہیں آپ بہتر جانتے ہیں تو فرمایا بلکہ انگلی کے اشارہ سے اشارہ کر کے دکھایا کہ وہ دیکھو تمہاری بڑی امی جان کس قدر پردہ کر کے بیٹھی ہیں۔ یہ سن کر بہت خوش ہوئیں کہ اچھا حضور بھی مجھے دیکھ پائے۔ الحمد للہ۔ ہمیشہ جرابیں اور بند بوٹ پہن کر گھر سے باہر جاتیں۔ گرمی ہو یا سردی بوٹ نہ بدلتے کہ پاؤں کا بھی پردہ ہوتا۔

امی جان ایک اعلیٰ اور عمدہ لکھائی والی لکھاری تھیں۔ سادہ اردو مگر خطوط بے حد خوبصورت اور صاف لکھے ہوتے۔ در اصل ہمارے نانا جان مولانا محمد عبد اللہ بوتالوی مرحوم صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام زود نویس تھے یہ خوش خطی امی جان کے سب بہن بھائیوں نے ورثہ میں پائی تھی۔ امی جان کی تحریر عمدہ اور مزیدار بھی ہوا کرتی تھی جبھی مجھے ان کے اور ابا جان کے میٹھے میٹھے خطوط کا شدت سے انتظار رہتا تھا ایک خط میں لکھتی ہیں ''تم کیا گئی گھر کی ساری رونقیں چلی گئیں۔ تمہاری سہیلیاں اکثر آ کر تمہارا حال پوچھتی ہیں میں بھی ان کو تمہارا بھجوایا ہوا سلام و دعا دے دیتی ہوں وہ بھی جوابا تمہیں یاد اور سلام بھجواتی ہیں۔ آج چوڑیاں بیچنے والی آئی تو تم بہت یاد آئیں میں نے تمہاری پسند کے شوخ رنگوں میں دو سیٹ خریدے ہیں کوئی افریقہ جانے والا ملا تو ضرور بھجوا دوں گی۔ پھر ایک اور خط میں لکھا کہ تم کچھ پارسل بنا کر اپنی سہیلیوں کے لئے چیزیں رکھ گئی تھیں میں نے ان کو دے دی ہیں نہ صرف مجھے بلکہ میرے بچوں کو اور افتخار ایاز صاحب کو لکھا : میں دعاؤں میں کبھی نہیں بھولتی، آپ بھی میرے لئے بہت دعا کیا کریں۔ میں آپ کی محبت کی بہت قدر کرتی ہوں مجھے آپ سے بہت محبت ہے اور میں آپ سے بہت خوش ہوں کہ خدا نے مجھے ایسا بیٹا عطا کیا ہے جو میری اور میری بیٹی کی قدر اور عزت کرتا ہے اللہ تعالیٰ آپ کو دین اور دنیا کی نعمتیں عطا کرے اور دین کی زیادہ سے زیادہ خدمت کی توفیق دے اور حضور کی خوشنودی عطا کرے۔ آمین۔

امی جان کو خلافت سے گہری دلی وابستگی تھی ہر حال میں خدمت اور وفا کا ثبوت ہر تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لے کر اور خود اس کی مثال بن کر دکھایا۔ چندہ بہت فراخ دلی سے ہر ماہ میں مساجد میں اور غربا فنڈ میں دیتیں ایک سال جبکہ پاکستان میں زلزلہ سے بے حد نقصان ہوا تو ہم سب کو عیدی نہ دی بلکہ ساتھ ہی سب کو پیار اور دعا دیتے ہوئے کہتی جاتی تھیں کہ اس سال میں نے ساری رقم زلزلہ زدگان کو بھجوا دی ہے۔ حضور سے ملاقات کے لئے بھی کئی مرتبہ جاتیں تو بالکل خاموش بیٹھی رہتیں مگر واپس آ کر اس قدر خوشی محسوس کرتیں کہ حضور کا نورانی چہرہ دیکھ کر ہی میری تو طبیعت خوش ہو جاتی ہے اور میں کچھ کہنا بھول جاتی ہوں۔ ایک مرتبہ حضور نے ان کے لئے پھولوں کا گلدستہ بھجوایا بہت دنوں تک اپنی کھڑکی میں رکھے رکھا اور سب ملنے والوں کو بتاتیں کہ یہ حضور نے مجھے بھجوایا ہے۔ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے تو عشق کی حد تک پیار اور خلوص تھا۔

میری امی جان کی زندگی بھری کتاب ہے اور ان کی سیرت اور خوبیوں کو اس چھوٹے سے مضمون میں لکھنا تو ایک ٹوکن ہے جو ایک جذباتی بیٹی نے اپنے دل سے نکلے ہوئے بے ساختہ جملوں میں لکھ ڈالے ہیں مگر دل مطمئن نہیں ہوا۔ تشنگی ابھی باقی ہے امی جان کے چلے جانے کے بعد یوں لگتا ہے کہ سر پر ایک چھت تھی جواب نہیں رہی۔ جانا تو ہم سب نے بھی ہے مگر ماں چیز ایسی ہے کہ اس کی کمی ہر گھڑی محسوس ہوتی ہے اور ہوتی رہے گی۔

دعا کرتی ہوں کہ اللہ تعالیٰ مجھے اپنی امی جان کی تمام نیک خواہشوں کی تکمیل کی توفیق دے اور ان کو کروٹ کروٹ جنت نصیب کرے۔ آمین۔

☆☆ ☆☆

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُ الدِّین

(نماز دین کا ستون ہے)

طالب دُعا : ازاراکین جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز

AUTO TRADERS

16 مینگو لین کلکتہ 70001

دکان: 2248-5222

2248-16522243-0794

رہائش: 2237-0471، 2237-8468

بقیہ خلاصہ اختتامی خطاب جلسہ سالانہ قادیان، از صفحہ نمبر 3

'' مَیں جب جاؤں گا تو پھر خُدا اُس دوسری قُدرت کو تمہارے لئے بھیج دے گا جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گی جیسا کہ خدا کا براہین احمدیہ میں وعدہ ہے اور وہ وعدہ میری ذات کی نسبت نہیں ہے بلکہ تمہاری نسبت وعدہ ہے جیسا کہ خدا فرماتا ہے کہ مَیں اِس جماعت کو جو تیرے پیرو ہیں قیامت تک دوسروں پر غلبہ دونگا۔''

پس حقیقی غلبہ حقیقی پیروؤں کا ہے اور حقیقی پیرو وہ ہے جو حقیقی تقویٰ پر چلنے والا ہے اس بات کو ہمیشہ پلے سے باندھے رہیں کہ خلافت احمدیہ سے ہمیشہ جڑے رہنے والوں کے لئے ہی ترقی کا وعدہ ہے پس تقویٰ میں بڑھیں اور اس تعلق میں مضبوطی پیدا کریں۔ دعاؤں سے اللہ تعالیٰ کے احسانات کی آبیاری کریں۔

فرمایا آج 31 دسمبر ہے۔ یہ 2007 کا آخری دن ہے۔ قادیان میں اس وقت 2007ء کا سورج اپنی آخری جھلکیاں دکھاتے ہوئے ڈوبنے کی تیاری کر رہا ہوگا لیکن اللہ کے احسان اور رحمتوں سے اس کے وعدہ کے مطابق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت پر یہ سورج نہیں ڈوبتا۔ ایک جگہ نظروں سے اوجھل ہوتا ہے تو دوسری جگہ اللہ تعالیٰ کے احسانات دکھاتے ہوئے طلوع ہوتا ہے قانون قدرت کے اس مادی سورج کے ڈوبنے سے جو رات نظر آتی ہے ایک حقیقی مومن باوجود دن بھر کی تکالیف کے اس رات کو بھی اللہ کی خاطر زندہ رکھتا ہے۔ پس آج کی رات کو خدا کے حضور جھکتے ہوئے اس طرح زندہ کریں کہ آئندہ طلوع ہونے والا سورج نئی ترقیات کا پیش خیمہ بن جائے۔ آپ جو خلافت جوبلی میں داخل ہو رہے ہیں تقویٰ میں ترقی کرتے ہوئے داخل ہوں۔ دنیا میں رہنے والا ہر احمدی خدا کی عبادت میں یہ رات گزارنے والا ہو۔ جب ہم اس طرح راتیں گزاریں گے دعائیں کریں گے تو اللہ تعالیٰ اس جلسہ کی برکات کا نزول ہم پر فرمائے گا۔ اللہ تعالیٰ ہر ایک کو اپنی حفاظت سے رکھے اور خیر و عافیت سے آپ کو اپنے گھروں میں پہنچائے۔ اللہ کرے خلافت جوبلی کا سال ہم میں مزید تقویٰ پیدا کرنے والا ہو۔ آمین۔ ☆☆

محترمہ رشیدہ خاتون صاحبہ مرحومہ

اہلیہ محترم غلام قادر صاحب درویش کا ذکر خیر

افسوس! محترمہ رشیدہ خاتون صاحبہ اہلیہ محترم غلام قادر صاحب درویش مورخہ ۲۹ ستمبر ۲۰۰۷ء کو ہارٹ اٹیک کے باعث قادیان میں وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ کا تعلق بھاگلپور بہار سے تھا اور آپ ایک مخلص فدائی احمدی مرحوم عابد حسین صاحب کی بیٹی تھیں۔ مرحوم نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی تحریک کہ ہندوستان کے افراد اپنی بچیوں کی شادی قادیان میں مقیم درویشوں سے کریں، تین بیٹیوں کو قادیان کے درویشوں سے بیاہ دیا تھا۔ اُن میں سے ایک آپ خوش نصیب خاتون تھیں۔ آپ کی شادی 1952ء میں محترم غلام قادر درویش کے ساتھ ہوئی اور تقریباً 55 سال تک انتہائی نامساعد اور تکلیف دہ حالات میں رشتہ ازدواج کو نہایت خوش اسلوبی سے نبھایا اور صبر، حوصلہ اور وفاداری کے ساتھ زندگی کے نشیب و فراز گذارے۔ آپ نے خدا کے فضل سے وصیت کی اور اُس کے تمام تقاضوں کو پورا کرنے کی ہر ممکن کوشش کی۔ پنجوقتہ نمازوں کی پابندی کے ساتھ ساتھ نماز تہجد اور دیگر نوافل ادا کرتی رہیں۔ لازمی چندوں اور صدقہ و خیرات کی ادائیگی کے علاوہ جب بھی خلیفہ وقت کی طرف سے کسی قسم کی مالی و ذکر و اذکار اور نوافل ادا کرنے کی تحریک ہوئی اُن سب کو آپ نے اپنی استعداد کے مطابق عملہ جامہ پہنانے کی کوشش کی۔ غریبوں اور یتیموں کا خیال رکھتیں۔ پڑوسیوں سے ہر حال میں حسن سلوک کرنا آپ کے اوصاف حمیدہ تھے۔ مزدور کو اجرت سے زیادہ دینے اور نرمی سے پیش آنے کی تلقین کرتیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو تین بیٹے اور پانچ بیٹیوں سے نوازا۔ مکرم نعیم احمد صاحب ڈار، مکرم انور احمد ہاتف اور مکرم مشہود احمد ڈار، پانچ بیٹیوں میں سے تین بیٹیاں بیرون ملک بیاہی گئیں۔ اور دو بیٹیاں قادیان میں ہیں۔ سبھی اللہ کے فضل سے آباد اور خوشحال ہیں۔

دور درویشی کو صبر و شکر اور دعاؤں کے ساتھ گذارنے کی برکت سے آپ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے میاں کے ساتھ بیرون ملک جانے کے سامان مہیا کئے اور آپ نے نہ صرف پاکستان بلکہ سمندر پار انڈونیشیا، سنگاپور، انگلینڈ اور جرمنی جیسے دور دراز ممالک کی سیر کی اس دوران گزشتہ سال بھی آپ نے باوجود ناسازیٔ طبع کے انگلینڈ کے جلسہ سالانہ میں شرکت کی اور اپنی بیٹی عزیزہ امۃ الحفیظ اہلیہ مکرم ارشاد احمد بٹ کے گھر قیام کیا اور واپسی پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی زیارت سے فیضیاب ہونے کی سعادت حاصل کی۔ ایک عرصہ سے آپ کو گھٹنوں کی تکلیف تھی۔ چلنا پھرنا دشوار ہو گیا تھا۔ وہیل چیئر سے اندر باہر آنا جانا ہوتا تھا۔ 28 ستمبر کو رات کے ساڑھے دس بجے آپ کے سینے میں درد ہوا۔ فوری طور پر دوائی مہیا کی گئی لیکن تکلیف میں افاقہ نہ ہوا۔ رات تین بجے احمدیہ ہسپتال لے جایا گیا جہاں ڈاکٹروں نے معائنہ کے بعد دل پر حملہ ہونے کی بات بتائی۔ ساری رات کرب و اذیت میں گذاری باوجود اس کے کہ علاج و معالجہ اور ادویات مہیا کی گئیں 29 ستمبر صبح ساڑھے دس بجے اچانک دل کا حملہ ہوا اور اسی کے ساتھ آپ نے آخری سانس لی اور اپنی جان جانِ آفریں کے سپرد کر دی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ تجہیز و تکفین کے بعد بیرون ملک سے آپ کی بیٹیوں کی آمد کے پیش نظر رات نو بجے جنازہ گاہ میں محترم امیر صاحب جماعت احمدیہ قادیان نے نماز جنازہ پڑھائی اور تدفین کے بعد دعا کرائی۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۱۱؍اکتوبر ۲۰۰۷ء کو جن مرحومین کی نماز جنازہ غائب پڑھائی اُن میں سے ایک خوش نصیب آپ بھی تھیں۔ ☆

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers

جے کے جیولرز - کشمیر جیولرز

اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ

Mfrs & Suppliers of:
Gold and Silver
Diamond Jewellery
Shivala Chowk Qadian(India)

چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کے لئے
Phone No.(S)01872-224074
(M) 98147-58900
E-mail: Jovraj@yahoo.co.in

اخبار بدر میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں

احمد آباد میں صوبہ گجرات کی پہلی پیشوایان مذاہب کانفرنس کا کامیاب انعقاد

مورخہ ۱۸ نومبر ۲۰۰۷ء بروز اتوار صوبہ گجرات کی پہلی سالانہ پیشوایان مذاہب کانفرنس بمقام ٹورسٹ پیلیس بلونت رائے ہال کانکریہ احمد آباد میں منعقد ہوئی۔ اس کانفرنس کا اعلان ایک دِن قبل مقامی اخبارات میں ہوا۔ کانفرنس سے ایک دِن قبل پریس کانفرنس منعقد ہوئی جس سے اس کانفرس کی تشہیر لگ بھگ سات اخباروں میں ہوئی۔ اسی طرح مقامی ٹی وی چینلوں پر بھی کانفرنس کا اعلان ہوا۔

کانفرنس میں ایک صد کے قریب پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا کے نمائندگان کے علاوہ مختلف مذاہب کے نمائندگان نے بھی شرکت فرمائی اور اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ صوبہ گجرات کے دُور دُور علاقوں سے لگ بھگ بارہ سو نومبائعین مرد و زن کے علاوہ غیر مسلم افراد نے بھی شرکت کی۔ قادیان سے آئے ہوئے مرکزی وفد اور جامعۃ المبشرین کے طلباء نے بھی اس کانفرنس میں شرکت کی۔ کانفرنس سے ایک ہفتہ قبل محترم مولانا ظہیر احمد صاحب خادم ناظر دعوۃ الی اللہ بھارت نے احمد آباد آکر جملہ انتظامات کا جائزہ لیا۔

مخالفین احمدیت نے کانفرنس کو ناکام کرنے کے لئے بہت زور لگایا لیکن خود ناکام ہوکر رہ گئے اور اللہ کے فضل وکرم سے پورے احمد آباد میں جماعت احمدیہ کی تشہیر ہوئی۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔ کانفرنس کے موقعہ پر بک اسٹال لگایا گیا اور جماعت کا لیٹریچر تقسیم کیا گیا۔

کانفرنس کی کاروائی مکرم مولانا محمد کریم الدین صاحب شاہد ناظم وقفِ جدید بیرون کی زیر صدارت ٹھیک دو بجے شروع ہوئی تلاوت قرآن مجید اور گجراتی ترجمہ کے بعد عثمان احمد خان معلم سلسلہ نے حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کا منظوم کلام خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا۔ بعدہ مکرم مولانا ظہیر احمد صاحب خادم ناظر دعوۃ الی اللہ جو اس موقع پر اسٹیج سیکرٹری کے فرائض سرانجام دے رہے تھے نے جماعت احمدیہ عالمگیر کا تعارف کراتے ہوئے جلسہ کے انعقاد کی غرض و غایت بیان کی اور بتایا کہ جماعت احمدیہ صرف گجرات میں ہی نہیں بلکہ ساری دنیا میں پیشوایان مذاہب کے جلسے کرتی ہے تا لوگ تمام مذاہب کے پیشوایان اور اُن کی پاک تعلیم کو سمجھ کر ایک دوسرے کے قریب آئیں اور نفرتیں دُور ہوکر پیار و محبت کا ماحول پیدا ہو۔ اور ایک دوسرے کو سمجھیں۔ نیز بتایا کہ جماعت احمدیہ کسی مذہب کے کسی بھی نبی میں فرق نہیں کرتی۔

اس کے بعد مکرم مولانا کریم الدین صاحب شاہد صدر مجلس نے سیرۃ آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے موضوع پر تقریر کی اور بتایا کہ خدا تعالیٰ نے آپ کو اس لئے مبعوث کیا تا کہ دُنیا میں سلامتی قائم ہو اور آپؐ رحمت بنا کر بھیجا اور آپؐ نے اپنے مقصد کو جس کے لئے آپؐ کو بھیجا گیا تھا اُسے پورا کیا۔

اس کے بعد نمائندہ ہندو مذہب جناب سوامی جیشور آنند جی نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے بتایا کہ جو باتیں محترم مولانا ظہیر احمد صاحب خادم نے بتائیں وہی باتیں گیتا میں بھی ہیں۔ آپ نے جماعت کو مبارکباد دیتے ہوئے بتیا کہ اگر اسی طرح ہم ایک دوسرے کو سمجھیں تو یقیناً ہمارا ملک بھارت مہان بن سکتا ہے۔ ان کی تقریر کے بعد مکرم عطاء الرحمٰن صاحب خالد نے قومی یکجہتی کے عنوان پر تقریر کرتے ہوئے بتایا کہ قومی یکجہتی تبھی ممکن ہے جب قوم کے تمام مذہب آپس میں پیار و محبت سے رہیں اور اپنے اپنے مذہب کی صحیح تعلیم کو پیش کریں اور بتایا کہ جماعت احمدیہ ایک امن پسند جماعت ہے جو قوم کو ہر وقت امن میں دیکھنا چاہتی ہے۔ ان کے بعد نمائندہ سکھ مذہب جناب گیانی رتن سنگھ جی رتن نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے جماعت احمدیہ کے مشن کو سراہا، تقریر کے بعد ان کو اعزاز دیا گیا۔

ان کے بعد مکرم شیخ مجاہد احمد شاستری استاذ جامعہ احمدیہ نے دھارمک سد بھاونا اور ہمارا کرتویہ (مذہبی رواداری اور ہماری ذمہ داریاں) کے عنوان پر ہندی زبان میں تقریر کی جسے سامعین نے پسند کیا۔ ان کے بعد مکرم مولوی برہان احمد صاحب ظفر ناظر نشر و اشاعت نے سیرت حجرت مسیح موعود علیہالسلام کے عنوان پر تقریر کرتے ہوئے بتایا کہ جس پیار محبت اور سلامتی کے مشن کو جماعت احمدیہ چلاتی ہے اس کی بنیاد حضرت ت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام نے آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق ۱۸۸۹ء میں رکھیا اور یہی ایک جماعت ہے جو دُنیا کو ایک ہی پلیٹ فارم پر جمع کرسکتی ہے۔ آپ کے بعد ایک ترانہ چند احمدی بچوں نے ”گوکل والے شام کنہیا“ نہایت خوش الحانی سے پڑھا۔ ترانہ کے بعد مکرم فضل الرحمٰن صاحب بھٹی مبلغ انچارج گجرات نے اسلام اور امن عالم کے موضوع پر ایک نہایت ہی دلچسپ اور معلوماتی تقریر کی اور بتایا کہ دنیا چاہے کتنی کونسلیں بنائے دنیا میں تب تک پیار و محبت اور سلامتی نہیں پھیل سکتی جب تک کہ دنیا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے عاشق صادق حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کے بتائے ہوئے طریقے پر نہ چلے۔ موصوف کی تقریر کے بعد ایک عیسائی نمائندہ جناب جسونت مکوان صاحب نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے احمدی احباب کو مبارکباد پیش کی۔ ان کے بعد نمائندہ برہمو سماج محترمہ اوشا صاحبہ نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے جماعت احمدیہ کی مساعی کو سراہا تمام مہمانان کرامکو صدر اجلاس نے جماعت کی طرف سے ہدیہ کے طور پر شالیں اور پھولوں کا گلدستہ اور قرآن مجید اور جماعتی لٹریچر پیش کیا۔ بعدہ صدر اجلاس نے غریب ہندو اور مسلمان عورتوں میں سلائی مشینیں تقسیم فرمائیں اور گجرات کے اُن احمدی طلاب ءاور طالبات جنہوں نے دینی نصاب کے امتحان میں نمایاں پوزیشن حاصل کی تھیں اور دوران سال قرآن مجید ختم کرنے والے بچوں کو انعامات دیئے۔

کانفرنس کے لئے ہال کو بہت ہی احسن رنگ میں لگ بھگ تیس بینروں سے سجایا گیا تھا۔ ہال کی گیلری میں مستورات کے لئے انتظام تھا۔ مہمانان کرام کے لئے ناشتے اور دوپہر کے کھانے کا بھی انتظام تھا۔ آخر پر محترم صدر مجلس نے دُعا کرائی اور نہایت ہپیار و محبت کے ماحول میں یہ کانفرنس اختتام پذیر ہوئی۔

(رپورٹ: احمد صادق راتھر مبلغ سلسلہ)

❁❁❁

دہلی میں جماعت احمدیہ کی دسویں سالانہ کانفرنس کا کامیاب انعقاد

جماعتِ احمدیہ دہلی نے مورخہ ۷ انومبر ۲۰۰۷ء کو اپنی دسویں سالانہ کانفرنس منعقد کی۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔ محترم ناظر صاحب اصلاح وارشاد قادیان کی راہنمائی میں عہدیداران جماعت دہلی کے ساتھ انصار، خدام اور لجنہ نے اپنی انتھک محنت سے اس کانفرنس کو کامیاب بنایا۔ اللہ تعالیٰ سب کو جزاء خیر عطا فرمائے۔ آمین۔ کانفرنس کی حاضری پونے چھ سو کے قریب تھی۔ مرکز قادیان سے علماء سلسلہ کے علاوہ ہریانہ، یوپی اور بہار سے بھی نمائندگی ہوئی۔ دہلی اور مضافاتِ دہلی کے نومبائعین مرد و زن سب اس کانفرنس میں شامل ہوئے۔ خاص بات یہ رہی کہ ڈیڑھ سو سے زائد غیر احمدی احباب و مستورات نے کانفرنس میں شرکت کی۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو قبول حق کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

جلسہ کا پروگرام چار بجے سے شام سات بجے تک کا تھا۔ دوپہر کے کھانے کے بعد ڈیڑھ بجے نماز ظہر وعصر جمع کر کے ادا کی گئی۔ پھر تمام مرد و زن جماعتی انتظام کے تحت آڈیٹوریم پہنچے اور حسب پروگرام چار بجے محترم مولانا محمد عمر صاحب ناظر اصلاح و ارشاد قادیان کی صدارت میں مکرم مقبول احمد صاحب کی تلاوتِ قرآن مجید سے جلسہ کا آغاز ہوا۔ تلاوتِ قرآن مجید اور ترجمہ کے بعد محترم مولوی سید عبدالہادی کاشف صاحب مبلغ دہلی نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام:

وہ پیشوا ہمارا جس سے نُور سارا
نام اس کا ہے محمد دلبر مرا یہی ہے

خوش الحانی سے سنایا۔ بعدہٗ محترم منیر احمد صاحب حافظ آبادی وکیل الاعلیٰ تحریک جدید قادیان نے اختصار سے جماعت احمدیہ کا تعارف کرواتے ہوئے کانفرنس کی غرض وغایت اور جماعت کی عالمگیر ترقی کا ذکر فرمایا۔ بعدہٗ سیرت آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم (انسانی اقدار کا قیام، آزادیٔ ضمیر اور مذہبی رواداری) کے موضوع پر خاکسار سید کلیم الدین احمد مبلغ دہلی نے تقریر کی۔ اس کے بعد مولانا سلطان احمد صاحب ظفر پرنسپل جامعۃ المبشرین قادیان نے بعنوان صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام (ضرورتِ زمانہ، سابقہ انبیاء کی پیشگوئیاں اور نصرت الٰہی کی روشنی میں) تقریر کی۔ اس کے بعد مکرم مظفر احمد صاحب باجوہ نے خوش الحانی سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام:

اے خدا اے کارساز و عیب پوش و کردگار
اے میرے پیارے میرے محسن میرے پروردگار

خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا۔ بعدہٗ محترم مولانا تنویر احمد صاحب خادم نائب ناظر اصلاح وارشاد قادیان نے بعنوان ”فلسفہ جہاد اور امن عالم“ تقریر کی۔

معزز مہمانان کرام میں سے ہمارے ایک غیر مسلم بھائی ڈاکٹر ہیش شیفرڈ ڈائرکٹر انگراہم انسٹی ٹیوٹ غازی آباد نے اپنے نیک خیالات کا اظہار فرمایا۔ اس کانفرنس کی آخری اور اہم تقریر محترم مولانا محمد عمر صاحب ناظر اصلاح و ارشاد قادیان صدر اجلاس کی تھی۔ آپ کی تقریر کا موضوع تھا ”جماعت احمدیہ میں خلافت کا بابرکت نظام اور اس کی برکات“ محترم ناظر صاحب نے خلافت کی اہمیت، ضرورت اور افادیت پر روشنی ڈالتے ہوئے جماعت احمدیہ میں قائم نظام خلافت اور اس کے طفیل ہو رہی جماعت کی ترقی کا ذکر فرمایا۔ نیز آپ نے واضح طور پر فرمایا کہ آج مسلمانوں کی ترقی صرف اور صرف خلافت سے وابستگی کے نتیجہ میں ہوسکتی ہے۔ پس چاہئے کہ مسلمان وقت کے امام کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے نظام خلافت سے جڑ جائیں اسی میں سب کامیابیاں ہیں۔

آپ کی تقریر کے بعد محترم داؤد احمد صاحب صدر جماعت دہلی نے احباب کا شکریہ ادا کیا۔ آخر میں صدر جلسہ نے اجتماع دعا کروائی اور جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کانفرنس کے بہتر نتائج برآمد فرمائے نیز سعید روحوں کی ہدایت کا باعث بنائے۔ آمین۔

(رپورٹ: سید کلیم الدین احمد مبلغ سلسلہ دہلی)

❁❁❁

بقیہ جلسہ سالانہ قادیان از صفحہ 1

بابرکت دور میں بلادِ عربیہ میں ہونے والی ترقیات کا ذکر کیا۔ موصوف نے ایم ٹی اے العربیہ کے ذریعہ عرب ممالک میں ہونے والی تبلیغ کا بھی ذکر کیا اور بتایا کہ خلافت کی برکت سے آج ہم عرب میں بے … لوگوں تک پیغام حق پہنچا رہے ہیں۔

دوسری تعارفی تقریر شیخ … الرحمٰن آف ڈنمارک کی ہوئی۔ آپ نے سکینڈین ممالک میں جماعت احمدیہ کی سرگرمیوں اور وہاں کے ملکی حالات کا ذکر کیا۔ اس کے بعد نماز ظہر وعصر ۲:۱۵ بجے جلسہ گاہ میں ہی ادا کی گئی۔

دوسرا اجلاس:

دوسرے اجلاس کی کاروائی ٹھیک ڈھائی بجے شروع ہوئی۔ اس کی صدارت محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی ربوہ نے کی اجلاس کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا۔ تلاوت اور اس کا ترجمہ پیش کرنے کے بعد مکرم تنویر احمد صاحب ناصر استاد جامعۃ المبشرین نے حضرت صاحبزادی امۃ القدوس بیگم صاحبہ کا منظوم کلام:

خدا کا یہ احسان ہے ہم پہ بھاری
کہ جس نے اپنی یہ نعمت اُتاری

خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا۔ دوسرے اجلاس کی پہلی تقریر مکرم مولانا محمد ایوب صاحب مبلغ انچارج کیرلہ نے ''برکات خلافت، خلافت علیٰ منہاج نبوت کی بنیاد پر'' کے موضوع پر کی۔ آپ نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آخری زمانہ میں امام مہدی اور مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ کی خلافت کی پیشگوئی فرمائی تھی وہ خلافت احمدیہ کی شکل میں آج جماعت احمدیہ میں جاری ہے اور اس خلافت کی برکات قیامت تک جاری رہیں گی۔ اس کے بعد مکرم منیر احمد صاحب جاوید آف پاکستان نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام:

کیوں عجب کرتے ہو گر میں آ گیا ہو کر مسیح
خود مسیحائی کا دم بھرتی ہے یہ بادِ بہار

خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا۔ دوسری تقریر مکرم مولانا محمد انعام غوری صاحب ناظر اعلیٰ وامیر جماعت احمدیہ قادیان کی ''سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام خدمت اسلام کے آئینہ میں'' ہوئی۔ آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عظیم الشان خدمتِ اسلام کا ذکر کیا اور غیر از جماعت علماء کے حوالے پیش فرمائے جس میں انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عظیم الشان خدمتِ اسلام کا اعتراف کیا ہے۔ اس کے بعد مکرم مولوی عطاء اللہ نصرت صاحب آف قادیان نے خوش الحانی کے ساتھ ایک نظم سُنائی۔

تعارفی تقاریر: مکرم نعیم اللہ خان صاحب کرگستان نے اپنا تعارف کرایا اور کرگستان میں احمدیت کے نفوذ کا ذکر کیا۔ دوسری تعارفی تقریر مکرم محمد امیر صاحب مربی سلسلہ شری لنکا کی ہوئی۔ آپ نے شری لنکا کا تعارف کراتے ہوئے بتایا کہ شری لنکا میں ۱۹۰۷ء میں احمدیت کا نفوذ ہوا۔ نیز یہاں ملّاؤں کی مخالفت کا ذکر کیا۔

۳۰ دسمبر ۲۰۰۷ بروز اتوار:

پہلا اجلاس: جلسے کا آغاز دس بجے مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب وکیل الاعلیٰ تحریک جدید ربوہ پاکستان کی صدارت میں ہوا۔ مکرم محمد مقبول صاحب قادیان نے سورہ صف کے پہلے رکوع کی تلاوت کی اور مکرم مولوی مقصود احمد بھٹی مبلغ انچارج حیدرآباد نے ترجمہ پڑھ کر سُنایا۔ اس کے بعد مکرم تنویر احمد صاحب ناصر اور مکرم نصر من اللہ صاحب نے نظم پڑھی۔ اجلاس کی پہلی تقریر محترم مولانا منیر احمد صاحب خادم ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد تعلیم القرآن وقفِ عارضی بعنوان: ''صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام قرآن وحدیث کی روشنی میں'' کی۔ آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کے متعدد دلائل قرآن وحدیث سے پیش فرمائے۔ اس کے بعد مکرم زبیر احمد صاحب نے حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم رضی اللہ عنہا کا منظوم کلام:

رکھ پیش نظر وہ وقت بہن جب زندہ گاڑی جاتی تھی
گھر کی دیواریں روتی تھیں جب دُنیا میں تو آتی تھی

پڑھ کر سُنایا۔

اجلاس کی دوسری تقریر محترم مولانا سید کلیم الدین صاحب مبلغ انچارج دہلی کی ہوئی۔ آپ کی تقریر کا عنوان تھا: ''اسلام میں عورت کے حقوق'' آپ نے قرآن مجید اور احادیث کی روشنی میں عورتوں کے حقوق جو اسلام نے قائم کئے ہیں بیان فرمائے۔ اس کے بعد مکرم رضوان احمد صاحب متعلم جامعہ احمدیہ قادیان نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام:

پھر چلے آتے ہیں یارو زلزلہ آنے کے دن
زلزلہ کیا اس جہاں سے کوچ کر جانے کے دن

نہایت خوش الحانی سے پڑھ کر سُنایا۔

تیسری تقریر مولانا محمد حمید کوثر صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ قادیان نے بعنوان ''آخری زمانہ سے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیاں'' کی۔ آپ نے تفصیل کے ساتھ اس امر روشنی ڈالی کہ آج سے چودہ سو سال قبل کی گئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعض عظیم الشان پیشگوئیاں آج اس زمانہ میں روزِ روشن کی طرح پوری ہو رہی ہوئی نظر آرہی ہیں۔ آپ نے دُخان، دابّہ اور آخری زمانہ کے علماء کے سؤر اور بندر ہوجانے کے متعلق پیشگوئیوں کا خصوصیت سے تذکرہ کیا۔

اس کے بعد پروفیسر درباری لال صاحب سابق منسٹر پنجاب نے جلسہ کے متعلق اپنے خیالات کا اظہار فرمایا۔

دوسری نشست:

اس اجلاس کی صدارت محترم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب ناظر دیوان وصدر مجلس انصار اللہ ربوہ نے کی۔ کاروائی ٹھیک ڈھائی بجے شروع ہوئی۔ تلاوت مکرم حافظ برہان محمد خان استاذ جامعہ احمدیہ ربوہ نے کی نظم مکرم مولوی ابن شفیق احمد صاحب نے پڑھی آپ نے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کا منظوم کلام:

بتاؤں تمہیں کیا کہ کیا چاہتا ہوں
ہوں بندہ مگر میں خدا چاہتا ہوں

نہایت خوش الحانی سے پڑھی۔

اس کے بعد مکرم مولانا تنویر احمد صاحب خادم نائب ناظر اصلاح و ارشاد قادیان نے ''پیشوایان مذاہب کا احترام'' کے عنوان سے تقریر کی۔ یہ تقریر پنجابی زبان میں ہوئی۔ اس کے بعد مکرم مولوی نصر من اللہ اور ان کے ساتھیوں نے ایک نظم ترانہ کی شکل میں نہایت خوش الحانی سے پیش کیا۔

غیر مسلم معززین کی مختصر تقاریر:

سب سے پہلے مکرم کیپٹن بلبیر سنگھ صاحب باٹھ ایم ایل اے سری ہرگوبند پور نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے جماعت احمدیہ کے قیام امن کی کوششوں کی تعریف کی۔ اس کے بعد شری گوسوامی سوشیل جی مہاراج دہلی نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا کہ میرا جماعت احمدیہ سے کچھ عرصہ قبل تعارف ہوا ہے۔ میں اس جماعت سے بہت متاثر ہوا ہوں۔ جماعت احمدیہ جو تعلیم دیتی ہے اس سے یقیناً دنیا میں امن قائم ہوسکتا ہے۔ تیسری تقریر شری نرسنگھ سیلوال صدر بھوجن مہا پنچایت ہریانہ کی ہوئی۔ اس کے بعد پی ایس چاولہ صاحب نے تقریر کی اور فرمایا کہ جماعت احمدیہ انسانیت کے قیام کے لئے جو کوششیں کر رہی ہے اس سے میں بہت متاثر ہوں۔ اس کے بعد سوامی سورج پرکاش ہوشیار پور نے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ بعدہٗ انوراگ سود صاحب، سردار گورکرپال سنگھ صاحب آئی اے ایس ڈپٹی کمشنر گورداسپور نے اپنے خیالات کا اظہار کیا اور جلسہ کے انتظامات کو سراہا۔ محترمہ سدیش شرما دہلی آل انڈیا ریلوے اسکارٹ کمشنر اور ایس کے شرما صاحب چیئرمین ہیومن ایکٹ اتراکھنڈ نے بھی اپنے خیالات کا اظہار فرمایا۔

۳۱ دسمبر ۲۰۰۷ بروز سوموار

پہلا اجلاس: محترم میر محمود احمد صاحب ناصر پرنسپل جامعہ احمدیہ ربوہ کی صدارت میں اجلاس کا آغاز ہوا۔ مکرم اظہر منگلا صاحب ربوہ نے سورۃ الحجرات کی آیات ۱۰ تا ۱۴ کی تلاوت کی۔ مکرم میاں مظفر الحق صاحب مربی سلسلہ پاکستان نے ان آیات کا ترجمہ پیش کیا۔ اس کے بعد مکرم مرشد احمد ڈار متعلم جامعہ احمدیہ قادیان نے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کا منظوم کلام:

نونہالان جماعت مجھے کچھ کہنا ہے
پر ہے یہ شرط کہ ضائع مرا پیغام نہ ہو

خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا۔

پہلی تقریر مکرم مولانا عبدالوکیل نیاز صاحب نائب ناظم وقف جدید بیرون کی ہوئی۔ آپ نے جماعت احمدیہ کے مالی نظام اور نظام وصیت کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ اس کے بعد مکرم ہاشم احمد صاحب متعلم جامعہ احمدیہ قادیان نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام:

اے خدا اے کارساز و عیب پوش و کردگار
اے مرے پیارے مرے محسن مرے پروردگار

خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا۔

اجلاس کی دوسری تقریر محترم مولانا محمد نسیم خان صاحب ناظر امور عامہ قادیان نے بعنوان ''عالم اسلام کے مسائل اور ان کا حل'' کی۔ آپ نے فرمایا کہ آج دُنیا کے تمام مسائل کا حل اس بات میں مضمر ہے کہ وہ وقت کے امام کو پہچانیں اور اس کے حصارِ عافیت میں آجائیں۔

اس کے بعد مکرم لکھویر سنگھ لودھی منگل ایم ایل اے حلقہ قادیان اور اُونکاش رائے کھنہ ایم پی کی تقاریر ہوئیں۔ ہر دو نے جلسہ سالانہ کے بھائی چارہ والے ماحول اور جماعت احمدیہ کی قیامِ امن کی کوششوں کی تعریف کی۔ اور کہا کہ اگر جماعت احمدیہ اسی طرح اپنے مشن کو جاری رکھے گی تو دُنیا میں امن قائم ہوجائے گا۔

اختتامی اجلاس:

اختتامی اجلاس محترم مولانا محمد انعام غوری صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی قادیان کی صدارت میں ڈیڑھ بجے شروع ہوا۔ مکرم قاری مبارک احمد صاحب ربوہ نے تلاوت کی اور ترجمہ پیش کیا۔ بعدہٗ حافظ عبدالحلیم صاحب ربوہ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام:

ہے شکر رب عز و جل خارج از بیاں
جس کے کلام سے ہمیں اس کا ملا نشاں

خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا۔

اس کے بعد غیر مسلم معززین نے اپنے خیالات کا اظہار فرمایا۔ پہلی تقریر مہنت رام پرکاش داس صدر روشو ہندو پریشد نے کی اور دوسری تقریر سنت بابا نے کی۔

جماعتی معززین کی تقاریر:

پہلی تقریر مکرم صفدر نذیر سابق امیر بینن وٹوگو نے کی۔ دوسری تقریر مولانا شمشیر علی صاحب مبلغ انڈونیشیا نے کی۔ تیسری تقریر مکرم حامد محمود شاہ مبلغ امیر بیلجیم نے کی۔ چوتھی تقریر مبشر احمد زاہد صاحب نمائندہ جاپان نے کی۔ اس کے بعد صدر اجلاس نے

خطاب فرمایا اور حکومت ہند اور حکومت پنجاب اور مختلف محکمہ جات مثلاً ریلوے۔ بجلی وغیرہ کا تہہ دل سے شکریہ ادا کیا۔ آخر پر آپ نے اجتماعی دعا کرائی۔ اس کے بعد ٹھیک ۳:۳۰ بجے ایم ٹی اے کے ذریعہ لندن سے براہِ راست جلسہ سالانہ قادیان کے لئے حضور انور کا اختتامی خطاب نشر ہوا۔ خطاب کا خلاصہ اسی شمارہ میں ملاحظہ فرمائیں۔

دُعائے مغفرت برائے موصیان:

دوران سال جن موصیان نے وفات پائی ہر سال کی طرح امسال بھی جلسہ سالانہ کے موقع پر ان کے نام دعائے مغفرت کی غرض سے پڑھ کر محترم مولانا محمد عنایت صاحب نائب ناظر اصلاح وارشاد قادیان نے سنائے۔

اعلاناتِ نکاح:

جلسہ سالانہ کے دوسرے روز مورخہ ۳۰ دسمبر ۲۰۰۷ کو بعد نماز مغرب وعشاء مسجد اقصیٰ میں ۷ نکاحوں کے اعلانات ہوئے اور بعد میں بھی یہ سلسلہ جاری رہا۔

حاضری:

امسال اللہ تعالیٰ کے فضل سے جلسہ سالانہ قادیان میں ہندوستان سمیت ۳۰ ممالک کے ۱۷ ہزار احمدیت کے پروانوں نے شرکت کی۔ بیرون ممالک سے آنے والوں میں سب سے زیادہ افراد پاکستان سے آئے۔ پاکستان سے ۴۴۷۴ افراد نے شرکت کی ہندوستان کے ۲۵ صوبہ جات سے احباب جماعت اور پانچ ہزار نو مبائعین نے بھی شرکت کی۔ برطانیہ، امریکہ، جرمنی، سری لنکا، فلسطین، آسٹریلیا، بنگلہ دیش، میانمار، نیپال، کینیڈا، کویت، سنگاپور، ہالینڈ، سویڈن، ناروے، اٹلی، انڈونیشیا، متحدہ عرب امارات، بھوٹان، ماریشس، جاپان، نائیجیریا، گھانا، بیلجیئم، نیوزی لینڈ، سوئزرلینڈ، کرگستان، پاکستان، گریس، سے احمدیت کے پروانوں نے اس روحانی اجتماع میں شرکت کی۔ اسی طرح ایک سو اٹھارہ غیر مسلم احباب وخواتین نے بھی جلسہ میں شرکت کی۔

رواں تراجم:

سامعین کرام کیلئے انگریزی، ملیالم، کنڑ، تامل، تیلگو، بنگلہ زبانوں میں جلسہ کی تقاریر کے رواں تراجم پیش کئے جاتے رہے۔

نماز تہجد ودرس القرآن:

الحمد للہ کہ جلسہ سالانہ کے ایام میں ۲۴ دسمبر تا ۲ جنوری مسجد اقصیٰ میں باجماعت نماز تہجد کا اہتمام کیا گیا اور بعد نماز فجر درس القرآن کا انتظام کیا گیا۔

پریس اینڈ میڈیا:

شعبہ پریس اینڈ میڈیا نے گذشتہ سالوں سے بڑھ کر اور زیادہ وسیع پیمانے پر جلسہ سالانہ کی کوریج کی۔ تقریباً تمام قومی اخبارات جو کہ اردو ہندی پنجابی انگریزی زبانوں اور دیگر صوبائی اخبارات نے جو مختلف زبانوں میں شائع ہوتے ہیں جماعت احمدیہ عالمگیر کے جلسہ سالانہ کے متعلق تفصیلی خبریں تصاویر کے ساتھ شائع کیں۔ سپلیمنٹ شائع کئے، الیکٹرانک میڈیا نے تین چار مرتبہ اپنے خاص پروگراموں میں جلسہ کی کوریج نشر کیں۔ اجیت سماچار، پنجاب کیسری، اتم ہندو، دینک بھاسکر، دینک ٹربیون، دینک جاگرن، ہند سماچار، جگ بانی، پنجاب آج تک، ٹریبون پنجابی، نواں زمانہ، دلیس سیوک، چڑھدی کلا، سپوکس مین، سچ دی پٹاری، ٹائمز آف انڈیا، ہندوستان ٹائمز، انڈین ایکسپریس، اکالی پتریکا، پربھات خبر جھاڑکھنڈ، دینک جاگرن جھاڑکھنڈ، راشٹریہ سہارا اردو جھاڑکھنڈ، سموات سادھنا چھتیس گڑھ، شبدھ چھتیس گڑھ، ہری بھومی چھتیس گڑھ، پھلجھر کی پکار چھتیس گڑھ، سماج اڑیسہ اسی طرح مہاراشٹر کے اخبارات میں سے نیا سویرا اردو، اسی طرح چھتیس گڑھ کے ۵ مہاراشٹر کے ایک اور اڑیسہ کے ایک اور جھاڑکھنڈ کے ایک اور نیپال کے ۲ نمائندگان نے اس جلسہ کو کور کیا۔ اسی طرح انٹرنیشنل کوریج کے لئے میڈیا پنجاب جرمنی و جالندھر، انگریزی، پنجابی پنجاب نیوز یو ایس اے انگریزی و پنجابی آکاس ریڈیو یو کے چینل پنجاب سانجھ سویرا کینیڈا ابدھالی نیوز یو کے میں بھی جلسہ سالانہ کی خبریں نشر ہوئیں اور شائع کی گئیں۔ الیکٹرانک چینل: دوردرشن، آکاش وانی، ایم ایچ ون، آئی بی این 7، ٹوٹل ٹی وی، ٹی وی ٹائم کے نمائندگان نے بھی جلسہ کو کوریج دی۔

ایم ٹی اے اور انٹرنیٹ:

گذشتہ سالوں کی طرح امسال بھی جلسہ سالانہ قادیان کے تمام پروگرام قادیان سے جماعتی ویب سائٹ alislam.org پر ساتھ ساتھ بھجوائے جاتے رہے جو ساتھ۔ کے ساتھ نشر ہوتے رہے۔ اسی طرح افتتاحی اجلاس اور جلسہ سالانہ پہلے دن کے پہلے اجلاس کی پہلی دو تقاریر ایم ٹی اے پر براہِ راست نشر کی گئیں۔ اسی طرح دوسرے اور تیسرے روز کا بھی سارا پروگرام ایم ٹی اے پر براہِ راست نشر کیا گیا۔ حضور انور کے اختتامی خطاب کے دوران قادیان کے جلسہ گاہ کے نظاروں کے ساتھ نعروں کی آواز سیدنا محمود ہال یو کے میں سنائی جارہی تھی۔ نیز دیگر انٹرویوز وغیرہ بھی صرف چند گھنٹوں کے توقف سے نشر ہوتے رہے۔

جنازہ ہائے حاضر وغائب:

جلسہ سالانہ کے موقع پر ہندوستان کے مختلف علاقوں سے موصی حضرات کے تابوت بھی آتے ہیں امسال بھی ان کی تدفین بہشتی مقبرہ میں بعد نماز جنازہ عمل میں آئی ان کے اسماء اس طرح ہیں۔

مکرم محمد عبد الکریم صاحب ابن محمد قاسم صاحب چنتہ کنٹہ، محترم غلام محمد صاحب لون ابن غلام احمد صاحب لون کاٹھ پورہ کشمیر، محترم مولانا محمد عمر علی صاحب درویش۔ نیز مندرجہ ذیل احباب وخواتین کی نماز جنازہ غائب ادا کی گئی۔ محترمہ قمر النساء صاحبہ اہلیہ ماسٹر برکت اللہ صاحب مرحوم ملتان، محترم چوہدری محمد یوسف صاحب آف لاہور، اہلیہ مکرم سلیم الدین احمد صاحب ربوہ، مکرم عبدالحیٔ کامران صاحب ابن محترم صوفی عبدالمجید صاحب سابق امیر ضلع میر پور، محترم عبداللطیف خالد صاحب ولد میاں عبدالحکیم صاحب احمدی، محترم اسلام باری ملک صاحب ابن حکیم غلام محمد صاحب ملک لاہور،

نظامتیں:

جلسہ سالانہ کے جملہ انتظامات کو احسن رنگ میں سرانجام دینے کے لئے ہر سال کی طرح امسال بھی مختلف نظامتیں تشکیل دی گئیں اور ان کے ناظمین اور ایڈیشنل ناظمین کی سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے قبل از وقت منظوری لی گئی۔ امسال جلسہ سالانہ کے موقع پر کل ۳۱ نظامتیں بر سر عمل رہیں ان کے ناظمین نائبین اور کارکنان نے بڑی محنت اور خلوص کے ساتھ اپنے ذمہ کئے گئے فرائض کی احسن رنگ میں ادائیگی کی۔

قیامگاہیں:

مہمانان سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے لئے جلسہ سالانہ میں قیام کے بہتر سے بہتر انتظامات کرنے کی غرض سے ہندوستان کے طول وعرض اسی طرح بیرونی ممالک سے آنے والے مہمانان کے لئے ان کے علاقہ اور موسم کے اعتبار سے مختلف قیامگاہوں میں رہائش کا انتظام افسر صاحب جلسہ سالانہ کے زیر نگرانی کیا جاتا ہے اسی طرح پر مستورات کی بالکل علیحدہ قیامگاہیں ہوتی ہیں۔ امسال کل 26 قیامگاہوں میں مہمانان کرام کی رہائش کا انتظام کیا گیا۔

استقبال:

ہندوستان کے جملہ صوبہ جات اور بیرون ہند سے آنے والے مہمانان کی سہولت کے پیش نظر شعبہ استقبال کے تحت دہلی ایئرپورٹ، امرتسر ایئرپورٹ، امرتسر ریلوے اسٹیشن، قادیان ریلوے سٹیشن، اور واہگہ بارڈر پر رضا کاران متعین کئے گئے اسی طرح احمدیہ گراؤنڈ میں بھی پاکستان اور کشمیر وغیرہ سے آنے والے مہمانان کی خدمت کے لئے ہمہ وقت رضا کاران موجود رہتے تھے۔

طبی امداد:

مہمانان کی سہولت کے پیش نظر ہر قیام گاہ اور جلسہ گاہ میں ایلوپیتھی اور ہومیوپیتھی ڈسپنسریاں لگائی گئیں تا کہ فوری طور پر مہمانوں کو علاج کی سہولت پہنچائی جاسکے۔

اسپیشل ٹرین:

جلسہ سالانہ کے پیش نظر گذشتہ سالوں کی طرح امسال بھی مسیح موعودؑ کے پروانوں کی خاطر امرتسر تا قادیان آمد ورفت کے لئے دو اسپیشل ٹرینیں ریلوے انتظامیہ کی طرف سے چلائی گئیں۔

لنگر خانہ:

ہر سال جلسہ سالانہ کے ایام میں دار الضیافت (لنگر خانہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام) کے علاوہ اور کئی لنگر جاری کئے جاتے ہیں۔ جیسے لنگر خانہ نمبر ۲ جو کہ دفاتر جلسہ سالانہ کے قریب ہے۔ لنگر خانہ نمبر ۳ جو کہ بہشتی مقبرہ کے قریب ہے۔ امسال ان تینوں لنگر خانوں میں کھانا تیار ہوتا رہا۔

نمازوں کا اہتمام:

جلسہ سالانہ کے ایام میں باجماعت نمازوں کے لئے مرد حضرات کیلئے مسجد اقصیٰ میں اور مستورات کیلئے مسجد مبارک میں انتظام تھا۔ جلسہ کے تینوں روز نماز ظہر وعصر باجماعت جلسہ گاہ میں ادا کی جاتی رہیں۔ مرکزی مساجد کے علاوہ تمام قیامگاہوں میں نماز تہجد اور درس القرآن اور نماز باجماعت کا اہتمام کیا گیا۔ جن مساجد میں باقاعدگی کے ساتھ نماز تہجد اور درس القرآن اور نماز باجماعت کا اہتمام کیا گیا وہ مندرجہ ذیل ہیں۔ مسجد نور، مسجد دار الفتوح، سرائے طاہر، خیمہ جات قیام گاہ مستورات جامعۃ المبشرین، ہوسٹل، مسجد احمدیہ ننگل مسجد دار البرکات۔

بیعتیں:

جلسہ سالانہ کے مبارک ایام میں اللہ کے فضل و احسان سے ہر سال یہ امر دیکھنے میں آتا ہے کہ اللہ تعالیٰ سعید روحوں کو قبول احمدیت کی توفیق عطا فرماتا ہے امسال بھی 36 افراد کو بیعت کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہونے کی توفیق ملی۔ اللہ تعالیٰ ان کے ایمان میں برکت عطا فرمائے اور انہیں ثابت قدم رکھے۔ آمین۔

جلسہ سالانہ قادیان بچھڑے ہوئے عزیز و اقارب بھائی بہنوں اور رشتہ داروں کو ملانے کا بھی موجب بنتا ہے۔ اللہ کے فضل واحسان سے امسال بھی یہ نظارہ دیکھنے میں آیا۔ وہ بھائی بہن جو تقسیم ملک کے وقت اپنے اقرباء سے جدا ہو کر پاکستان چلے گئے یا وہ بچیاں جو شادی ہو کر پاکستان چلی گئیں تھیں اور ملکی حالات خراب ہونے کے باعث اپنے والدین سے مل نہیں پارہی تھیں جلسہ سالانہ کی برکت سے وہ قادیان دار الامان میں جلسہ میں شرکت کی غرض سے آئیں اور اپنے اقرباء اور والدین سے ان کی ملاقات بھی ہوئی۔ الحمد للہ علی ذالک۔ ☆☆☆

رپورٹ مرتبہ:
مقصود احمد بھٹی مبلغ سلسلہ حیدرآباد
تبریز احمد ظفر دُرّانی مبلغ سلسلہ

اللہ تعالیٰ ان مؤمنین کو بشارت دیتا ہے جو نیک اعمال بجالاتے ہیں اور تبشیر کے نشانوں کو پالینا ہی فوز عظیم ہے

اس زمانہ میں جہاد اکبر کی ضرورت ہے نفس کو پاک صاف کرنے کی ضرورت ہے تا کہ ہماری تبلیغ بھی مؤثر ہو

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مؤرخہ 28 دسمبر 2007ء بمقام مسجد بیت الفتوح لندن

تشہد تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے درج ذیل آیت قرآنی کی تلاوت فرمائی رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيهِمْ رَسُولًا مِّنْهُمْ يَتْلُوا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيْهِمْ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ۔ پھر فرمایا گذشتہ خطبہ میں آنحضرت ﷺ کی ذات کے حوالہ سے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا کا ذکر ہوا تھا جس میں آنحضرت ﷺ کی ذات اقدس میں چار باتوں کے پورا ہونے کے لیے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے دعا کی تھی کہ جو عظیم رسول اللہ تعالیٰ مبعوث فرمائے وہ انکو تیری آیات پڑھ کر سنائے ان کو کتاب سکھائے حکمت سکھائے اور ان کو پاک کرے۔ گذشتہ خطبہ میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس آیت کے کئی معنی بیان فرمائے تھے اسی تسلسل کو جاری رکھتے ہوئے حضور نے مزید فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اپنی آیات انذار اور تبشیر کے رنگ میں بھی بیان فرماتا ہے چنانچہ سورۃ بنی اسرائیل میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَمَا مَنَعَنَا اَنْ نُّرْسِلَ بِالْاٰيٰتِ اِلَّا اَنْ كَذَّبَ بِهَا الْاَوَّلُوْنَ وَاٰتَيْنَا ثَمُوْدَ النَّاقَةَ مُبْصِرَةً فَظَلَمُوْا بِهَا وَمَا نُرْسِلُ بِالْاٰيٰتِ اِلَّا تَخْوِيْفًا۔ (بنی اسرائیل آیت 60) کہ ہمیں کسی بات نے نہیں روکا کہ ہم اپنی آیات بھیجیں سوائے اس کے پہلوں نے اس کا انکار کر دیا۔ اور ہم نے ثمود کو بھی ایک بصیرت افروز نشانات کے طور پر اونٹنی عطا کی تھی پس وہ اس سے ظلم کے ساتھ پیش آئے۔ کہ ہم نشانات نہیں بھیجتے مگر تدریجاً ڈرانے کی خاطر۔ فرمایا: اصل میں یہ آیت اس طرف اشارہ کر رہی ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے انبیاء اور انکی جماعتوں کی سچائی ثابت کرنے کے لیے نشانات بھیجتا ہے اور انکی صداقت کے اظہار کے لیے معجزات دکھاتا ہے جس کے نتیجہ میں مامورین کی جماعتیں تو غالب آجاتیں ہیں مگر وہ جو ان پر ایمان نہیں لاتے وہ ان کے انذار کے شکار ہو جاتے ہیں۔ فرمایا قرآن مجید میں جو انذاری اور تبشیری پیشگوئیاں ہیں جو ہمیں گذشتہ انبیاء کے واقعات میں نظر آتی ہیں وہ اس لیے بھی بیان کی گئی ہیں تا کہ مسلمان بھی ان سے سبق حاصل کریں یہ نہ سمجھیں کہ یہ پرانے لوگوں کے واقعات ہیں جو قصہ پارینہ بن چکے ہیں۔ خدا اب بھی قادر ہے چودھویں صدی میں اللہ تعالیٰ نے اپنے مامور کو بھیجا اور اس مسیح کے لیے بھی اپنے نشانات اتارے ہیں۔ جو اس کی تکذیب کرنے والے ہیں اور اس کے ماننے والوں کی دل آزاری کرنے والے ہیں یہ نہ سمجھیں کہ وہ نشانات اتارنے والا خدا زندہ نہیں ہے وہ آج بھی اپنے نشانات دکھا رہا ہے اگر کوئی دیکھنے والی آنکھ ہے تو وہ دیکھ سکتی ہے۔ عقل مند وہی ہے جو ان باتوں سے عبرت حاصل کرے۔ اللہ کا خوف اور خشیت اپنے دل میں رکھ سوچنا چاہیے کہ اللہ بہت رحم کرنے والا ہے، صرف عذاب کے نشان نہیں دکھاتا بلکہ بشارتیں بھی دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ رَحْمَتِي وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ (الاعراف۔ 157)

اللہ کی رحمت سے بہت سے عذاب ٹل جاتے ہیں بندہ کا کام ہے کہ توبہ کرے استغفار کرے تا کہ الٰہی بشارتوں کا حصہ دار بنے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَيُبَشِّرُ الْمُؤْمِنِيْنَ الَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ الصّٰلِحٰتِ (بنی اسرائیل۔ 10) یعنی کہ اللہ تعالیٰ ان مومنین کو بشارت دیتا ہے جو نیک اعمال بجالاتے ہیں اور تبشیر کے نشانوں کو پالینا ہی فوز عظیم ہے۔

پس قرآن کریم کے اس نقطہ کو سمجھیں اور اس کے انعامات کی قدر کریں اگر کوئی قوم ان انعامات کی قدر نہیں کرتی تو یہ بھی خدا تعالیٰ کا انذار ہے کہ وہ ان سے ان نعمتوں کو چھین لیتا ہے۔ اس زمانہ میں جہاد اکبر کی ضرورت ہے نفس کو پاک صاف کرنے کی ضرورت ہے تا کہ ہماری تبلیغ بھی مؤثر ہو۔ خدا تعالیٰ نے قرآن مجید کی شکل میں الہام کے جس پانی سے ہمیں سیراب کیا ہمیں خود کو اس سے فیض یاب کرنا چاہیے۔ دیگر مسلمان نے تو اس زندگی بخش پانی کو اپنے لیے بے فیض کر لیا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ قرآن مجید کی وہ تفسیر نہیں سمجھ سکتے جو آج کے اس دور میں آنحضرت ﷺ کے عاشق صادق نے ہمارے سامنے رکھی ہے پس اس عاشق صادق کی صحبت سے جو یہ چشمے جاری ہوئے ہیں ان سے فائدہ اٹھانا ہمارا کام ہے اللہ کرے کہ آنحضرت ﷺ کی امت کا ہر شخص اس حقیقت کو اچھی طرح سے سمجھ لے کہ ظلم اور تعدی اور حد سے بڑھنا اور خدا کے مامورین کی نافرمانی کرنا قابل مؤاخذہ ہے اللہ تعالیٰ ہم احمدیوں کو پہلے سے بڑھ کر ان باتوں پر عمل کرنے کی توفیق بخشے۔

خطبہ جمعہ کے آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا پاکستان کے حالات ان دنوں بہت خوفناک شکل اختیار کر چکے ہیں وہاں اسلام کے نام پر اسلام کے خلاف حرکتیں کی جارہی ہیں۔ اللہ کا رسول تو کہتا ہے کہ وہ مسلمان نہیں جو دوسرے مسلمانوں کو قتل کرتا ہے اور وہاں آئے دن اسلام کے نام پر بچے یتیم ہو رہے ہیں، عورتوں کے سہاگ اجڑ رہے ہیں اور ان کو کچھ سمجھ نہیں آرہا ہے۔ فرمایا: ظلم سے روکنے کے لیے ہمارے پاس ایک چیز ہے اور وہ دعا ہے۔ پاکستان کے احمدی بھی اپنے ملک کے لیے دعا کریں اور دوسرے ملکوں میں رہنے والے بھی وہاں قیام امن کے لیے دعا کریں پاکستانی احمدیوں کو چاہیے کہ وہ اپنے ہم وطنوں کو سمجھائیں کہ تم کس ڈگر پر چل پڑے ہو، ملک کو برباد کر رہے ہو۔ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو سمجھ عطا کرے۔ ❁❁

اپنے مہدی کی محبت کو دلوں میں کر بپا

تیرے فضلوں کا کروں میں شکر کیسے اے خدا
مجھ میں ہے طاقت کہاں کہ شکر ہو تیرا ادا
جب تو چاہے فضل کر دے بندۂ ناچیز پر
جب تو چاہے اک گدا کو بھی بنادے بادشاہ
تیرے دینے کی عجب راہیں ہیں اے میرے خدا
جس پہ چاہے تو چلادے اپنے فضلوں کی ہوا
میں تیرے پیارے مسیحا کا ہوں اک ادنیٰ غلام
مجھ کو بھی تونے نوازا اپنی رحمت سے سدا
گر نہ ہوتا احمدی مجھ پہ نہ ہوتے یہ کرم
میں بھی دنیادار ہوتا دین سے ہوتا جدا
ابتلاء آئے مگر ایسا سہارا تھا مجھے
استقامت تیری رحمت سے ہوئی مجھ کو عطا
اے میرے شافی مجھے دے اپنی رحمت سے شفاء
ہر مصیبت دُور کردے اے میرے قادر خدا
میری سب اولاد یاربّ! دین کی خادم بنے
انکے حق میں بھی لگے تیرے مسیحا کی دُعا
ہے دُعا مومنؔ کی یارب دین کا غلبہ دکھا
اپنے مہدی کی محبت کو دلوں میں کر بپا

(خواجہ عبدالمومن اوسلو ناروے)

''قرآنی آیات کی 'رِنگ ٹونز' کا استعمال حرام ہے''

اسلامی قانونی کونسل سعودی عرب

سعودی عرب کی اسلامی قانونی کونسل نے موبائل فون میں قرآنی آیات کی ''رنگ ٹونز'' کو خلاف قانون قرار دیتے ہوئے کہا ہے کہ قرآنی آیات کی رِنگ ٹونز کا استعمال حرام ہے۔

گزشتہ دنوں کونسل کا اجلاس سعودی عرب کے مفتی اعظم عبدالعزیز الشیخ کی صدارت میں منعقد ہوا جس میں ۷۰ سے زائد علماء، اہم مسلم شخصیات اور اسکالروں نے شرکت کی۔ کونسل کے ۶ روزہ اجلاس کا افتتاح خادم الحرمین شریفین شاہ عبداللہ بن عبدالعزیز کے نمائندے کی حیثیت سے مکہ کے گورنر شہزادہ خالد الفیصل نے کیا۔ کونسل نے قرار دیا کہ قرآنی آیات پر مشتمل رنگ ٹونز سے قرآنی آیات کی بے حرمتی ہوتی ہے تاہم موبائل فون میں سُننے اور پڑھنے کے لئے قرآنی آیات ریکارڈ کرائی جاسکتی ہیں۔

موبائل فونوں پر رنگ ٹونز کی جگہ قرآنی آیات سننے پر مذہبی امور کی وزارت کے ذریعہ لگائی گئی پابندی سے متعلق حکم پر سعودی عرب کے عوام تقسیم ہوگئے تھے سعودی گزٹ نام کے ایک اخبار کے ذریعہ کئے گئے سروے میں متعدد افراد نے فتوے پر ناراضگی ظاہر کی ہے جن لوگوں نے اس فتوے کی مخالفت کی ہے ان کا کہنا ہے کہ یہ پابندی منطقی نہیں ہے ان کی دلیل ہے کہ رنگ ٹون ہمیں ہمیشہ عبادت کی یاد دہانی کراتا ہے۔

عالمی سطح پر ہر دو ہفتوں میں ایک زبان متروک ہو رہی ہے

زبانوں کے متروک ہوجانے کے خطرات سے متعلق کام کرنے والے ایک ادارے Living Tongues Institute for Endangered Languages نے دُنیا میں پانچ ایسے علاقوں کی نشاندہی کی ہے جہاں اقلیتی زبانوں کو شدید خطرہ ہے۔ ادارے کا کہنا ہے کہ اقلیتی زبانوں کے ختم ہوجانے سے نہ صرف ایک زبان ختم ہوجاتی ہے بلکہ اس زبان سے منسلک صدیوں پر پھیلی ہوئی تہذیب، انسانی علم اور تاریخ بھی صفحہ ہستی سے مٹ جاتے ہیں۔

بی بی سی کے نامہ نگار اینڈریو رابرٹ کے مطابق مذکورہ تحقیق میں کہا گیا ہے کہ جو زبانیں خطرے سے دوچار ہیں ان میں کچھ ایسی ہیں جواب صرف چند سو افراد بول پاتے ہیں اور ایک اندازے کے مطابق عالمی سطح پر ہر دو ہفتوں میں ایک زبان متروک ہو رہی ہے۔ تحقیق کے مطابق نوجوانوں کے شہری علاقوں میں نقل مکانی کرنے اور وہاں جاکر انگریزی یا دوسری عالمی زبانیں سیکھنے سے زبانوں کے متروک ہونے کے رجحان میں تیزی آگئی ہے۔

تحقیقی ٹیم نے زبانوں کو درپیش خطرے کو مدنظر رکھتے ہوئے ایک نقشہ بنایا ہے جس پر ان خطوں کو نمایاں کیا گیا ہے جہاں علاقائی زبانوں کو خطرات شدید تر ہیں اس تحقیق میں شامل ایک امریکی ماہر لسانیات ڈیوڈ ہیریسن کا کہنا تھا کہ ایسے پانچ نمایاں ترین خطوں میں شمالی آسٹریلیا، مشرقی سائبیریا اور شمالی امریکہ کے علاقے شامل ہیں۔ دم توڑتی زبانوں کو ریکارڈ کر کے محفوظ کرنے کی ضرورت پر زور دیتے ہوئے ان کا کہنا تھا کہ زبانوں کے مرنے سے سب سے بڑا خدشہ یہ ہوتا ہے کہ اس سے مقامی سطح پر پائی جانے والی معلومات کا خزانہ بھی مرجاتا ہے مثلاً پودوں کے نام اور ان کے بارے میں معلومات۔

ایک زبان میں جمع کی ہوئی معلومات اور حکمت کا اظہار کسی دوسری زبان میں ممکن نہیں ہوتا۔ کیونکہ ہر زبان کا معلومات جمع کرنے کا ایک اپنا طریقہ ہوتا ہے جب لوگ کوئی دوسری عالمی زبان بولنا شروع کردیتے ہیں تو اپنی مادری زبان کی معلومات کا خاصا بڑا حصہ پیچھے چھوڑ جاتے ہیں۔ کچھ ماہرین لسانیات کا خیال ہے کہ ہر زبان انسانوں کو دنیا کو دیکھنے کا ایک الگ ڈھنگ دیتی ہے۔ مثال کے طور پر شمالی انڈیا کی بورو زبان میں پیار کے اظہار کے لئے مختلف الفاظ استعمال کئے جاتے ہیں، اونسرا کا مطلب گزرے وقت سے محبت کرنا ہے۔

آج کل دم توڑتی زبانوں کو بچانے کی تحریک زور پکڑتی جارہی ہے لیکن ماہرین لسانیات کا کہنا ہے کہ اس سلسلے میں کامیابی صرف اسی وقت ممکن ہے جب نئی نسل کو اپنے والدین، دادا دادی یا نانا نانی کی زبانیں بولنے کی طرف راغب کیا جائے۔

بچوں کا فوجی مقاصد کے لئے استعمال

دنیا میں دو لاکھ پچاس ہزار لڑکے اور لڑکیوں کو کم سن فوجی کے طور پر استعمال کیا جارہا ہے

یوگانڈا سے تعلق رکھنے والے 5 سابق کم سن فوجیوں نے گزشتہ دنوں اقوام متحدہ میں پوری دنیا کی توجہ اس مسئلے کی جانب مبذول کرانے کی قسم کھائی جس میں بچوں کو بطور کم سن فوجی استعمال کیا جارہا ہے۔ اس وقت پوری دنیا میں دو لاکھ پچاس ہزار لڑکے اور لڑکیوں کو کم سن فوجی کے طور پر استعمال کیا جارہا ہے۔

جینیفر آچورا، بلی اوما، نائی اچینگ، سارا آئیورد اور مورین اکیلو، کو یوگانڈا کی لارڈز ریزسٹنٹ آرمی نے یرغمال بنالیا تھا لیکن اب یہ یوگانڈا کی غیر سرکاری تنظیم کے لئے کام کررہے ہیں اور ان کی کوشش کے سبب ہی ان کی قوم کے ایک ہزار کم سن فوجیوں کو یرغمالیوں کے چنگل سے بچایا گیا ہے۔

اقوام متحدہ کے خصوصی سکریٹری کے ساتھ ہوئی ایک میٹنگ میں اکیلو نے بتایا کہ انہیں لارڈز ریزسٹنٹ آرمی کے اہلکاروں نے اغوا بنالیا اور کافی پریشان کیا تھا۔ اس کے بعد میں گھر واپس آئی تو میری ملاقات غیر سرکاری تنظیم ''ایمپاورنگ ہینڈس'' سے ہوئی۔ ان کے ساتھ کام کر کے کافی اچھا تجربہ حاصل ہوا۔ اکیلو نے بتایا کہ ایمپاورنگ ہینڈس ایسے بچوں کی بازآبادکاری کے لئے کافی کچھ کررہی ہے۔ اکیلو نے اقوام متحدہ سے اپیل کی ہے کہ وہ اس غیر سرکاری تنظیم کی مدد کرے اور اس پروگرام کو مزید آگے بڑھائے۔ اس کے علاوہ تنظیم کو ٹریننگ اور فنڈ فراہم کرے۔

برطانیہ میں ہر سال ۷ لاکھ ۱۳ ہزار غیر ملکی ملازمت کے لئے آتے ہیں

برطانیہ کے محکمہ داخلہ کی جانب سے شائع کردہ ایک رپورٹ کے مطابق مہاجرین ۷۳ طریقوں سے برطانیہ آسکتے ہیں۔ دی ڈیلی ٹیلی گراف کی رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ ان ۷۳ مختلف طریقوں میں ڈپلومیٹس کے گھریلو ملازمین، اسپورٹس مین اور انٹرٹینرز، دی عدالتی ایجنسی کے ملازمین اور تھیسس لکھنے والے طلباء کے لئے خصوصی پروگرام بھی شامل ہیں۔ سرکاری اعداد و شمار کے مطابق گزشتہ برس برطانیہ میں کام کرنے کے لئے جو 7 لاکھ 13 ہزار غیر ملکی آئے ان میں سب سے زیادہ ہندوستان سے ۴۹۰۰۰، سلواکیہ سے ۲۹۰۰۰، پاکستان سے ۲۵۰۰۰، آسٹریلیا سے ۲۴۰۰۰، افراد شامل ہیں۔ محکمہ داخلہ کے ایک ترجمان نے اعتراف کیا کہ یہ سسٹم کچھ پیچیدہ ہے۔ ان مختلف اسکیموں کو 2009ء میں سنگل پوائنٹ بیسڈ سسٹم میں تبدیل کردیا جائے گا جو ایک مضبوط اور سمجھنے میں آسان سسٹم ہوگا۔

زیادہ تر بچوں میں کینسر جینیاتی ہوتا ہے

اسٹاک ہوم یونیورسٹی کی تحقیق

بچوں میں کچھ بیماریاں ایسی ہوتی ہیں جو انہیں ورثے میں ملتی ہیں۔ ایک جائزے نے یہ ثابت کیا ہے کہ چند بچوں میں کینسر کی بیماری انہیں ورثے میں ملتی ہے جو والدین سے ان میں منتقل ہوتی ہے۔ جائزے میں ۳۰ لاکھ خاندانوں سے بات چیت کی گئی جس کے مطابق سویڈن میں ۱۰ لاکھ کینسر کے مریض ہیں جو چھاتی کا کینسر، پھیپھڑوں کا کینسر، فوتوں کا کینسر اور آنتوں کے کینسر میں مبتلاء ہیں۔ اسی طرح یہ بیماری ان کے بچوں میں بھی پائی گئی ہے۔ بچوں میں ماحولیاتی اثر کی بہ نسبت جینیاتی اثر زیادہ ہوتا ہے۔ کینسر کی تشخیص ہونے کے بعد وہ شخص ۱۰ سال کے بعد انتقال کرجاتا ہے۔ جائزے کے مطابق جن افراد کے والدین کو کینسر ہوتا ہے ان میں مختلف کینسر کی مناسبت سے زندگی کا فیصد بھی کم ہوجاتا ہے جو اس طرح ہے چھاتی کے کینسر میں ۵۷ فیصدی، فوتوں کے کینسر میں ۷۰ فیصدی، آنتوں کے کینسر میں ۴۴ فیصدی اور پھیپھڑوں کے کینسر میں ۳۹ فیصدی زندگی کم ہوجاتی ہے۔ یہ ریسرچ اسٹاک ہوم کی کیرولنکسا انسٹی ٹیوٹ کی لنڈا النڈاسٹرودم نے کی ہے اور ان کی ٹیم نے یہ بھی بتایا کہ والدین بچوں کا یہ تعلق کینسر کے علاج میں بھی کارآمد ثابت ہوتی ہے۔

ختنہ کرانے کے بعد ایڈز کا خطرہ ساٹھ فیصد کم ہوجاتا ہے

اگر کوئی شخص افریقی ہے تو ختنہ کرانے کے بعد اس کو ایڈز کی بیماری لگنے کا خطرہ 60 فیصد کم ہوجاتا ہے لیکن امریکی گورے لوگوں کو ختنہ کرانے سے زیادہ فرق نہیں پڑتا۔ اس رائے کا اظہار امریکہ کے میڈیکل ریسرچ کرنے والوں نے کیا ہے۔ بیماریوں کے کنٹرول امریکی سینٹر کے گریگ ملٹ کا کہنا ہے کہ تجربوں سے ثابت ہوا ہے کہ کالے اور لاطینی امریکہ کے رہنے والے ایڈز کے جراثیم سے متاثر ہوجاتے ہیں چاہے انہوں نے ختنہ کرایا یا نہ کرایا ہو۔ ڈاکٹر گریگ نے کہا کہ ختنہ کرانے سے ایڈز کی بیماری سے سو فیصد چھٹکارا حاصل نہیں ہوتا۔

موبائل فون کا بے تحاشہ استعمال صحت کے لئے مضر

موبائل فون کے کثرت استعمال کے باعث کئی طرح کی بیماریاں ہونے کی بات کہی جاتی رہی ہیں۔ لیکن ایک تازہ تحقیق سے پتہ چلا ہے کہ موبائل فون سے گھنٹوں بات چیت کرتے رہنے کی عادت منہ میں کینسر کو دعوت دے سکتی ہے۔ تحقیق سے پتہ چلا ہے کہ موبائل فون کا پانچ سال تک بے حساب استعمال کرنے والے لوگوں میں ٹیومر پیدا ہونے کا خطرہ ان لوگوں کے مقابلہ میں پچاس فیصد زیادہ ہوتا ہے جو اس کا استعمال نہیں یا کم کرتے ہیں۔ اسرائیلی تحقیق کاروں نے ایک بار پھر یہ سوال کھڑا کردیا ہے کہ موبائل فون کس حد تک ہمارے جسموں کو متاثر کرسکتا ہے؟۔ موبائل فون کے کثرت استعمال سے کینسر پیدا ہونے کو لیکر پہلے بھی کئی تحقیقات ہوچکی ہیں اور ان کے نتیجے کافی متضاد رہے ہیں۔ زیادہ تر تحقیقات یہی بتاتی رہی ہیں کہ اس سے صحت کو کوئی بڑا نقصان نہیں ہے جبکہ کچھ تحقیقات اس کے برعکس تھیں۔ بہر حال اسرائیل کے چیمپا شعبہ میڈیکل سینٹر کے تحقیق کاروں نے نئے سرے سے ہمیں یہ سوچنے پر مجبور کردیا ہے کہ موبائل فون کا کس حد تک استعمال ہمارے لئے محفوظ ہے۔ ☆☆☆

وصایا :: منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

وصیت 16728 :: میں ناصر الدین ولد بشیر الدین ننگلی قوم ارائیں پیشہ ملازمت عمر 25 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 1/9/2006 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت بالمقطعہ ماہانہ 3000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت 1/9/2006 سے نافذ کی جائے۔

گواہ بشیر الدین ننگلی العبد ناصر الدین گواہ شریف احمد

وصیت 16729 :: میں شیخ سلیمان ولد شیخ شعبان مرحوم قوم مسلمان پیشہ معلم سلسلہ عمر 36 سال پیدائشی احمدی ساکن کیرنگ ڈاکخانہ کیرنگ ضلع خوردا صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 9/7/06 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے: خاکسار کی سات ایکڑ سات ڈسمل زرعی زمین ہے۔ جس کی موجودہ قیمت تقریباً 75000 روپے ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ 3384 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ سید شکر اللہ العبد شیخ سلیمان گواہ محمد اطہر حسین

وصیت 16730 :: میں الحاج محمد مجیب الرحمٰن ولد مظاہر الاسلام مرحوم قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 50 سال تاریخ بیعت 2001ء ساکن شکر آباد ڈاکخانہ جتھا براستہ لوہاپور ضلع بیر بھوم صوبہ مغربی بنگال بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 2006-10-1 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ آبائی جائیداد میں ایک مکان شکر آباد میں ہے۔ اس میں خاکسار کے علاوہ دو بھائی اور دو بہنیں حصہ دار ہیں یہ مکان ابھی مشترکہ ہے اس میں خاکسار کا جو حصہ ہے اس کی قیمت اندازاً 30 ہزار روپے ہوگی۔ اس کے علاوہ ایک بیگھہ زرعی زمین شکر آباد میں خریدی ہے اس کی قیمت موجودہ اندازاً چالیس ہزار روپیہ ہوگی۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ 3180 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ ملک محمد مقبول طاہر العبد محمد مجیب الرحمان گواہ روشن علی

وصیت 16731 :: میں ایم کے نصیر بابو ولد ایم کے بشیر احمد مرحوم قوم احمدی پیشہ تجارت عمر 29 سال پیدائشی احمدی ساکن وانیم بلم ڈاکخانہ وانیم بلم ضلع مالاپورم صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 06-9-1 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از تجارت ماہانہ 5000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ وسیم احمد صدیق العبد ایم کے نصیر بابو گواہ کے صدیق

وصیت 16732 :: میں فضل رحمٰن ولد یو منصور احمد قوم احمدی پیشہ طالب علم عمر 20 سال پیدائشی احمدی ساکن مٹانور ڈاکخانہ مٹانور ضلع کنور صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 9/7/06 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از خورونوش ماہانہ 500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ یو منصور احمد العبد فضل رحمٰن گواہ کے وائی شمس الدین

وصیت 16733 :: میں زمن احمد علی بنت احمد علی قوم مسلم پیشہ طالب علم عمر 19 سال پیدائشی احمدی ساکن پینگاڑی ڈاکخانہ پینگاڑی آر ایس ضلع کنور صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 10.7.06 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ چین 16 گرام، دو عدد کنگن 32 گرام، پازیب 16 گرام، بالیاں 2 گرام، انگوٹھی 2 گرام کل 68 گرام سونا۔ موجودہ قیمت 57800 روپے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ 500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ نور جہاں پی الامۃ زمن احمد علی گواہ ایچ زینب

وصیت 16734 :: میں رحمۃ النساء اے زوجہ بشیر الدین ماسٹر مرحوم قوم احمدی مسلم پیشہ خانہ داری عمر 53 سال پیدائشی احمدی ساکن ایڑوم ڈاکخانہ ایڑوم ضلع کنور صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 25.8.06 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ چین لوکیٹ 40 گرام، چین لوکیٹ 24 گرام کنگن دو عدد 24 گرام، بالیاں 14 گرام، انگوٹھی 18 گرام۔ کل 160 گرام۔ موجودہ قیمت 141600 روپے۔ زرعی زمین 25 سینٹ موجودہ قیمت 100000 روپے۔ 9 سینٹ زمین مع گھر قیمت 200000 روپے۔ 26 سینٹ زمین موجودہ قیمت 450000 روپے۔ کل 750000 روپے۔ میرا گزارہ آمد از خورونوش ماہانہ 2500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ ایچ زینب الامۃ رحمۃ النساء اے گواہ نور جہاں پی

وصیت 16735 :: میں فہیمہ احمد علی بنت احمد علی قوم مسلم پیشہ طالب علم پیدائشی احمدی ساکن پینگاڑی ڈاکخانہ پینگاڑی آر ایس ضلع کنور صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 10.7.06 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ چین 12 گرام، دو عدد کنگن 28 گرام، بالیاں 2 گرام، انگوٹھی 2 گرام۔ کانٹے 6.77 گرام۔ کل وزن 50.77 گرام سونا جس کی موجودہ قیمت اندازاً 43154 روپے ہے۔ میرا گزارہ آمد از خورونوش ماہانہ 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ ایچ زینب الامۃ فہیمہ احمد علی گواہ نور جہاں پی

وصیت 16736 :: میں پی سیناز وجہ محمد اشرف قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 29 سال پیدائشی احمدی ساکن کرولائی ڈاکخانہ کرولائی ضلع مالاپورم صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 28/5/06 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ طلائی زیور 10 پون گلے کا ہار ایک عدد کان کی بالیاں ایک جوڑی۔ کل قیمت 70000 روپے۔ حق مہر وصول شدہ جس میں کچھ رقم شامل کر کے مذکورہ زیور میں ملا دیا گیا ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ 600 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ ٹی کے محمود الامۃ سیناپی گواہ ایم ای منور احمد

وصیت 16737 :: میں عصم الدین ولد نصر الدین مرحوم قوم مسلمان پیشہ لوہار عمر 60 سال تاریخ بیعت 28.1.1984 ساکن کرنال ڈاکخانہ کرنال ضلع کرنال صوبہ ہریانہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج

مورخہ 18.8.2006 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از خورونوش ماہانہ 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ اسلام الدین احمدی　　　العبد عصیم الدین　　　گواہ محمد رفیق بھٹی

وصیت 16738:: میں سعیدہ بیگم زوجہ عصیم الدین قوم مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 55 سال تاریخ بیعت 28/1/1984 ساکن کرنال ڈاکخانہ کرنال ضلع کرنال صوبہ ہریانہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 18/8/06 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ پازیب چاندی 5 تولہ، بازو بند 15 تولہ، ہار 2 تولہ، طلائی زیور کان کی بالی ونتھ۔ کل قیمت 8350 روپئے میرا گزارہ آمد از خورونوش ماہانہ 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ اسلام الدین احمدی　　　الامۃ سعیدہ بیگم　　　گواہ عصیم الدین

وصیت 16739:: میں منور احمد ولد نور احمد قوم احمدی پیشہ تجارت عمر 26 سال پیدائشی احمدی ساکن جکور ڈاکخانہ جکور ضلع منگلور صوبہ کرناٹک بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 7.8.06 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از تجارت ماہانہ 2000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت ماہ اگست 2006ء سے نافذ کی جائے۔

گواہ نور احمد　　　العبد منور احمد　　　گواہ محمد کلیم خان

وصیت 16740:: میں محمود احمد سہگل ولد بخش الٰہی سہگل قوم احمدی پیشہ فارغ عمر 52 پیدائشی احمدی ساکن بنگلور ڈاکخانہ بنگلور ضلع بنگلور صوبہ کرناٹک بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 31.8.06 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ بنگلور میں جے نگر ا بلاک میں 20X40 زمین پر مشتمل دو منزلہ مکان ہے جس کی اندازاً قیمت پندرہ لاکھ روپئے ہے۔ مکان کی تعمیر کے سلسلہ میں 6 لاکھ روپئے قرض ہے۔ خاکسار کو کلکتہ اپنے بھائیوں کی طرف سے دولاکھ روپئے کی رقم ملی ہے جو مکان کی تعمیر پر خرچ ہو چکی ہے۔ میرا گزارہ آمد از جائیداد ماہانہ 5000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی جاوی ہوگی میری یہ وصیت ستمبر 2006ء سے نافذ کی جائے۔

گواہ جاوید اقبال اختر چیمہ　　　العبد محمود احمد سہگل　　　گواہ محمد کلیم خان

وصیت 16741:: میں فریدہ دردانہ زوجہ محمود احمد سہگل قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر 35 سال پیدائشی احمدی ساکن بنگلور ڈاکخانہ بنگلور ضلع بنگلور صوبہ کرناٹک بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 31.8.06 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ حق مہر 10000 روپئے وصول شد۔ زیورات طلائی دو تولہ 22 کیرٹ سونا قیمت 16000 روپئے۔ انگوٹھیاں چار عدد و بالیاں۔ خاکسار کے والد محترم سیٹھ عبدالسلام نثار صاحب مرحوم یادگیر وفات پا چکے ہیں۔ اگر بھائیوں کی طرف سے کوئی آبائی جائیداد ملی تو اس کا حصہ جائیداد ادا کردونگی۔ میرا گزارہ آمد از خورونوش ماہانہ 500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت ستمبر 2006ء سے نافذ کی جائے۔

گواہ محمد کلیم خان　　　.الامۃ فریدہ دردانہ　　　گواہ محمود احمد سہگل

وصیت 16742:: میں احمد خان ولد علی خان قوم احمدی پیشہ پنشنر عمر 59 سال تاریخ بیعت 25.10.98 ساکن بنگلور ڈاکخانہ بنگلور ضلع بنگلور صوبہ کرناٹک بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 31.8.06 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ Parasavalla گاؤں تریوندرم کیرالہ میں 19 سینٹ زمین پر ایک مکان ہے جس کی قیمت اندازاً ابیس لاکھ روپئے ہے۔ اس کا سروے نمبر 597/15 ہے۔ اس کے علاوہ ایک پلاٹ ایک ایکڑ 63 سینٹ کا ہے، جس کی اندازاً قیمت 1630000 روپئے ہے۔ اس کا سروے نمبر 193/5 ہے۔ اس زمین پر کچھ ناریل کے درخت ہیں جن سے کچھ آمد ہوتی ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت (پنشن) ماہانہ 5000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت ستمبر 2006ء سے نافذ کی جائے۔

گواہ جاوید اقبال اختر چیمہ　　　العبد احمد خان　　　گواہ محمد کلیم خان

وصیت 16743:: میں مصدق احمد ولد این کنجی احمد قوم احمدی پیشہ ملازمت عمر 32 سال پیدائشی احمد ساکن بنگلور ڈاکخانہ بنگلور ضلع بنگلور صوبہ کرناٹک بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 31.8.06 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ بنگلور نمبر 16 رام مورتی نگر میں 32X43 پر مشتمل ایک مکان ہے جس کی موجودہ قیمت اندازاً سولہ لاکھ روپئے ہے۔ اس مکان کی تعمیر کے سلسلہ میں بارہ لاکھ روپئے قرض ہے جو انیس سال میں مکمل ہو جائے گا۔ انشاء اللہ۔ اس کے علاوہ ایک ماروتی کار ہے جس کی قیمت 225000 روپئے ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ 21000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت ستمبر 06ء سے نافذ کی جائے۔

گواہ جاوید اقبال اختر چیمہ　　　العبد مصدق احمد　　　گواہ محمد کلیم خان

وصیت 16744:: میں سیدہ نصرت اقبال ولد سید اقبال پاشا قوم احمدی پیشہ ڈاکٹری عمر 25 سال ساکن بنگلور ڈاکخانہ بنگلور ضلع بنگلور صوبہ کرناٹک بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 30.8.06 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ زیورات طلائی 3 تولہ 22 کیرٹ (بینگلز، چین) 24000 روپئے۔ میرا گزارہ آمد از تجارت ماہانہ 10000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت ستمبر 2006ء سے نافذ کی جائے۔

گواہ جاوید اقبال اختر چیمہ　　　الامۃ سیدہ نصرت اقبال　　　گواہ سید اقبال پاشا

وصیت 16745:: میں سید ثاقب احمد ولد سید اقبال احمد جاوید قوم احمدی پیشہ ملازمت عمر 26 سال پیدائشی احمدی ساکن بنگلور ڈاکخانہ بنگلور ضلع بنگلور صوبہ کرناٹک بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 1[illegible].8.06 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ 8500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت اگست 2006ء سے نافذ کی جائے۔

گواہ طارق احمد　　　العبد سید ثاقب احمد　　　گواہ محمد کلیم خان

وصیت 16746:: میں مظفر احمد ولد نور احمد قوم احمدی پیشہ تجارت عمر 19 سال پیدائشی احمدی ساکن جکور ڈاکخانہ بنگلور ضلع بنگلور صوبہ کرناٹک بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 7.8.06 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از تجارت ماہانہ 2000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت اگست 2006ء سے نافذ کی جائے۔

گواہ محمد کلیم خان　　　العبد مظفر احمد　　　گواہ نور احمد

وصیت نمبر : 16747: مَیں ولی الدین ولد مکرم شیخ کلیم اللہ صاحب قوم احمدی مسلمان، پیشہ تجارت عمر 29 سال پیدائشی احمدی ساکن بنگلور ڈاکخانہ بنگلور ضلع بنگلور صوبہ کرناٹک۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 13.8.2006 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ والدین حیات سے ہیں اس وقت میری کوئی منقولہ جائیداد وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ 60000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا۔ اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت ستمبر 2006 سے نافذ کی جائے۔

گواہ : جاوید اقبال چیمہ العبد: ولی الدین گواہ : محمد کلیم خان

وصیت نمبر : 16748: میں فرخندہ مبین زوجہ مکرم غفور المبین صاحب مرحوم قوم احمدی مسلمان، پیشہ خانہ داری عمر 45 سال پیدائشی احمدی ساکن بنگلور ڈاکخانہ بنگلور ضلع بنگلور صوبہ کرناٹک۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 17.7.2006 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ حق مہر 3000 وصول شد نہیں ہے خاوند کی وفات ہو گئی ہے۔ زیور ایک چین ڈیڑھ تولہ۔ تین انگوٹھیاں وکان کی بالیاں قیمت سولہ ہزار روپے۔ ایک مکان آرٹی نگر بنگلور میں 20*30 اسکوائر فٹ قیمت اندازاً پانچ لاکھ روپے۔ نوٹ: اس مکان میں سے 1/4 حصہ میرے بھائی اور بہن کا میری وفات کے بعد ہوگا۔ باقی پورے 3/4 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ میرا گزارہ آمد از جائیداد ماہانہ 700 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی۔ اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت اگست 2006 سے نافذ کی جائے۔

گواہ : محمد شفیع اللہ امیر جماعت الامۃ: فرخندہ مبین گواہ : محمد کلیم خان

وصیت نمبر : 16749: میں فرحت النساء بیگم زوجہ مکرم عظمت اللہ قریشی صاحب قوم احمدی مسلمان، پیشہ خانہ داری عمر 55 سال تاریخ بیعت 75ء ساکن بنگلور ڈاکخانہ بنگلور ضلع بنگلور صوبہ کرناٹک۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 7.8.2006 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ حق مہر 3000 روپے بذمہ خاوند۔ زیور ساڑھے تین تولہ اٹھارہ کیریٹ (چوڑیاں 16 گرام۔ نیکلیس ایک عدد 10 گرام۔ ٹاپس 3 گرام۔ قیمت اندازاً 20000 روپے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ 400 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی۔ اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت اگست 2006 سے نافذ کی جائے۔

گواہ : محمد عظمت اللہ قریشی الامۃ: فرحت النساء بیگم گواہ : محمد کلیم خان

وصیت نمبر : 16750: مَیں رضیہ سلطانہ زوجہ مکرم حامد محمود صاحب قوم احمدی مسلمان، پیشہ خانہ داری عمر 40 سال پیدائشی احمدی ساکن چلکل گوڑہ ڈاکخانہ چلکل گوڑہ ضلع حیدرآباد صوبہ آندھرا پردیش۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 10.8.2006 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ حق مہر 4000 روپے بذمہ خاوند۔ طلائی زیور: نکلس دو تولے لچھا تین تولے چوڑیاں تین تولے انگوٹھیاں ایک تولہ بالیاں ایک تولہ کل دس تولے قیمت اندازاً 90000 روپے۔ چاندی پانچ تولے قیمت 600 روپے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ 1000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی۔ اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : مقصود احمد بھٹی الامۃ: رضیہ سلطانہ گواہ : نورالدین سلیم

وصیت نمبر : 16751: مَیں لبنہ آفرین بنت مکرم احسان اللہ صاحب قوم احمدی مسلمان، پیشہ طالبہ علم عمر 21 سال پیدائشی احمدی ساکن سکندرآباد (مولاعلی) ڈاکخانہ مولاعلی ضلع حیدرآباد صوبہ آندھرا پردیش۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 10.8.2006 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ ایک عدد انگوٹھی ڈیڑھ گرام دو عدد بالیاں ڈیڑھ گرام۔ چاندی کے پازیب قیمت 300 روپے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ 500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی۔ اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : پی ایم رشید مبلغ سلسلہ الامۃ: لبنہ آفرین گواہ : سلطان محمد الہ دین

وصیت نمبر : 16752: مَیں لمۃ الرؤف نصرین بنت مکرم نورالدین سلیم احمد قوم احمدی مسلمان، پیشہ طالبہ علم عمر 20 سال پیدائشی احمدی ساکن سکندرآباد (ناچارم) ڈاکخانہ ناچارم ضلع حیدرآباد صوبہ آندھرا پردیش۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 9.8.2006 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ طلائی زیور: نکلس، انگوٹھیاں، لوکیٹ، بالیاں کل تین تولے اندازاً قیمت 30.000 روپے۔ میرا گزارہ آمد ماہانہ 1500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی۔ اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : پی ایم رشید مبلغ سلسلہ الامۃ: لمۃ الرؤف نصرین گواہ : نورلدین سلیم

وصیت نمبر : 16753: مَیں نصرت جہاں بیگم بیوہ مکرم حسام الدین صاحب قوم احمدی مسلمان، پیشہ خانہ داری عمر 50 سال پیدائشی احمدی ساکن فلک نما ڈاکخانہ فلک نما ضلع حیدرآباد صوبہ آندھرا پردیش۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 1.8.2006 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ حق مہر-500 روپے۔ طلائی زیورات: ایک عدد انگوٹھی، دو عدد بالیاں، چین ایک عدد کل وزن 14 گرام اندازاً قیمت 14000 روپے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ 500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی۔ اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : مقصود احمد بھٹی مبلغ سلسلہ الامۃ: نصرت جہاں بیگم گواہ : فاروق احمد گنائی معلم سلسلہ

وصیت نمبر : 16754: مَیں حمیدہ احسان زوجہ مکرم احسان کرم علی صاحب قوم احمدی مسلمان، پیشہ خانہ داری عمر 45 سال پیدائشی احمدی ساکن سکندرآباد ڈاکخانہ مولیٰ علی ضلع حیدرآباد صوبہ آندھرا پردیش۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 10.8.2006 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ طلائی زیورات: چوڑیاں دو عدد، بالی ایک عدد، نکلس ایک عدد، ہار ایک عدد کل وزن 8 تولے 8 گرام اندازاً قیمت 67584 روپے۔ میرا گزارہ آمد از خورونوش ماہانہ 500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی۔ اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : مقصود احمد بھٹی مبلغ سلسلہ الامۃ: حمیدہ احسان گواہ : نورالدین سلیم

وصیت نمبر : 16755: مَیں کے پی زینت زوجہ اے محمد یوسف قوم احمدی مسلمان، پیشہ خانہ داری عمر 26 سال پیدائشی احمدی ساکن کالکولم ڈاکخانہ کاراپرمبا ضلع مالاپورم صوبہ کیرالہ۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 8.7.2006 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 11 سینٹ زمین بمقام کالکولم کیرالہ اندازاً قیمت 55000 روپے۔ حق مہر 8 گرام گولڈ (22 کیریٹ) اداشدہ۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی۔ اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : وسیم احمد صدیق الامۃ: کے پی زینت گواہ : رفیق احمد مدراسی

وصیت نمبر : 16756: مَیں ایس سہیل احمد ولد سداسون قوم احمدی مسلمان پیشہ پینٹر عمر 35 سال تاریخ بیعت 1992ء ساکن مدورائی ڈاکخانہ آوانیاپورم ضلع مدورائی صوبہ تامل ناڈو۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 8.9.2006 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ والدین حیات ہیں اس وقت میری کوئی منقولہ جائیداد وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از پینٹنگ ماہانہ 5000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا۔ اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : وسیم احمد صدیق العبد: ایس سہیل احمد گواہ : رفیق احمد مدراسی

EDITOR
MUNEER AHMAD KHADIM
Tel.Fax:(0091)1872-220757
Tel.Fax:(0091)1872-221702
Tel. (0091)1872-220814
badrqadian@rediffmail.com

REGISTERED WITH THE REGISTRAT OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT No. RN61/57
ہفت روزہ
بدر قادیان
Weekly B A D R Qadian
Qadian 143516 Dt.Gurdaspur (Pb.) INDIA
Vol. 57 Thursday 3-10th January 2008 Issue No. 1-2

SUBSCRIPTION
ANNUAL : Rs. 300/-
By Air 20Pounds or40 U.S.$
30 Euro
By Sea 10 Pounds or 20 U.S.$

ظہور قدرت ثانیہ کے مقام پر تعمیر ہونے والی یادگار کی تقریب سنگِ بنیاد

مورخہ 2 جنوری 2008ء کو صبح گیارہ بجے خصوصی تقریب سنگِ بنیاد بہشتی مقبرہ میں بمقام ظہور قدرتِ ثانیہ منعقد ہوئی جس میں قادیان اور پاکستان سے تشریف لانے والے ناظر صاحبان نائب ناظران اور معزز شخصیتوں کو مدعو کیا گیا۔ تقریب کی صدارت محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ ربوہ نے کی۔ تقریب کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا مکرم سید کلیم الدین صاحب مبلغ سلسلہ دہلی نے سورہ جمعہ کی آیت 1 تا 5 کی تلاوت کی اور ترجمہ سنایا۔ اس کے بعد مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب صدر مرکزی کمیٹی خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی نے یادگار کے متعلق تعارف پیش کرتے ہوئے فرمایا:

''آج اللہ تعالیٰ کی توفیق سے ہم سب اُس جگہ اکٹھے ہیں جہاں 27 مئی 1908ء کو جماعت احمدیہ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھ پر بیعت کی اور اس کے بعد اس جگہ حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا جنازہ پڑھایا۔

جب ۲۰۰۸ء میں خلافت احمدیہ کی صد سالہ جوبلی منانے کا فیصلہ ہوا تو حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کی منظوری سے یہ فیصلہ بھی ہوا کہ خلافت احمدیہ کی صد سالہ جوبلی کے موقع پر مقام ظہور قدرتِ ثانیہ پر ایک یادگار بھی تعمیر کی جائے۔

یادگار کی تعمیر کے لئے احمدی آرکیٹکٹس کی خدمت میں درخواست کی گئی کہ وہ اس یادگار کے لئے ڈیزائن تیار کریں۔ پاکستان اور مغربی ممالک کے بہت سے آرکیٹکٹس صاحبان نے مختلف ڈیزائن تیار کئے جو حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں پیش کئے گئے۔ ان Design میں سے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مکرم شیخ عبد الرزاق صاحب آرکیٹیکٹ یو کے کا ڈیزائن منظور فرمایا اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے متعدد مشوروں کے بعد انہوں نے اس Design کو آخری شکل دی۔ Design کو جب آخری شکل دی جاچکی تو اس ڈیزائن کے مطابق یادگار تعمیر کرنے کا کام حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے انٹرنیشنل ایسوسی ایشن آف احمدی آرکیٹکٹس یورپین چیئر کے سپرد فرمایا جس کے چیئرمین محترم محمد اکرم صاحب احمدی ہیں۔ ڈیزائن کی فنی تفصیلات طے کرنے کے لئے مکرم شیخ عبد الرزاق صاحب کے علاوہ مکرم شیخ محبوب الرحمٰن صاحب سٹرکچرل انجینئر اور مکرم چوہدری اعجاز احمد صاحب سول انجینئر ان کی معاونت کر رہے ہیں اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی اجازت سے مکرم چوہدری اعجاز احمد صاحب اس کام کی نگرانی کے لئے قادیان آئے ہوئے ہیں۔

اس یادگار کے تین حصے ہیں پہلے حصہ کا تعلق اس جگہ سے ہے جہاں بیعت اولیٰ ہوئی۔ اس کی تیاری ہو رہی ہے۔ اسی حصہ میں پلیٹ فارم ہوگا۔ فوارہ ہوگا اور پلیٹ فارم پر شیشہ کی پانچ اونچی Plates ہونگی جن پر آیت استخلاف، خلافت علیٰ منہاج نبوت کے بارے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث اور الوصیت سے قدرت ثانیہ کے متعلق اقتباسات درج ہوں گے۔

دوسرا حصہ اس جگہ سے تعلق رکھتا ہے جہاں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا جسد اطہر رکھا گیا اور جہاں آپ کی نماز جنازہ پڑھی گئی۔

جسد اطہر رکھے جانے والی جگہ پر ایک پلیٹ فارم ہوگا اور اس کے ساتھ ایک آرچ تعمیر ہوگی اور اسی جگہ ہی آج سنگِ بنیاد رکھا جائے گا۔

یادگار کا تیسرا حصہ اس طرح ہے کہ ظہور قدرتِ ثانیہ والے حصہ پر لکھی گئی آیت احادیث اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اقتباسات کا دنیا کی مندرجہ ذیل 14 زبانوں میں ترجمہ کیا جائے گا۔ بلکہ کیا جاچکا ہے:

عربی، اردو، فرنچ، سپینش، ہندی، جرمن، انڈونیشین، بنگلہ، چائنیز، گورمکھی، سواحیلی، فارسی، رشین، انگریزی،

اور یہ ترجمہ سنگِ مرمر کی پلیٹ پر کندہ کیا جائے گا اور یہ 14 پلیٹ یادگار کے احاطہ میں ایک گیٹ سے داخل ہونے کے بعد سڑک کے دونوں طرف لگائی جائیں گی۔ یادگار کے ارد گرد گھاس اور پھولوں کے پودے اور سایہ دار درخت لگائے جائیں گے۔ روشنی کا انتظام کیا جائے گا۔ سڑکیں اور راستے بنائے جائیں گے وغیرہ۔

قادیان آنے سے پہلے خاکسار ربوہ میں ہی تھا تو خاکسار کو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد موصول ہوا کہ وہاں جاکر یادگار کی تیاری کا جائزہ لیکر رپورٹ بھجواؤں۔ یہاں آنے کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں بذریعہ فون پیغام بھجوایا گیا کہ جنازہ گاہ والا حصہ تیاری کے اس مرحلہ پر ہے کہ اس کی بنیاد رکھی جاسکے اس پر مبارک احمد صاحب ظفر ایڈیشنل وکیل المال لندن کے ذریعہ حضور ایدہ اللہ کا ارشاد موصول ہوا کہ محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ پاکستان و امیر مقامی ربوہ بنیاد رکھ دیں۔ میں مکرم و محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب کی خدمت میں بنیاد رکھنے کی درخواست کرتا ہوں۔''

چنانچہ محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی ربوہ نے حضور انور کے نمائندہ کی حیثیت سے سنگِ بنیاد رکھا۔ آپ کے بعد علی الترتیب درج ذیل احباب و مستورات کو اینٹیں رکھنے کی سعادت نصیب ہوئی۔

مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید ربوہ و صدر مرکزی کمیٹی خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی، مکرم حافظ صالح محمد الہ دین صاحب صدر صدر انجمن احمدیہ قادیان، مکرم محمد انعام غوری صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی قادیان، مکرم مولوی جلال الدین صاحب نیر ناظر بیت المال آمد قادیان، مکرم ڈاکٹر محمد عارف صاحب ناظر بیت المال خرچ قادیان، مکرم حکیم محمد دین صاحب ممبر صدر انجمن احمدیہ و صدر مجلس کارپرداز قادیان، مکرم منیر احمد صاحب حافظ آبادی وکیل اعلیٰ قادیان، مکرم سید تنویر احمد صاحب ناظم وقف جدید قادیان، مکرم منیر احمد صاحب خادم صدر مجلس انصار اللہ بھارت، مکرم محمد اسماعیل طاہر صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت، مکرم عبد الحمید مؤمن صاحب درویش، مکرم غلام قادر صاحب درویش (یہ دونوں بزرگ موقع پر حاضر نہیں ہوسکے تھے) مکرم ڈاکٹر بشیر احمد صاحب درویش قادیان، مکرم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب ناظر دیوان ربوہ، مکرم سلطان محمود انور صاحب ناظر خدمت درویشان ربوہ، مکرم مبشر احمد کاہلوں صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد مقامی ربوہ و مفتی سلسلہ، مکرم سید میر محمود احمد ناصر صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ ربوہ، مکرم خالد محمود الحسن بھٹی صاحب وکیل الدیوان ربوہ، مکرم لطیف احمد جھمٹ صاحب وکیل المال ثالث، مکرم چوہدری اللہ بخش صادق صاحب سابق ناظر خدمت درویشان، مکرم محمد حمید کوثر صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ قادیان، مکرم سلطان احمد ظفر صاحب پرنسپل جامعۃ المبشرین قادیان، مکرم چوہدری عبد الرشید صاحب آرکیٹیکٹ، مکرم چوہدری اعجاز احمد صاحب انجینئر۔ مکرمہ امۃ القدوس بیگم صاحبہ بیگم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب مرحوم۔ مکرمہ بُشریٰ طیبہ غوری، بیگم ناظر اعلیٰ قادیان، مکرمہ بُشریٰ پاشا صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ بھارت، مکرمہ صاحبزادی امۃ الحلیم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ پاکستان، مکرمہ بیگم صاحبہ صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب، مکرمہ بیگم صاحبہ صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب، مکرمہ بیگم صاحبہ چوہدری حمید اللہ صاحب، مکرم محمد شفیع اللہ صاحب امیر جماعت کرناٹک، مکرم ماسٹر مشرق علی صاحب امیر جماعت بنگال و آسام، مکرم سید طاہر احمد صاحب امیر جماعت اڑیسہ، مکرم سید بشیر احمد صاحب امیر جماعت جھارکھنڈ۔

یہ نام مکرم رفیق مبارک میر نائب وکیل التعمیل و تنفیذ نے پڑھ کر سنائے۔

آخر پر محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب نے اجتماعی دعا کرائی۔ بعدہ تمام حاضرین کی تواضع کی گئی۔

اللہ تعالیٰ اس یادگار کو بہتر رنگ میں تعمیر ہونے اور اس کی برکات سے مستفید ہونے کی توفیق دے۔ آمین۔

❁ ❁ ❁

اخبار ''ہفت روزہ بدر'' کی ملکیت اور دیگر تفصیلات کا بیان

بموجب پریس رجسٹریشن ایکٹ فارم نمبر ۴ قاعدہ نمبر ۸

رجسٹریشن نمبر R-n.61/57 پوسٹل رجسٹریشن نمبر L./P/GDP-1

1-	مقام اشاعت	قادیان
2-	وقفہ اشاعت	ہفت روزہ
3-	پرنٹر و پبلشر	منیر احمد حافظ آبادی
4-	قومیت	ہندوستانی
5-	پتہ	محلہ احمدیہ، قادیان، گورداسپور، پنجاب، (انڈیا)
6-	ایڈیٹر کا نام	منیر احمد خادم
7-	قومیت	ہندوستانی
8-	پتہ	محلہ احمدیہ، قادیان، گورداسپور، پنجاب، (انڈیا)

مَیں منیر احمد حافظ آبادی اعلان کرتا ہوں کہ مندرجہ بالا تفصیلات جہاں تک میری اطلاعات کا تعلق ہے درست ہیں۔

منیر احمد حافظ آبادی ایم اے
پرنٹر و پبلشر قادیان
پروپرائیٹر نگران بورڈ بدر